وَلَن يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا

خدا کافروں کو ہرگز ہرگز مسلمانوں پر مذہبی غلبہ نہ دیگا

أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ

بت پرستو! تف ہے تم پر اور ان چیزوں پر جنکی تم خدا کے سوا پوجا کرتے ہو۔ الانبیاء ع۵

وَإِن نَّكَثُوٓا أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوٓا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَآ أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ التوبہ ۲

اگر یہ لوگ کفر کرنے کے بعد اپنے عہد و پیمان کو بالائے طاق رکھ کر اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے مذہب پر طعنہ کریں تو ان کے خوب مقابلہ کرو تاکہ یہ لوگ اپنی شرارتوں سے باز آجائیں ان کے عہد و پیمان کچھ نہیں ہیں

نور

حق

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

بچھڑے کے پجاری مورد عتاب الٰہی ہونگے یہ لوگ دنیا میں ہمیشہ ذلیل رہینگے (اعراف ع۱۹)

نجات مشین پریس بجنور میں
باہتمام قاضی محمد رفیق طبع ہوئی

قیمت ۸ر

شہید ترک کا جنگی روزنامچہ!

یعنی پیر آہن آتشین - از خالدہ ادیب خانم وزیر تعلیم انگورہ گورنمنٹ، اس کے پڑھنے سے آپکو معلوم ہوگا کہ آپ اناطولیہ کے پہاڑ سے جنگ کو دیکھ رہی ہین یا قسطنطنیہ کے کسی جلسہ مین اعلان جہاد سن رہے ہین، ترکی اخبار اقدام قسطنطنیہ لکھتا ہی کہ ہماری قوم جہاد کا نقشہ آنکھ کر اور شہیدان اناطولیہ کی داستان لکھکر خالدہ نے مردونکے فرض کو پورا کردیا ہی قیمت عمدہ

سیرۃ الغازی مصطفےٰ کمال پاشا (بالتصویر) ٹرکی اور مصر وغیرہ سے مستند مواد فراہم کرکے اعلیٰ درجہ کے ولایتی چکنے کاغذ پر یہ کتاب چھاپی گئی ہی اور دعوی سے کہا جاسکتا ہی کہ ہندوستان میں کوئی سیرۃ اسکا مقابلہ نہین کرسکتی رنگین ہر ورق اور غازی ممدوح کا تازہ فوٹو قابل دید ہی قیمت عمدہ **اناطولیہ مین ترکی فتوحات** - قیمت ۱۲ (بارہ آنہ)

غازی جمال پاشا کی یادداشتین یعنی "مذکرات جمال پاشا" حسین شریف مکہ کی غداری، عرب انقلاب پسندون کی سازشین، شریف مکہ کے خطوط انگریزون کے نام غازی جمال پاشا کا خط اور دس ہزار پونڈ ترکی سونے کی حوالگی، مکہ معظمہ مین انگریزون کے جاسوس، انور پاشا کی مصر مین انگریزون کو محصور کرنے کی تجویز، ترکی افواج کا اجتماع، جرمن جرنیل کی دستیاب مین آمد اور فوجی تیاری، ترکی افواج کی پیشقدمی، غازی انور کی تدابیر جنگ۔ ترکی جرمن عہدنامہ قیصر کے سامنے، درۂ دانیال مین جرمن جہاز، ترکون اور انگریزون کی جنگ، انگریزون کی پسپائی خیمۂ جمال پاشا پر انگریزون کے بم، غازی انور پاشا کی شرکت جنگ مصر مین ترکون اور انگریزون کا مقابلہ وغیرہ وغیرہ قیمت عمدہ، **جانباز ترک** - جنگ یورپ اور بلقان کے ہولناک واقعات کو اسمین نہایت خوبی سے بیان کیا گیا ہی اور لکھا ہی کہ جانباز ترک جنگ درۂ دانیال مین اتحادیون کے جہاز کو کس طرح برباد کردیتا ہی نیز یورپ کو ترکون سے کیون پرخاش ہی اور ترک جرمنون کے کیون حلیف ہوئے قیمت دس آنے، **ترک ہوا باز**، جنگ اناطولیہ کا بے مثل ناول حسین سلطان عبدالحمید کے صاحبزادہ عبدالرحیم کے ہوائی حملون کو جو آپنے یونانیون پر کئے نہایت خوبی سے دکھایا گیا ہی قیمت عمدہ **خزان اختر** آخری تاجدار اودھ واجد علی شاہ کے خود نوشتہ حالات جو آپنے انگریزون کی قید مین رہکر لکھے قیمت عمدہ **تصویر غم** - رانڈون کی شادی نہ کرنے کی پُر درد داستان جسکو پڑھکر کلیجہ منہ کو آتا ہی قیمت ۳ **ہندوستانی بیوی**، ہندوستانی عورت اور یورپین کا مقابلہ قیمت ۳ **شریف النفس**، بمبئی کا سچا واقعہ اور مناظر بہبودی کا مرقع قیمت ۳ **نفسانی کش مکش**، لکھنؤ کی بیٹھ اور عصمت فروش عورتون کے اندرونی حالات قیمت ۴ **سفرنامۂ انگورہ** قیمت عمدہ **انگورہ مین ہندوستانی جاسوس** قیمت ۲

ترکون کی کہانیان قیمت ۲ **آزادی اسلام** از مولنا ابوالکلام آزاد قیمت ۴ **لیڈران اسلام** قیمت عمدہ **ویدک الیشور کی حقیقت** - آریون کے خدا اور انکے صدہا کارندون کے حالات ۳ ملنے کا پتہ: مینجر نجات بک ایجنسی بجنور (یوپی)

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ فتح بِسْمِ اللّٰهِ
الَّذِيْ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ حَيٌّ قَيُّوْمٌ جَبَّارٌ قَهَّارٌ عَزِيْزٌ مُّتَكَبِّرٌ

کفر توڑ

پہلی فصل

کالی گھٹا

دوستو!

پورے آٹھ سال کی خاموشی کے بعد میں آج ایک نہایت ہی نازک مگر نہایت اہم مضمون کو آپ کے سامنے پیش کرنے لگا ہوں۔ اس قسم کے مضامین سے قطع نظر کر کے میں آٹھ سال سے گوشۂ تنہائی میں بیٹھا ہوا تھا۔ زمانہ نے کئی رنگ بدلے عظیم الشان گھٹائیں آئیں اور برستی ہوئی چلی گئیں۔ مگر میں نے اپنی جھونپڑی سے باہر قدم اٹھانا مناسب نہ سمجھا۔ اس لئے نہیں کہ مجھے بھیگ جانے کا اندیشہ تھا۔ بلکہ اس لئے کہ مذہبی روحانی۔ ذہنی اور علمی آزادی کے جو خوشگوار جھونکے میری جھونپڑی میں آ رہے تھے۔ وہ مجھے کسی دوسری طرف متوجہ ہونے کی اجازت نہیں دیتے تھے میں اپنی جھونپڑی میں مست تھا کہ ناگہاں ایک بگولا اٹھا جو خس و خاشاک اڑاتا اور خاک دھول اچھالتا ہوا اس تیزی سے بلند ہوا کہ میں حیرت میں آ کر دیکھنے لگا کہ یہ کیا معاملہ ہے مجھے بتایا گیا کہ اس بگولے کا نام فتنۂ ارتداد ہے۔ میں بگولے سے گذر جانے کی راہ تلاش رہا مگر جب اس بگولے نے ایک تاریک گھٹا کی شکل اختیار کر کے مجھے اور میرے اردگرد کے ہر ایک ہم مشرب کو تباہ و برباد کر دینے کی دھمکی دینی شروع کی تو میں نے ضروری سمجھا کہ اس کالی گھٹا کو چھین بن کرنے کے لئے منتر پڑھا جاوے

دوستو! اس فتنہ کے برپا کرنے والوں کی طرف سے جس قسم کی خاک و دھول اڑائی جا رہی ہے اور جس قسم کے بے بنیاد رکیک اور کمینہ پن سے لبریز الزامات کی بوچھار نہ صرف ہم پر بلکہ ہمارے

آباواجداد کے ننگ وناموس پر کی جارہی ہے۔ وہ یقیناً ایسی ہے کہ اُس کو زیادہ دیر تک برداشت کر
اور خاموش رہنا میرے نزدیک بزدلی۔ دون ہمتی۔ بے غیرتی۔ بے حمیتی بلکہ کمینہ پن ہے چنانچہ میں
اپنی خاموشی کو توڑ کفر وضلالت تاریکی وجہالت کذب وبطالت کی اس گھنگور گھٹا کو چھن بھن کرنے
یہ کفر توڑ دلانے کے لئے مجبور ہوا ہون۔ فتنۂ ارتداد کی اس کالی گھٹا کے اندر سے کس قسم کی شا
سفاہت تاریخ دانی بلکہ جہالت اور حماقت برس رہی ہے۔ اسکا تھوڑا سا نمونہ مین راولپنڈی
ایک ہندو ۔۔۔ شرما ایم اے نامی کے مضمون سے یہان پر پیش کرتا ہون جو کہ 9 اور 11۔ اپریل
ایک ہندو روزانہ اخبار لاہور کے کالمون مین شایع ہوا ہے اس مضمون مین جس قسم کے دل آزار
آمیز سراسر لغو۔ ازسرتاپا جھوٹے اور کمینہ ترین حملے اسلام پر اور ہمارے آباواجداد پر کئے گئے ہین
اُنکا اندازہ شرماجی کے شرم سوز مضمون کے پڑھنے سے لگ جائیگا۔ چنانچہ وہ مضمون یہ ہے:-

"مسلمانون نے دنیا مین اور خاصکر ہندستان مین جو ترقی کی ہے وہ صرف تلوار کی وجہ سے
اس مین کوئی شک نہین کہ اہل اسلام نے اپنے دلیرانہ اور مذہبی جوش سے اپنے اندر اس قدر اسپرٹ پیدا
کرلی تھی کہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ واشاعت مین عظیم مشکلات کا سامنا بڑی مردانگی سے کرتے رہے
مگر مولے چند متعصب مورخون کے کوئی تواریخ دان اسبات سے انکار نہین کرسکتا کہ دین محمدی
نشو ونما تلوارون کے سایہ تلے ہوئی ہے۔ ہندوستان مین اُنھون نے صرف اسی نمایش سے ہی سیکڑون
ہندوؤن کو اسلام کے جھنڈے تلے لیا۔ اور جنھون نے اپنے آبائی دھرم کو ترک کرنے سے انکار کیا
تلوارون کے گھاٹ اُتارا۔ پنجاب۔ مشرقی۔ بنگال۔ صوبہ گجرات۔ سندھ۔ دہلی اور آگرہ کے علاقہ مین جنھین
مسلمانون کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ وہ علاقہ ہین جنمین مسلمانون کی زبردست سلطنتین قائم تھین۔ اور جہان
اُنھون نے زبردستی ہندوؤن کو دین محمدی قبول کرنے کے لئے مجبور کیا۔ مثلاً مدارس۔ مہاراشٹر وغیرہ
وغیرہ جو کہ انکی حکومتون سے دور تھے وہان مسلمانون نے بالکل زور نہین پکڑا۔ اس سلسلہ مین یہ بات
یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بہت سے ہمارے بھائی ہندوؤن کی غلطی کا بھی شکار ہوئے ہین۔ جن لوگون نے
مسلمانی رواج مین ذراسی بھی لغزش کی ہندوؤن نے انھین برادری سے باہر کردیا جسکا نتیجہ یہ ہے
کہ وہ لوگ اپنے بھائیون سے تنگ آئے ہوئے نہ صرف آپ پتت ہوئے۔ بلکہ اپنے رشتہ دارون اور
برادری تک کو پتت کرنیکا ذریعہ بنے:- ۲۔ موجودہ زمانہ کے ہندی مسلمان اون ہندوؤن کی اولاد ہین جو

۱۔ مسلمان ہوجانے مین زبردستی مسلمان بنائے گئے۔

۲۔ ہندوؤن کی غلطی کا شکار ہوئے۔

۳۔ جنھون نے زن۔ زر۔ یا عہدہ کی خاطر اپنے دھرم کو تلانجلی دیدی۔

۴۔ وہ جو اپنے مذہب کی بے خبری سے اور مسلمانی تعلیم کے خاصکر صوفی فقیرون کے اثر سے اپنے دھرم کو چھوڑ گئے۔ یہ باتین سوائے ان لوگون کے جنھون نے تعصب کے چشمے اپنی آنکھون مین لگائے ہوئے ہین ہر ایک پر روز روشن کی طرح عیان ہین چند صوفی علماء اور فقراء کو چھوڑ کر مسلمانون نے کبھی اپنے مذہب کی پرامن طریقہ سے اشاعت نہین کی۔ ان کی مذہبی تواریخ خون سے لکھی ہوئی ہی۔

۳۔ اب اکثر یہ سوال پوچھا جاتا ہی۔ کہ ہندو لوگ اپنے مذہب کی اشاعت غیر لوگون مین کیون نہین کرتے۔ کیا شروع ہی سے یہ دستور عمل رہا ہی یا صرف مسلمانون کے زمانہ مین ہی آکر انھون نے اپنے دروازے غیر مذاہب کے لئے بند کر دیئے۔ پیشتر اس کے کہ مین اس سوال پر قلم اٹھاؤن مین یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہون۔ کہ ہندو لوگون نے عموماً اور اون کے مذہبی پیشوا برہمنون نے خصوصاً مسلمانون کے زمانہ مین بہت ہی اخلاقی گراوٹ دکھائی۔ اگر ان مین کچھ بھی حب الوطنی کا جذبہ یا دھرم کا پیار ہوتا۔ تو کچ کروڑون کی تعداد مین مسلمان اس دیش مین نظر نہ آتے۔ اکبر جہانگیر داراشکوہ وہ ہستیان تھین جو کہ مسلمانی دھرم سے متنفر ہو چکی تھین۔ ان کے وقت مین ہندوؤن کو ذرا آزاد خیالی دکھانے کی ضرورت تھی۔ اور تو جانے دیجئے۔ اگر مہاراجہ رنجیت سنگھ اور اون کے بہادر جرنیل سردار ہری سنگھ نلوہ برہمنون کے زیر اثر نہ ہوتے تو آج پنجاب اور سرحدی صوبہ مین لاکھون مسلمانون کی بجائے لاکھون امرت دھاری سنگھ نظر آتے۔ ہندو دھرم کی پیاسی دھین جب جب ہندو دھرم مین آنے کے لئے تلملائین۔ ہندوؤن نے اپنے مضبوط آہنی دروازے انکے لئے بند کر دیئے۔ اور ہندو دھرم اور ہندو کو وہ نقصان پہنچا جسکا خمیازہ یہ آج کل بھگت رہے ہین۔ مگر ہندوؤن نے مسلمانون کے دروازے غیر مذاہب کے لئے کیون بند کر دیئے۔ جبکہ وہ شاکاہن۔ یدچی وغیرہ قومون کو اژدہے کی طرح نگل گئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مسلمانون سے پہلے جنی جاتیان ہندوؤن کے زیر اثر آئین وہ دھرم کی جگیاسو تھین انھون نے صاف دل سے ویدک دھرم کی تحقیقات کی۔ اور آخر اس پر ایمان لائے۔ لیکن مسلمانون کی حالت دگرگون تھی۔ وہ ہندوستان مین آئے ہی مذہب کی اشاعت اور لوٹ کے لئے تھے۔ تلوار ان کے ہاتھ مین تھی بجائے اسکے کہ وہ برہمن

طریقہ سے اپنے مذہب کی سچائیان لوگون کو بتلانے انھون نے زبردستی کرنی شروع کردی جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہندو لوگ ان سے متنفر ہوگئے اور اپنے دھرم کو شدہ رکھنے کے لیے مسلمانون سے انھون نے عدم تعاون شروع کردیا۔ انکے ہاتھ کا کھانا پینا بند کیا اور یہی سلوک ان لوگون سے کیا جو ہندو سے مسلمان ہوگئے انکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندو لوگ مسلمانون سے دور دور رہنے لگے جنکی کان مین پرچار کرنا اور انکو اپنے مذہب مین شامل کرنا اپنے مذہب کی ہتک سمجھنے لگ گئے نوبت یہانتک پہونچی کہ اگر غلطی سے کسی ہندو نے مسلمانون کی روٹی کی خوشبو سونگھ لی تو وہ بھی اپنے مذہب سے پتت سمجھا گیا۔۔۔ اس عدم تعاون کا سبب صرف ہندو دھرم کی مجلسی حالت کو برقرار رکھنا تھا ہندو یہ نہین چاہتے تھے کہ انکی ورن آشرم کی مریادا مین جسپر کہ ہندو دھرم کی ہستی مبنی ہے خلل واقع ہو۔

۵۔ اگر وہ مسلمانون کے واسطے اپنے دروازے کھول بھی دیتے تو ان کے سامنے یہ سوال درپیش ہوتا کہ شدہ مسلمانون کو کس ورن مین شامل کیا جائے جس سے کہ انکی روٹی بیٹی کا سوال حل ہوسکے۔ یہ مشکلات تھین جنکا کہ حل ہندو لوگون کو نہین ملتا تھا ہندوؤن کی بدقسمتی سے انکو کوئی رہبر یا آچارج ایسا نہ مل سکا جو کہ اس سوال کو حل کرسکتا۔

۶۔ اسوقت ہندوؤن مین ایک ایسا آچارج پیدا ہوا جس نے ہندو دھرم کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو بچالیا۔ اس نے ان سب مشکلات کا حل کردیا جو ہندو دھرم کو غیر مذاہب کے مقابلہ مین پیش آتی تھین اسکی چلائی ہوئی آریہ سماج نے ہندوؤن کی اصلاح کے لئے اچھا کام کیا مگر آریہ سماج نے شدھی کیطرف بڑی توجہ نہین دی جیسی کہ اسکو دینی چاہیے تھی۔ آریہ سماج خود ذات پات کے بندھنون کو توڑ نہ سکا اسلئے اپنے اندر غیر مذاہب کے لوگون کو جذب نہ کرسکا۔ جہان آریہ سماج ایک ایسی برادری تھی جو کہ روٹی بیٹی کا سوال حل کرکے غیر لوگون کا ہاتھ پکڑتی۔ وہان وہ خود ذات پات کی زنجیرون مین جکڑا گیا اسمین قصور صرف آریہ سماج کا ہی نہ کہ اسکے بانی کا۔ آریہ سماج کا بانی ایک غضب کا انسان ہوا ہے۔ اسکی نباہ فنا سی حوصلہ فہمی اور دوربینی کی داد دیئے بغیر نہین رہا جاسکتا۔ کوئی ایسا سوال نہین تھا کہ جسکا حل اسنے نہ بتایا ہو۔ اگر آریہ سماج اسکے نقش قدم پر چلتا تو آجتک ہندو دھرم کا ایسا زبردست سنگٹھن ہوجاتا کہ کوئی اندرونی اور بیرونی طاقت اسپر حملہ نہ کرسکتی لیکن جہان آریہ سماج نے لاپروائی کی۔ وہان واقعات اس قسم کے ظہور پذیر ہوئے کہ جنھون نے ہندوؤن کو خواب غفلت سے بیدار کردیا۔

۷ - مالابار کی اور ملتان کی قربانیان رائیگان نہ گئین ہندوؤن نے سمجھ لیا - کہ ہندو مسلم اتحاد سطحی ہے مسلمان صرف بالیسی سے ہندوؤن کے ساتھ رابطۂ اتحاد سے ہوئے ہین - جب انکی خلافت کا سوال حل ہوتے نظر آیا تو انھون نے پھر پرانی روش اختیار کرلی - ہندوؤن نے اپنی کوتاہ اندیشی سے مسلمانون کو تو خوب مضبوط بنانے مین مدد دی - مگر اپنی طرف بالکل دھیان نہ دیا - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانون کی ایک زبردست بین الاقوامی برادری بن گئی - مسلمان زبردست ہوگئے انکی خلافت بچ گئی - مگر ہندو ویسے کے ویسے ہی کمزور رہ گئے - الابار اور ملتان کے واقعات نے ثابت کردیا کہ مسلمان کیا انفرادی طور پر اور کیا بحیثیت مجموعی اپنے ہی فوائد کو مدنظر رکھنے والی قوم ہے وہ دوسرون کے احسان کا خیال بالکل نہین کرتے - ایسی بے لیسی اور بے کسی مین ہندو قوم کو یہ سماج کی طرف توجہ ہوئی - اگر یہ سماج مین خود بیداری پیدا ہوئی - اور دیانند سرسوامی شردھانند نے آگرہ مین بھارتی شدھی سبھا کی بنیاد ڈال دی - کہ جنکا مقصد ان نیم ہندو اور نیم مسلمان لوگون کو جو ہندو دھرم مین آنے کے لئے تلملا رہے تھے شدھ کیا جاوے - کام شروع ہے اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہندوؤن کے سب فرقے بڑے جوش کے ساتھ اس کام مین مشغول ہین - یہ بہت ہی نیک آثار ہین مگر مین شدھی سبھا کے کارکنون سے اپیل کرونگا کہ وہ اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھین کہ مکانہ، اجیوتون گوجرون اور جاٹون مین اول تو پرچار کی ضرورت ہی نہین وہ خود ہندو دھرم سے واقف ہین - اگر بفرض پرچار کی ضرورت پڑے - تو اگر یہ سماج کو اپنے اصول بالکل طاق رکھکر صرف سناتن دھرم کا ہی پرچار کرنا چاہیے - کیونکہ اب ہمارا فرض ان کو ہندو بنانا ہے - نہ کہ آریہ سماجی ؛

روزنامہ ہندو اخبار بنا ... لاہور

۹ - ۱۱ اپریل ۱۹۲۳ء

مذکورہ بالا مضمون مین بعض عبارتون پر مین نے لائنین کھینچدی ہین لاہور کے جس ہندو روزانہ اخبار مین یہ مضمون شایع ہوا ہے اسکے نام کو دانستہ نظر انداز کردیا گیا ہے - اس اخبار کے نام کا پہلا حرف "ک" اور آخری حرف "ی" ہے - (مصنف)

دوسری فصل

زندہ جواب

اپنے پیشتر اس کے کہ ہم ان تمام بے بنیاد اور فضول الزامات کا جواب دین جو کہ اس مضمون مین اسلام اور مسلمانون پر لگائے گئے ہین۔ ہم نہایت آزادی کے ساتھ اس بات کا اظہار کر دینا چاہتے ہین۔ کہ اپنے اپنے مذہب کی اشاعت و تبلیغ کا ہر شخص کو حق حاصل ہے۔ مگر یہ کسی کا بھی حق نہین ہے کہ وہ دوسرون کے برخلاف دیدہ و دانستہ دروغ گوئی غلط بیانی۔ دل آزاری اور شرارت سے کام لے شرما جی کا جو مضمون ہم نقل کر چکے ہین اسکا نوٹس لینے کی ہرگز ضرورت نہ ہوتی اگر واقعات کی بنا پر اس مین بحث کی گئی ہوتی۔ یا انھون نے راست گوئی سے کام لیا ہوتا۔ مگر چونکہ انھون نے اپنے مضمون مین نہایت بددیانتی غلط بیانی بدنیتی سے مسلمانون کے برخلاف نفرت پھیلانے اور شرارت برپا کرنے کے ارادہ سے قلم اٹھایا ہے اسلئے ہم اسکا جواب دینا نہایت ضروری سمجھتے ہین۔ خاصکر اس لیے بھی کہ چونکہ شرما جی نے ہندوستان کے مسلمانون کے آباؤ اجداد پر جو اسوقت دنیا مین زندہ موجود نہین ہین۔ اور نہ ہی وہ اپنی پوزیشن کو صاف کرنے کے لئے بقید حیات ہین۔ بزدل۔ ڈرپوک۔ دنیا پرست حریص یا زن پرست اور مذہبی امور سے مطلق ناواقف ہونے کے نہایت ہی دل آزار جھوٹے شرارت آمیز اور سفاہت اور دنائت سے پر الزامات لگائے ہین۔ اس لئے بھی ہم یہ اپنا فرض سمجھتے ہین کہ اپنے بزرگ آباؤ اجداد کی پوزیشن کو صاف کرنے کے لئے اور ان کے ننگ و ناموس سنہ و اتقا حق پسندی و خدا ترسی۔ تقوی و طہارت پر لگائے گئے اس قسم کے کمینہ الزامات کا جواب دینے کے لئے قلم اٹھانے مین صاف ظاہر ہے کہ ہم مدافعت کے لئے مجبور کیے گئے ہین اپنی یا اپنے بزرگون کی عزت پر کیے گئے کسی بھی جھوٹے یا بے بنیاد الزام کے برخلاف مدافعت کرنے کا ہر ایک شخص کو حق حاصل ہے۔ جو کہ قدرت اخلاق مذہب اور قانون کے مطابق عین مناسب اور سراسر ٹھیک ہے۔

۲- جو الزام شرما یا اسکے دیگر ہم مشرب و ہم نوا لگا رہے ہین وہ یہ ہی کہ ہندوستان مین اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ اور کہ مسلمانون نے کبھی بھی اپنے مذہب کی اشاعت پُرامن طریقہ سے نہین کی نہ صرف یہی بلکہ شرماجی نے نہایت بدنیتی سے مسلمانون کے برخلاف محض شرارت اور نفرت پھیلانے کی خاطر ہندوستان کے ساڑھے چھ کروڑ ہندی مسلمانون کے آباؤ اجداد کے ننگ و ناموس پر یہ الزامات بھی چسپان کئے ہین۔ کہ یا تو اُنھون نے تلوار کے ڈر کے مارے ہندو دھرم کو ترک کرکے اسلام قبول کر لیا۔ یا عورتون اور روپیہ کی حرص اور دنیوی عہدون کے لالچ مین آکر وہ مسلمان ہو گئے تھے۔ ورنہ دراصل وہ نہ تو ہندو دھرم سے واقف تھے نہ ہی اسلام کی ان کے دل مین کوئی قدر و منزلت تھی اور کہ وہ جگیاسو یا محقق بھی نہین تھے بنابرین وہ ہندوؤن کی غلطی یا سستی کی وجہ سے مسلمانون مین جا ملے شرماجی نے نہایت کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے یہ بھی لکھا ہی کہ جن ہندوؤن نے ہندو دھرم کو ترک کرکے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا انکو تلوارون کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اب یہ تمام باتین اس قسم کی شرارت آمیز اور مسلمانون اور اسلام کے برخلاف سخت نفرت و حقارت اور بدظنی پھیلانے والے جھوٹ ہین کہ موجودہ تعزیرات ہند مین بھی اسکے لئے سخت سے سخت سزا مقرر ہے اور خود منو دھرم شاستر مین بھی اس قسم کی شرارت آمیز دروغگوئی اور غلط بیانیون کے لئے یہ سزا تجویز کی گئی ہے۔ کہ ایسا شخص مرنے کے بعد کسی نہایت ہی ادنیٰ درجہ کے جانور یا نجاست خور کیڑے مکوڑے کی جون مین پھینکا جائے تعزیرات منو۔ باب ۱۱۔ دفعہ ۹ اگرچہ فی الحال ہم نہ تو یہان پر تعزیرات ہند سے کام لینگے نہ ہی تعزیرات منو سے یہ اپیل کرینگے کہ اسلام اور مسلمانون پر غلط اور شرارت آمیز الزامات لگانے والے یا لگانے والون کو کسی غلاظت خور حیوان یا نجاست پسند کیڑے کی جون مین ڈالا جائے۔ بلکہ اپنے طور پر ان الزامات کا جواب دیکر اپنی اور اپنے بزرگون کی پوزیشن کو صاف کرنے کی کوشش کرینگے۔

۳- شرماجی کے مذکورہ بالا تمام الزامات کا مختصر سا زندہ جواب تو ہم دو شخص اسوقت دنیا مین سب کے سامنے موجود ہین۔ یعنی ایک شرماجی خود دوسرے ہم۔ اگر شرماجی کا یہ الزام درست تسلیم کر لیا جائے کہ ہندوستان مین اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ اور کہ جس ہندو نے اپنے دھرم کو ترک کرکے مسلمان بننے سے انکار کیا۔ اوسکو تلوار کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ تو نتیجہ صاف ہی یعنی اسوقت ہندوستان مین ایک بھی ہندو نظر نہین آنا چاہیئے تھا نہ صرف ہندوستان مین بلکہ افغانستان فارس۔ بلوچستان

ترکستان۔ وسط ایشیا وغیرہ تمام ممالک مین ہندو دُون کا نام و نشان تک بھی مٹے جا رہا ہے تھا۔ مگر واقعات بتلا رہے ہین۔ کہ اسوقت ۴۰ کروڑ ہندو صرف ہندوستان مین موجود ہین ہزارون افغانستان مین آباد ہین۔ ہزارون فارس۔ ترکستان۔ بلوچستان اور وسط ایشیا کے ممالک مین رہتے سہتے چلے آرہے ہین۔ اگر اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہوتا یا اگر اسلام نے ان ہندو دُون کو اپنا مذہب ترک کرکے ہندو دھرم کو قبول کرنے سے انکار کیا تھا۔ تلوار کے گھاٹ اُتار دیا ہوتا تو ظاہر ہے کہ آج کم از کم۔۔۔۔ شرما۔ ایم۔ اے۔ ہمارے سامنے ہندو کی شکل مین موجود نہ ہوتا۔ اگر ہوتا تو وہ مسلمان کی شکل مین نظر آتا۔ شرما جی کا بطور ہندو ہمارے سامنے زندہ موجود ہونا اس الزام کا زندہ جواب ہے کہ مسلمانون نے اُن ہندو دُون کو جنھون نے ہندو دھرم کو ترک کرنے سے انکار کر دیا تھا تلوار کے گھاٹ نہین اُتار دیا تھا۔ ہان یہ بالکل ممکن ہے کہ بقول شرما جی جب مسلمان ہندو دُون کو تلوار کے گھاٹ اُتار رہے ہونگے تو اسوقت شرما جی کے آبا و اجداد ہندو دھرم کی حفاظت کی خاطر مردانہ وار میدان مین لڑتے مرتے اور کٹنے کی بجائے غالباً نہایت بزدلانہ طریقہ پر اپنی جان بچانے کی خاطر ہندو قوم کو مسلمانون کی تلوار سے قتل کیے جانے کے لئے مسلمانون کے رحم پر چھوڑ کر اپنی دھوتی لنگوٹی سنبھال کسی پہاڑ کی سخت تاریک گفا مین جا چھپے ہونگے اور کسی ایسی ہی پہاڑ کی اندھیری کھنڈا مین ہمارے شرما جی نے جنم لیکر پرورش پائی ہوگی۔ اب جو ان کو پتہ لگا ہوگا کہ مسلمانون کی تلوار ہندو دُون کے گلے کاٹنے سے رک گئی ہے۔ تو وہ اس پہاڑ کی تاریک گفا سے آنکھین ملتے دھوتی سنبھالتے ہوئے نکل آئے ہونگے۔ تاکہ وہ اپنی ہندو قوم کے سامنے یہ شہادت دین کہ بہت عرصہ ہوا مسلمانون نے ان ہندو دُون کو جنھون نے ہندو دھرم کو ترک کرنے سے انکار کر دیا تھا تلوار کے گھاٹ اُتار دیا تھا۔ اور کہ ہم نے اپنی عافیت اس مین سمجھی تھی کہ اپنی لنگوٹی۔ دھوتی کی خیر مناتے ہوئے پہاڑ کی گفا مین جا چھپین چنانچہ ہم ابھی تازہ تازہ نہا دھو کر اسی گفا سے چلے آرہے ہین۔ یہ بھی ممکن ہے کہ شرما جی کے آبا و اجداد نے تلوار کے گھاٹ اُتارے جانے کی بجائے نہایت بزدلی سے اسلام قبول کر لیا ہو۔ اور شرما جی نے ابھی حال ہی مین اسلام سے مرتد ہو کر اپنے ہندو ہونے کا اعلان کرکے ہندو قوم کی وکالت کا بیڑا اٹھایا ہو۔ مگر اسکا ثبوت شرما جی کے ہاتھ مین ہوگا کہ وہ کب مسلمانون سے ہندو بنے تھے۔ اگر یہ دونون باتین نہین ہین۔ تو صاف ظاہر ہے کہ شرما جی کا یہ کہنا

کہ جن ہندوؤں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ انکو تلوار کے گھاٹ اتار دیا گیا قطعاً جھوٹ ہے۔ تعزیرات منو باب ۱۲ دفعہ ۹ کے مطابق ایسے جھوٹ کی سزا میں اگر شرابی مرنے کے بعد کتے کہدے۔ سانپ بچھو کھٹمل۔ مچھر یا کسی بدروحین رینگنے والے کیڑے مکوڑے کی جون میں ڈالے جائیں گے اونکو شکایت کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔

۴۔ اب ہم اس بات کے ثبوت میں کہ اسلام زن زر زمین وغیرہ کے ذریعہ نہیں پھیلا نہ اس کی اشاعت تلوار سے ہوئی اپنے آپکو دنیا کے سامنے بطور زندہ ثبوت کے پیش کرتے ہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ سنہ ۱۹۰۳ء میں ہم کھلے طور پر ویدک دھرمی بن گئے سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں صرف یہی نہیں کہ ہمنے کھلے طور پر ہندو قوم کے حق میں رائے دی بلکہ گورنمنٹ کی رپورٹوں میں آریہ سماج کے ممتاز لیڈر کی حیثیت سے ہمارا نام نہایت نمایاں الفاظ میں درج کیا گیا۔ اس تمام عرصہ میں ہم صرف یہی نہیں کہ ہندو قوم کے حمایتی اور مددگار بنے رہے بلکہ کھلے طور پر ویدک دھرمی بنکر ڈیڑھ فٹ لمبی چوٹی، دو تولہ بھر کا جنیو لٹکاتے ہوئے دھوتی پوش مہاتما بنکر سالہا سال تک مسلمانوں کے ساتھ تحریری و تقریری جنگ کرتے رہے جس زمانہ میں ہم ویدک دھرمی تھے ہمارے لئے دنیوی راحت دنیوی دولت و فروت عزت و شہرت اور دنیوی عیش و عشرت کے ہر ایک قسم کے سامان موجود تھے ریشم اور مخمل کے بچھونے لیٹنے کے لئے نوکر چاکر خدمت کرنے کے لئے ہر وقت موجود رہتے تھے ہم جدھر نکلجاتے تھے پھولوں کی بارش ہوتی تھی مرد اور عورتیں درشنوں کے لئے بیتاب ہوتے تھے۔ ہم سونے اور چاندی میں کھیلتے تھے۔ فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے سوائے کسی دوسرے درجہ میں سفر کرنا ہم اپنی کسر شان سمجھتے تھے جس شخص کو ہمارے قدموں کو چھونے کا یا درشن کرنے کا موقع ملجاتا تھا وہ اپنے آپکو خوش قسمت سمجھتا تھا ہر جوان تھے عالم شباب تھا صنف نازک کے کتنے ہی دل اس آرزو میں تھے کہ انکو ہماری زندگی کا ہم سفر بننے کی سعادت نصیب ہو کئی پھول اسی آرزو میں مرجھا گئے۔ اور کئی غنچے اسی ارمان میں کملا گئے کئی کلیاں کھلتے کھلتے رہ گئیں۔ کئی جھڑ گئیں اور کئی سرجھا گئیں۔ اگر ہم نفسانیت کے غلام ہوتے تو ہم جس چمن کے اندر سیر کر رہے تھے اس میں جس پھول کو چاہتے توڑتے اور جس غنچہ کو چاہتے مروڑتے اگر ہم دولت کے بھوکے ہوتے تو وہ ہمارے قدموں پر رہی تھی جس قدر چاہتے جمع کرتے اگر شہرت کے خواہاں ہوتے تو وہ بن مانگے مل چکی تھی سوچنے کا مقام ہے کہ ۲۰ برس کا نوجوان ہو تندرست

ہر صحیح سالم ہو۔ تو اس ہو عیش و عشرت کا ہر ایک سامان اس کے ارد گرد انبار در انبار موجود ہو۔ مگر وہ ان سب پر لات مار کر اور ان تمام ترغیبات سے منھ موڑ کر یہ فیصلہ کرے کہ جس راستہ پر میں چار ہا ہوں وہ غلط ہے قطعاً غلط ہے۔

۵۔ راستہ کے غلط ہونے کا علم ہونے کے ساتھ ہی وہ ان تمام تصانیف کو جو اس نے اسلام اور مسلمانوں کے برخلاف لکھی ہوں۔ اور جنکی قیمت ہزاروں روپیہ ہو۔ ایک بڑے ڈھیر میں جمع کر کے مٹی کا تیل ڈالکر آگ لگا دیتا ہے۔ اسلئے کہ جب وہ راستہ ہی غلط نکلا تو اس راستہ پر جتنا بھی سفر کیا گیا سب غلط۔ فضول اور رائیگاں گیا۔ کسی ایسے شخص کے نزدیک جو لذائذ دنیا کو ہی مقصد زندگی سمجھ رہا ہو یہ فیصلہ یقیناً خودکشی کا مترادف ہوگا۔ لیکن اس کو یہ بھی تو سوچنا چاہیئے کہ جو شخص تعلیم یافتہ ہے سمجھدار ہے اپنے ہوش و حواس میں ہے جوان ہے سٹھیا نہیں گیا۔ اگر وہ دنیا کی ان چیزوں پر لات مار کر حلقہ بگوش اسلام ہوتا ہے تو آخر اسکو ان چیزوں سے بہتر کوئی چیز اسلام میں نظر آتی ہوگی۔ کہ جسکی خاطر وہ لذائذ دنیا کی اتنی بڑی قربانی کر رہا ہے۔ وہ چیز کیا ہے؟ کیا دولت ہے؟ دولت کو تو وہ خود چھوڑ رہا ہے۔ کیا عورت ہے؟ ہرگز نہیں اس لئے کہ بیوی تو اس کے پاس موجود ہے جو وفادار و خوب سیرت ہونے کے علاوہ فرمانبردار و تعلیم یافتہ ہے کوئی گھسیارن پسنہارن اور ڈی۔ کلالن۔ کتھرانی۔ ویشن نہیں ہے۔ بلکہ ہندو قوم کی سب سے اونچی اور سب سے اعلیٰ ذات یعنی برہمن کل میں پیدا شدہ ہے۔ برہمنوں میں سے بھی کسی گئے گذرے خاندان کی نہیں۔ بلکہ ایسے خاندان سے تعلق رکھنے والی کہ جس کے رشتہ داروں میں ایسے ایسے لائق فائق اور تجربہ کار اور تعلیم یافتہ برہمن موجود ہوں کہ جو ہمارے دیکھتے ہوئے بڑی بڑی ہندو سبھاؤں اور سماجی نظامت کی کرسی پر بیٹھے اور ہندو قوم کے جہاز کو نہایت تن دہی کے ساتھ ساحل مراد کی طرف چلاتے نظر آتے ہوں۔ میں شخص ویدک دھرم یا ہندو قوم میں رہتے ہوئے ایسی اعلیٰ قوم کی برگزیدہ خاندان کی تعلیم یافتہ فرمانبردار نیک اور سعادتمند بیوی بھی مل چکی ہو۔ سوچنے کی بات اور غور کا مقام ہے کہ وہ شخص ان تمام باتوں کے ہوتے ہوئے پھر بھی ویدک دھرم کو ترک اور ہندو قوم سے قطع تعلق کر کے اسلام کی طرف بھاگا آئے اور مسلمانوں میں مل بیٹھنے کو غنیمت تصور فرمائے۔ آخر اس میں کیا راز ہے۔ کیا بھید ہے اور کیا معما ہے۔ پس سمجھ لینا چاہیئے کہ جو راز اس نوجوان کے ویدک دھرم یا ہندو قوم سے قطع تعلق کر کے اسلام قبول کر لینے میں پوشیدہ ہے اور جو معما اسمیں مضمر ہے ٹھیک وہی راز اور وہی معما وہی بھید ہمارے ان کروڑہا آباء و اجداد کی زندگیوں میں

پوشیدہ تھا جنھون نے کہ ہندو قوم مین رہنے کی حالت مین اپنے اردگرد تمام عیش وعشرت دولت وثروت
جاہ وحشمت عزت وشہرت پر لات مار کر ہندو دھرم کو ترک کر کے کھلے بندون اسلام قبول کیا تھا انہی
حق وحقانیت کے شیدائیون۔ ان ہی توحید ورسالت کے فدائیون کی اولاد ہونیکا آج ہم سارے چھ کروڑ
مسلمانان ہند کو فخر حاصل ہے یہ کہنا ہمارے ان مقدس بزرگون نے تلوار کے ڈر کے مارے ہندو دھرم
کو ترک کر دیا تھا یا معاذ اللہ عورتون اور روپیہ کے لالچ مین آکر وہ مسلمان ہو گئے تھے۔ وہ ہندو دھرم سے
بے خبر تھے یا وہ محقق نہین تھے۔ سراسر غلط بے بنیاد اور جھوٹے الزامات ہین ایسے الزام لگانیوالون کو ہم
بتا دینا چاہتے ہین کہ ہمارے آباؤ اجداد اور مقدس بزرگون کی دہلیز تک تو تم اس وقت پہونچنے کی جرأت نہین
کرتا جبکہ پہلے ہم سے بچ نکلو جب ایسے آباؤ اجداد کے نام لیوا اور انکی اولاد کہلانے مین فخر کرو تو
تمھارے سامنے موجود بیٹھے ہین تو پہلے ہمارے ساتھ ٹریٹ لو۔ ہم تمہارے مذہب سے پوچھتے ہین کہ اگر اسکا یہ
کہنا سچ ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا اور کہ ہندوستان مین جتنے لوگون نے اسلام قبول کیا وہ تلوار کے خوف
یا عہدون کے لالچ یا ہندو دھرم سے بیخبر ہونیکی وجہ سے قبول کیا تو وہ ذرا بتلائین کہ ہمارے آباؤ اجداد
تو ایک طرف خود ہمارے سر پر مسلمانون نے کونسی تلوار کھینچی تھی کس مسلمان خانون کا لالچ دیا تھا اور کونسے
خزانے پیش کئے تھے۔ یا کس مسلم ریاست کی وزارت کا قلمدان دینے کا وعدہ کیا تھا جسکی تمنا ہمارے دھرم کے
دھرم کو چھوڑ کر اور ہندو قوم سے قطع تعلق کر کے اسلام قبول کیا اور مسلمان ہو گئے۔ رہا ہندو دیو یک دھرم کے
متعلق ہماری تحقیقات کا سوال۔ اسکا آسان فیصلہ یون ہو سکتا ہے کہ شنکراچاریہ ہندوستان بھر کے تمام
بڑے بڑے ہندو پنڈتون کو ایک جگہ جمع کرین۔ ادھر سے ہم تن تنہا انکے ساتھ ہندو دیو یک دھرم کے
متعلق مباحثہ ومناظرہ کرنے کے لئے میدان مین آئینگے ہم یہ بھی اجازت دیتے ہین کہ ہندوستان بھر کے
تمام ہندو اپنے پنڈتون کی خود بھی مدد کرین اور اپنے تمام دیوی اور دیوتاؤن سے بھی مباحثہ کے دوران مدد
لیتے رہین ہم یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ اگر دوران مباحثہ مین ہندو پنڈت اپنے کروڑ بھائیون کی
مدد اور اپنے تمام دیوی اور دیوتاؤن کی متفقہ طاقت کے ساتھ اسلام پر ہندو دھرم کی فوقیت کو ثابت کر
دکھائین۔ تو ہم اسی وقت ہندو بن جاوینگے اور اسکے علاوہ گروہ کسی قسم کی ہمارے لئے مناسب سزا بھی
تجویز کرینگے جو موجودہ قانون کی حدود سے تجاوز نہ کرتی ہو تو ہم اس سزا کو بھی بخوشی کے لئے تیار
ہو گئے ان تمام شرائط کے باوجود ہم ان کو یہ مزید رعایت دینے کا وعدہ کرتے ہین کہ گروہ مباحثہ ومناظرہ

مین ویدک یا ہندو دھرم کی اسلام پر فوقیت ثابت نہ کر سکین جسکو کہ ہمین یقین ہے کہ وہ نہین کر سکتے اور نہین کر سکینگے خواہ وہ اپنے تمام ویدی اور دیوتاؤن کو بھی اپنی مدد کے لئے بلالین تو اس صورت مین ہم ان سے یہ معاملہ ہرگز نہین کرینگے۔ کہ وہ ضرور مسلمان ہو جائین نہ ہی ہماری طرف سے ان پر کسی قسم کا جبر و اکراہ ہوگا بلکہ اسلام کا قبول کرنا یا نہ کرنا انکی اپنی مرضی پر چھوڑا جائیگا۔ اس لئے کہ اسلام پاک نے ہمین جبر و اکراہ کی اجازت نہین دی بلکہ وہ ہمین صرف اتنی ہی اجازت دیتا ہے کہ روشنی اور تاریکی مین فرق دکھلا دو۔ اسکے بعد جسکی مرضی ہو روشنی مین چلے جسکی مرضی ہو اندھیرے مین ٹھوکرین کھائے۔ مذکورۂ بالا شرائط سے بہتر زیادہ تر اور ہندوؤن کے حق مین ہر لحاظ سے مفید تر شرائط اُن کو کسی سے بھی حاصل نہین ہوئی ہمین امید ہے کہ ہمارے شرائط پر غور فرما کر ہندوستان بھر کے ہندو پنڈتون کے اندر سے کچھ نکلنے کی کوشش کرینگے۔ تا وہ مباحثہ کے لئے میدان مین آجائین تاکہ اس بات کا دودھ کا دودھ پانی کا پانی فیصلہ ہو جائے کہ آیا ہندوستان مین اسلام اپنی خوبیون کے زور سے پھیلا اور پھیل رہا ہے اور پھیلے گا۔ یا ویدک دھرم کے ڈھونگ یا ڈھکوسلے کے لائق سمجھا جاتا ہے چونکہ ہم دونون گروہ اسٹیج ہین اور اس وقت زندہ موجود ہین اس لئے ہمین اپنی زندگی مین ہی مذکورۂ بالا مسئلہ کو حل کر لینا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ جس طرح ہمارے آباؤ اجداد کے مرنے کے بعد شردھ تی ن پر بے بنیاد سر سر خوار قطعی جھوٹے الزام لگا رہے ہین کہ انھون نے تلوار کے زور سے یا زن۔ زر۔ زن کے لالچ سے یا ہندو دھرم کی ناواقفیت کی بنا پر اسلام قبول کر لیا تھا۔ اسی طرح ہمارے مرنے کے بعد وہ یا ان کا کوئی دوسرا بھائی بند ہم پر بہتان نہ باندھ دے ہمارے متعلق بھی اس قسم کا شرارت آمیز جھوٹ لکھے۔ کہ ہم نے مسلمانون کی تلوار سے ڈر کر یا کسی مسلمان عورت کی خاطر یا روپیہ کے لالچ سے یا ویدک دھرم یا ہندو مت سے عدم واقفیت کی بنا پر ویدک یا ہندو دھرم کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا تھا اس قسم کی تمام شرارت ذلالت رذالت خباثت اور سفلہ پن کا سدباب کر چکنے کے لئے ہی ہم نے شرما اور اس کی تمام قوم کو چیلنج دیا ہے۔ امید ہے وہ اسکو قبول کرینگے۔

تیسری فصل

مردہ ثبوت

اپنے آباؤ اجداد کے ننگ دھوس حق پسندی و خدا پرستی نہ ہونے کا الزام لگائے گئے سراسر بے بنیاد قطعی جھوٹے اور بالکل نئے الزامات کی تردید میں زندہ جواب دینے کے بعد اب ہم ایک مردہ ثبوت پیش کرینگے۔ فاضل شرماجی نے اپنے مضمون میں سوامی شردھانند کا بڑے فخر سے نام لیا ہے۔ اون کے اس فخر میں ہم بھی شرکت کرینگے۔ اس لئے کہ سوامی شردھانند کے ساتھ جبکہ وہ مہاتما منشی رام ہوتے تھے۔ ہمارا بڑا گہرا تعلق تھا ان ہی سوامی صاحب نے کسی زمانہ میں پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی تمام کتابوں کا اپنے خرچ سے ایک سیٹ کرکے شائع کیا تھا ستیارتھ آریہ مسافر کے نام سے دس ہزار کا ایڈیشن نکالا تھا پنڈت لیکھرام صاحب تو مر چکے مگر سوامی شردھانند صاحب ہمارے سامنے موجود ہیں سوامی صاحب موصوف نے کلیات آریہ مسافر کے شروع میں خود دیباچہ لکھا ہے اسکے چند فقرات مفصلہ ذیل ہیں۔

"آریہ سماج کے شروع میں سے ہی سوامی دیانند جی کی تصانیف کے بعد اگر کسی لٹریچر کی زیادہ مانگ ہے۔ تو وہ آریہ مسافر کی ہے۔ یہ محض اتفاق ہی نہیں ہے کہ بیسیوں آریہ مصنفوں میں محض پنڈت لیکھرام کی تحریروں کا شوق ہی اردو دنیا میں زیادہ دیکھا جاتا ہے بلکہ اب عوام اہل ہنود میں پنڈت لیکھرام کا نام صرف مصنف کی حیثیت سے ہی عام پسند ہے بلکہ ان کا ایک ایک لفظ سچے دل سے نکلا ہوا ہے۔ اور اس لئے پڑھنے والے پر بے نظیر تاثیر پیدا کرتا ہے ہماری نظر میں بہت ہندوستانی ایسے گذرے ہیں جن میں راستی کی تحقیقات کا وہ جوش کام کرتا ہو جو پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی طبیعت کو حرکت دیتا تھا۔۔۔ پنڈت لیکھرام سفر کے چمکتے ہوئے ستاروں میں سے تھے اور سوامی دیانند سرسوتی صاحب برہمنوں نے جو کہ بنارس ہی کے رہنے والے تھے برہمن جی کو آریہ سماج کے عمل کا خطاب دے رکھا تھا۔۔۔ مارچ ۱۸۹۷ء کی شام کو ایک متقی اللہ جوشیلے ہندو کی طرح آگ کے آیا تھا۔ اس کی جگہ دنیا میں دھوکہ سے چھری کے بیٹ میں

گھسیٹ کر بھاگ گیا۔ . . . .

منشی رام مالک مطبع سیتہ دھرم پرچارک حال سوامی شردھانند سنیاسی بجواب رسالہ حقیقت آریہ
مسمّٰی بصفحہ ۱۲

جس پنڈت لیکھرام کی مدح سرائی میں سوامی شردھانند نے زمین و آسمان ایک کر دیئے ہیں یہی پنڈت لیکھرام کی ایک کتاب بنام آریہ ہندو لکھتے کی تحقیقات کلیات آریہ مسافر میں سوامی شردھانند نے شایع کی ہے اس کتاب کے چند فقرات مفصلہ ذیل ہیں۔

واضح ہو کہ ہم آریہ لوگ اس ہندوستان اور ہندو نام کو کئی وجہ سے بُرا سمجھتے ہیں

۱۔ ہماری قوم کا ہندو نام کسی سنسکرت کتاب میں درج نہیں۔ ویدوں سے شاستروں سے بلکہ پرانوں سے لیکر بہت نارائن کی کتھا تک میں بھی کہیں اس نام کا نشان نہیں ملتا۔ اس واسطے ہمارا نام ہندو نہیں

۲۔ کبھی کسی ماردانست روزمرہ بھی۔ پتر۔ روزنامچہ۔ جنم پتری۔ پٹڑا وغیرہ میں بھی ہندو یا ہندی یا ہندوستانی وغیرہ نام نہیں لکھے گئے جس سے بخوبی ثابت ہے کہ ہم ہندو نہیں ہیں۔

۳۔ ہمارے ہان کی بھاشا کی کتابوں میں بھی جو زمانہ اسلام سے پہلے کی تصنیف ہیں بلکہ زمانہ اسلام کی مصنفہ بسکون میں بھی یہ الفاظ استعمال نہیں ہوئے حتیٰ کہ کسی قومی یا مذہبی رسوم کے ادا کرتے وقت تا ہنوز بھی ہندو وغیرہ مستعمل نہیں ہیں پس کسی طرح قابل نہیں کہ ہندو ہمارا نام ہو۔

۴ جو لوگ یہ مانتے ہیں۔ کہ یہ لفظ فارسی کا ہے۔ مگر سنسکرت سے آیا ہوا یعنی سنسکرت کے سندھو سے ہندو بنا ہے یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ یونانی لوگ براہ روم ایران اور افغانستان سے آریہ ورت میں آئے اور رہتے ہیں جیسا کہ ہر ملک کا نام سنا ہی استعمال کیا۔ صرف س کا ہ سے بدل جانا مانا۔ مگر فارسی میں سنسکرت کسی طرح نہیں۔ ہاں سنسکرت میں سندھو اور سندھوا دونوں ندی کو کہتے ہیں۔ مگر سندھو کبھی باگات آریہ ورت کی نسبت استعمال نہیں ہوا اور نہ شایان ہے لیکن فارسی لغت کے رو سے جو اس لفظ کے معنی ہیں وہ البتہ معلوم ہوتے ہیں۔

۵۔ سند۔ در فارسی بکسر سین حرام زادہ و بد و شریر و معیوب لازکشف و سراج و منتخب و غیاث برہان و [illegible] لغت)

[illegible] سرحد کے لوگ غیر ملک والوں کو لوٹ لیا کرتے تھے اسلئے انکا نام غیر ملک والوں نے سندھ

با ہندو رکھا۔ اور دونون لفظ فارسی زبان کے مترادف ہین اور اس ملک کے محاورہ مین بھی نقب کو سیندہ کہتے ہین اور افغانی زبان مین دریا کو سیند کہتے ہین جس سے نقب زن کا نام ہے یہ سیند ہو یا ہندو ثابت ہوتا ہے۔ کسی بھلے مانس کا نہین۔ چہ جائیکہ آریونکا۔

۶۔ یہ کہنا کہ ہندو لفظ ہین اور روش سے بتا ہے جنکے معنے بے نقص کے ہین سنسکرت کی رو سے بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ سنسکرت کی کسی لغات یا اتہاس مین اس کا پتہ نہین ملتا۔ پس ہندوون کے بزرگون کا جاری کیا ہوا یہ نام نہین ہے۔ بلکہ غیر قومون کا آریون کے حق مین الزام و اتہام ہے۔

۷۔ یہ فرمانا بھی محض بے بنیاد ہے کہ یہ نام ہندوون کی اپنی ایجاد ہے نہین نہین بلکہ غیر ملکون کے باشندون کا الزام ہے اور سب سے زیادہ کثرت استعمال اس کا بدولت اسلام ہے۔ چنانچہ اس کے اثبات مین شہارتین یہ ہین۔

(ا) حضرت معاویہ کی والدہ کا نام ہندہ تھا۔ کیونکہ وہ سیاہ فام تھی (غیاث)

(ب) ہندو در محاورہ تارسیان بمعنی دزد۔ رہزن۔ و غلام می آید۔ (غیاث)

(ج) ہندوزن۔ زن ساحرہ را گویند۔ یعنی جادوگرنی عورت (غیاث کریم)

(د) ہندویا۔ دوات یعنی سیاہی۔ (کشف)

(ہ) ہندو نے چرخ ہفتم۔ زحل کہ نحس، سیارہ ست (کشف)

(و) ہندو بچہ۔ غلام و بندہ کو (کشف) رہنے والے

(ز) ہندو بمعنی غلام و بندہ کافر و تنیغ (کشف)

۸۔ استر کی کتاب مین جو حضرت محمد صاحب سے ایک ہزار برس پیشتر لکھی گئی تھی اسکے پہلے باب کی پہلی آیت مین "ہندوستان" کا لفظ ہے۔ اسیطرح قلاویس جو قس یہودی مورخ اپنی کتاب مین ہندوستان کا لفظ لکھتا ہے۔۔ غالباً یہی وہ زمانہ ہے جب سے یہ نام ہمارے لئے اور ہمارے ملک کے لئے غیر ملک والون نے استعمال کرنا شروع کیا۔ اس نام کا غیر ملک کی کتابون مین پایا جانا اور ہمارے ملک کی کتابون مین نہ ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ غیر ملک والون نے ہمین اس نام سے پکارنا شروع کیا۔

۹ - یہ جو کہا جاتا ہے کہ ہندو نام اندو سے بنا ہے اور اندو کہتے ہین چندرما ن کو یعنی چندر بنسی ہم مانتے ہین - کہ اندو چندرما ن کو کہتے ہین - مگر سنسکرت مین یہ کس طرح بن گیا - اور کیا تمام ہندو چندر بنسی یا سورج بنسی ہین - اندو صرف چندرما ن کو کہتے ہین بنسی کہان سے آگیا - اور کس کے معنی ہوے اور کیون یہ نام اس دھاتو سے کسی سنسکرت پستک مین آجتک مندرج نہین ہے - اور کیا سوائے چندر بنسی کے اور لوگ اپنے آپ کو ہندو نہین کہتے - لہذا یہ دعوے بھی محض بے بنیاد ہے - کیونکہ ابتک چندر بنسی اور سورج بنسی وغیرہ صدہا گوتردن کی تواریخ آریہ ورت مین موجود ہین مگر ہندو کا نام و نشان ندارد -

یہ لفظ فارسی - عربی - عبرانی وغیرہ زبانون مین قریب قریب ان ہی معنون مین استعمال ہوا ہے بلکہ ایسی کوئی کتاب شاذ و نادر ہوگی جسمین یہ لفظ ان معنون مین نہ آیا ہو جس سے ہر طرح ثابت ہے کہ یہ نام ہمارا نہین ہے بلکہ قطعی ترک کرنے کے لائق ہے اور عداوت و عذابیت سے موضوع کیا گیا ہے -

کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۶۹ - ۱۷۰ -

مطبوعہ سوامی شردھانند یہ لالہ منشی رام

یہ ایک ایسے شخص کی تحریر ہے - جو آریہ سماج کا لیڈر اور سوامی شردھانند کا ممدوح تھا - چونکہ وہ مر چکا ہے اسلیے ہمکی تحریر کو ہم نے مردہ ثبوت کے نام سے پکارا ہے - ہمارے نہایت پرجوش اور ہندو دھرم کے حامی شرما جی کو سوامی شردھانند جی کے قلم سے مزین کلیات آریہ مسافر کے مذکورہ بالا مضمون کو مکرر سہ کرر پڑھنا اس مضمون کے مطالعہ سے ان کو پتہ لگ جائیگا کہ پنڈت لیکھرام اور سوامی شردھانند جی کے نزدیک

ز حرام زادہ - بدکردار - شریر - معیوب - نقب زن - چور - ڈاکو - غلام - جادوگر منحوس سیاہ فام - ہیز ایتھن - اور کہ وہ اس بات پر بھی زور دے رہے ہین کہ "ہندو" کا لفظ نہ تو ان کے کسی وید و شاستر مین ملتا ہے - نہ ہی کسی پرانی سنسکرت کی کتاب مین نہ صرف یہی بلکہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر نے تو ایسے لوگون کو جو اپنے آپکو یا دوسرون کو ہندو کہتے ہون مندرجہ الفاظ سخت چیلنج دیا ہے -

"پس ہر ایک دانا جان سکتا ہے کہ یہ نام جب ہمارے مخالفون کی کتابون مین موجود ہے اور ہماری کتابون مین نہ ہے تو انکا دعوے کسقدر رد و بے فروغ ہے - پس ہم انکو چیلنج کرتے ہین کہ وہ یا انکا کوئی فاضل خود ہندو یا کسی سنسکرت کی کتاب مین بتلادے اور ثبوت کر دے - ورنہ یہ دھوکہ بازی کا طوق مثل سہودا مقرر وطی یزید کے قیامت تک دغا باز کے گلے مین رہیگا -

"کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۰" مطبوعہ سوامی شردھانند جی نامہ منشی رام:-

پنڈت لیکھرام اس وقت دنیا مین موجود نہین ہین۔ مگر اُن کی روح کسقدر خوشی حاصل کر سکتی ہے اگر شرما جی اُن کے چیلنج کو منظور کر کے "ہندو" نام کسی پرانی سنسکرت کی کتاب مین سے نکال کر دکھا دینگے پنڈت لیکھرام نے ایسے ہر ایک شخص کو جو یہ کہتا ہو کہ ہندو نام کسی پرانی دھرم شاستر کی کتاب مین ملتا ہے۔ یا یہ اچھے معنون مین استعمال ہوتا ہی۔ دغاباز۔ دھوکہ باز۔ یہودا اسقریوطی بلکہ فضا خور کے نام سے پکارا ہے شرما جی نے جو یہ لکھا ہے کہ اب ہمارا فرض اُن مسلمانون کو ہندو بنانا ہے اگر اس فقرہ مین پنڈت لیکھرام کی نسبت سے "ہندو" کے معنی رکھ دیے جائین۔ تو مطلب بہت صاف ہو سکتا ہے۔ مگر ہم کہتے ہین کہ آخر کیا وجہ تھی۔ جو غیر ملک والون نے ہندوستان کے باشندون کا نام ہندو یعنی چور وغیرہ رکھا۔ کیا اس ملک مین کثرت سے ہندو یعنی چور رہتے تھے کہ تمام کی تمام قوم ہی ہندو یعنی چور کے نام سے پکاری جانے لگی جب ہم اسبات پر غور کرنے کے لئے ویدون اور منو دھرم شاستر کا مطالعہ کرتے ہین تو ہمین پتہ لگتا ہے کہ در اصل اس ملک مین اس کثرت سے چوری کی وارداتین ہوتی تھین کہ ان کے سدباب کے لئے دنیا کی کسی بڑی سے بڑی سزا کو بھی کافی سمجھکر منو نے جو بھی ایسی بدترین اور ذلیل ترین سزائین تجویز کی گئی تھین۔ کہ جنکو پڑھکر حیرت ہوتی ہے۔ چنانچہ منو مہاراج نے اپنے قانون کی اس ملک کے لیے چورون کے لیے مفصلہ ذیل سزائین تجویز کی تھین۔

۱۔ چوری کرنے والا برہمن۔ کشتری۔ ویش۔ شودر۔ گرگٹ۔ پانی مین رہنے والے اور زندگی کرنے والے پشاچون کے جنم کو نہ اردل بار حاصل کرتا ہے منو ۱۲/۵۴

۲۔ لعل موتی مونگا اور مختلف ہر قسم کے جواہرات کو چرانے والا ہیم کار جانور کی جون مین جاتا ہی منو ۱۲/۵۲

۳۔ دھار دن کو چرانے سے جولاہا کپڑا چرانے سے ہنس پانی کے چرانے سے بینڈک شہد چرانے سے کتا اور گھی کو چرانے سے نیولے کا جنم پاتا ہی ۱۲/۵۳

۴۔ گوشت کے چرانے سے گدھا۔ چربی کے چرانے سے جل کوا۔ تیل کے چرانے سے تیل پینے والا جانور۔ نمک کے چرانے سے چھنگر۔ دہی کے چرانے سے بلا کا نام جانور کی جون مین جاتا ہی ۱۲/۵۳

۵۔ ریشمی کپڑے چرانے سے تیتر۔ لیسی کے کپڑے چرانے سے بینڈک کپاس کے کپڑے چرانے سے ساریس گائے کے چرانے سے گدھا گھوڑے کے چرانے سے باگڑ کی جون مین جاتا ہی ۱۲/۵۴

۶۔ خوشبودار چیزون کے چرانے سے چھچھوندر۔ ساگ پات کے چرانے سے سور۔ دو
اناج چرانے سے گیدڑ۔ اور گیا اناج چرانے سے شلک ہوتا ہی ۱۲/۴۰۔

۷۔ آگ کو چرانے سے بگلا چھاج اور موسل وغیرہ چرنے سے کڑی اور رنگدار کپڑون کو چرا
سے چکور کی جون مین جاتا ہی۔

۸۔ مرگ اور ہاتھی کو چرانے سے بھیڑیا۔ گھوڑے کے چرنے سے۔ شیر پھل مول قند کے چرانے
عورت کے چرانے سے ریچھ۔ پینے کا پانی چرنے سے چابک سواریون کے چرانے سے اونٹ۔ اور
کے چرانے سے بکرے کی جون مین جاتا ہی ۱۲/۴۰۔

۹۔ عورت بھی اسی طرح چوری کرنے سے گنہگار ہوتی ہے۔ اور اس پاپ سے ان ہی جو
کی ماند ہتی ہے جنکا اوپر ذکر کیا گیا ۱۲/۴۰

منوھاراج کے مذکورہ بالا قانون سے ثابت ہوتا ہی کہ زمانہ قدیم مین اس ملک مین عام طو
چوری کیجاتی تھی۔ چنانچہ لعل۔ موتی مونگا۔ جواہرات دھان۔ کپاس بالی۔ شہد۔ دودھ۔ بس
گوشت۔ چربی۔ تیل۔ نمک دہی۔ ریشمی کپڑے اسی کے کپڑے۔ کپاس کے کپڑے۔ گائے۔ گدھے
اشیاء۔ ساگ۔ پات۔ اناج۔ چھاج۔ موسل۔ رنگدار کپڑے۔ مرگ۔ ہاتھی گھوڑے۔ مول قند
عورت۔ پینے کا پانی سواریون کے جانور وغیرہ ~~[illegible]~~ اشیا چوری ہوتی تھین۔

علاوہ ازین رگوید کا ترجمہ کرتے ہوئے جو ہندو دھرم کی سب سے افضل اور پرانی کتاب
ہے سوامی دیانند نے مفصلہ ذیل منتر پیش کیا ہی:۔

نوبھی اندرا ناپر۔ ۔ ۔ ۔ ماتا۔ پریا۔ بھوجانی۔ پر موشی ؛

رگوید اشٹک۔ ۱۔ ۷۔ ۱۹۔ ۷

اس منتر کا ترجمہ سوامی دیانند نے ہدین الفاظ کیا ہے۔

"اے دشمنوں کو ہلاک کرنے والے راجہ آپ ہم کو مت مارئیے۔ آپ ہم پر مظالم مت توڑین اور
ہماری نہایت ہی پیاری اشیاء کی چوری مت کیجئے"

نہ صرف یہی بلکہ مذکورہ بالا رگوید کے منتر کا جو ترجمہ سوامی دیانند نے آریہ بھیوندیہ
کیا ہی وہ ہدین الفاظ ہے۔

اے کمل جاہ جلال والے پرمیشور۔ آپ ہمارا قتل ست کریں۔ بنی ہم کو اپنے ست لگ ست
گرائیں اور آپ بھی ہم سے کبھی الگ نہ ہوں آپ ہماری مرغوب اور پیاری استیار کومت ترائیں
اور مت چوری کروائیں آریہ ابھیونے ص ۵۸۔

رگوید کے منتر میں جو پرسوتی" کا لفظ آیا ہے سوامی دیانند نے اسکا ترجمہ چوری
کرنا اور چوری کروانا کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ رگوید کے زمانہ میں جو ست بگ کا نہ مانتا کہلاتا ہو عام
انسان کو ایک طرف اس ملک کے راجے۔ مہاراجے یہاں تک کہ جس دیوتا کو اس ملک میں پرمیشور
کہا جاتا تھا۔ غالباً وہ بھی چوری کرانے اور چوری کرنے سے باز نہیں آتے تھے جب راجوں۔ مہاراجوں اور خود
بھگوان کے لئے ہوئے پرمیشور کی یہ حالت ہو۔ تو عام انسانوں کا تو کہنا ہی کیا تھا۔ اس سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ
مسلمانوں کے آنے سے ہزاروں سال پیشتر یہ ملک اور اس ملک کے باشندے یہاں تک کہ اس ملک کے راجے۔ مہاراجے اور
پرمیشور تک چوری۔ ڈاکہ زنی رہزنی۔ قزاقی وغیرہ جرائم میں بدنام ہو چکے تھے اس قسم کی چوری ڈاکہ زنی رہزنی قزاقی
کی وارداتوں کو عام دیکھکر غیر ملک کے باشندوں نے اگر بقول پنڈت لیکھرام "مسافر" کو ہندو دیوتا
ڈاکو۔ رہزن۔ قزاق وغیرہ کے نام سے پکارا ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ اس
صورت میں کہ ہندو کے معنی ہی بقول پنڈت لیکھرام چور۔ رہزن ڈاکو قزاق بدکردار منحوس تیرہ
اور غلام حرامزادہ ہیں۔ تو اس صورت میں اگر پرمیشور خود ہندو تھا تو۔ ملک پرمیشور مچایا۔ کہ اسلام اور مسلم
کا نام و نشان تک . . . . . سے مٹا دیا۔ مسلمانوں کو ہندو بنا لو کس قدر جرأت
اور دیدہ دلیری ہے حالانکہ جس "مسلم" لفظ کے برخلاف وہ تمام دنیا کو ہندو بنانا چاہتے ہیں اس کے معنی خدا پر
امن پسند صلح جو۔ حق پسند۔ نیکوکار دنیا کے شعار ہیں۔ اگر موجودہ ہندو اپنی اصل کا یہ مقصد ہو کہ چونکہ مسلمانوں
نے ہمکو بھگوان سے بھی حرامزادہ۔ چور ڈاکو رہزن غلام بنایا۔ حملہ کیا تھا اس لئے آج
ان سے بدلہ لینے کی خاطر ان کو بھی "ہندو" بنا لو۔ تاکہ سب کو ہندو بھائی بھائی تو وہ بری
بات ہے لیکن اگر واقعات کی بنا پر تحقیق کی جائے تو واقعات یہ شاہد ہیں کہ ہندوؤں کے
سرپرستوں آپ نسلوں۔ ورن تا ستودن یہ تک کہ رگوید کے منتر تک میں لفظ مسلم سے اور
اگر کسی جگہ یہ لفظ نہیں ہے تو اس کے معنی مفہوم چور۔ ڈاکو۔ رہزن۔ قزاق۔ غلام۔ شریر بدکردار
حرامزادہ وغیرہ ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہم یہ سب سمجھتے ہیں کہ پہلے اس بات کا فیصلہ کر لیا جائے

کہ معنی کے لحاظ سے ہندو اور مسلم دونون مین سے کونسا نام اچھا ہے۔ اس لئے ہم کسی مسلمان کو نہین بلکہ خود شرماجی کو ہی منصف قرار دیتے ہین کہ وہ ان دونون نامون کے معنون پر غور کر کے جسکو بہتر سمجھین اس کے حق مین بامعنی فیصلہ دیدین ہمین ان کا فیصلہ منظور ہوگا

اول۔ ہندو یعنی چور۔ ڈاکو۔ رہزن۔ قزاق دشریر منحوس۔ بدکردار غلام سیاہ نام اور حرامزادہ (کلیات لیکھرام)

دویم مسلم۔ یعنی خداپرست۔ فرمانبردار۔ صلح جو۔ امن پسند۔ ایذا نہ دینے والا۔ وفادار آشتی پسند قانون دوست۔ گناہون سے بچنے والا۔ موحد (کتب اسلام) ہماری دیانتی اور راستبازی کا کیا ٹھکانا ہے کہ ہم نے ہندو مسلم نامون مین سے بہتر نام کا بامعنی فیصلہ کسی مسلمان کے ہاتھ مین دینے کی بجائے اسلام اور مسلمانون کے دشمن مسٹر شرماجی کے ہی ہاتھ مین دیدیا ہے وہ جو بھی فیصلہ کردین۔ ہم اس کے برخلاف مطلقاً چون وچرا نہین کرینگے مگر ہم یہ ضرور کہین گے کہ جب ہمارے حق پسند و حق پرست آباؤ اجداد نے یہ دیکھا کہ اور تو اور ہندو لفظ تک بے معنی ہی چور۔ ڈاکو۔ رہزن۔ قزاق۔ بدکردار شریر۔ غلام۔ سیاہ نام اور حرامزادہ ہین۔ تو انھون نے فوراً اس نام کو ترک کر کے اپنے لئے مسلم کا نہایت ہی عمدہ اور بامعنی نام پسند کر لیا۔ اور وہ مسلمان ہوگئے۔ ہمارے ایسے محقق آباؤ اجداد پر آج کسی شرماجی یا دیانند کا یہ الزام لگانا کہ وہ ہندو دھرم سے ناواقف تھے یا تلوار کے ڈر سے یا کسی دنیوی لالچ سے مسلمان ہوگئے تھے نہ صرف یہ کہ قطعاً جھوٹ سراسر لغو اور بالکل بیہودہ ہے بلکہ ایسے بے بنیاد اور جھوٹے الزام لگانا نرالی کی بدنیتی کی دلیل ہے۔

چوتھی فصل

ننگی تصویر

اپنے آباؤ اجداد کے ننگ و ناموس پر لگائے گئے الزامات کی تردید مین زندہ اور مردہ ثبوت پیش کرنے کے بعد اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہین کہ ہمارے بزرگون نے ہندو دھرم کو ترک کر کے کیون اسلام قبول کر لیا تھا ہم اسکو صرف ایک ہی جملہ مین یون ادا کر سکتے ہین کہ جب ہمارے آباؤ اجداد نے ہندو دھرم کی ننگی تصویر کو دیکھ

تو، انھون نے شرم وحیا اور غیرت سے کام لیتے ہوئے اس کی طرف سے منھ موڑ لیا اور فوراً مسلمان ہوگئے ہندو دھرم کی یہ ننگی تصویر کیا تھی اور کیسی تھی۔ اس کو ہم اپنے الفاظ مین نہین بلکہ آریہ سماج کے فخر سوامی شردھانند کے ممدوح پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کے الفاظ مین پیش کرینگے۔ چنانچہ پنڈت جی لکھتے ہین :-

"ہمارے ہندو بھائی پورانون کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔ اور ان کی کتھا کرن کو پریم سے سنا کرتے ہین۔ علاوہ ازین رامائن بھاگوت کچھ تن۔ من دھن بھی ان کے ارپن کرنے سے دریغ نہین کرتے لیکن عموماً دیکھا جاتا ہی کہ وہ اصلیت کی طرف ذرا متوجہ نہین ہوتے۔ اس واسطے ہم اپنا فرض سمجھتے ہین کہ ان کی خدمت مین کچھ عرض کرین ... دیوی بھگوت مین لکھا ہی کہ برہسپتی چندر دیوتا کے گرو تھے برہسپتی جی کی بیوی تارا چندرمان کے گھر گئی۔ اور فریقین ایک دوسرے کی محبت مین مبتلا ہوکر برسون تک بدفعلی کرتے رہے۔ برہسپتی دوبارہ مانگنے کے لئے آئے مگر چندرمان نے انکار کیا۔ برہسپتی نے کہا کہ تو پاپی ہے اس نے جواب دیا کہ تو کونسا دھرماتما ہے تو نے اپنے چھوٹے بھائی کی بیوی گھر مین ڈالی ہوئی ہے جیسا مین خوبصورت ہون۔ ویسے ہی تیری عورت خوبصورت ہی۔ مگر یہ میرے لایق ہے تیرے جیسے بدشکل سے اسکا کیا تعلق۔ اسپر اس نے اندر سے شکایت کی، اندر نے وکیل بھیجی۔ چندرمان نے جواب دیا کہ اندر دیوتا لوگون کو تو سمجھاتے ہین۔ مگر بے اعمال پر توجہ نہین فرماتے۔ انھون نے گوتم کی بیوی اہلیا سے کیون زنا کیا تھا۔ اور کیون ہزار دن برس تک سہسر بھگ (ہزار فرج) ہوکر مانسرور کی جھیل مین کنول پھول نال کے اندر شرمندگی سے چھپے رہے۔ جب یہ جواب پہنچا تو اندر غصہ ہوکر لڑنے کو آیا۔ اسکی مدد کو برہما جی آئے۔ اور ادھر چندرمان کے مدد گار شکر دیوجی آئے۔ درمیان دیو بھی آئے۔ اور چندرمان کو سمجھایا کہ اسکی عورت دیدے یہ بڑا پاپ ہی چندرمان نے جواب دیا۔ کہ اس نے خود ہی اپنی برہسپتی سمرتی مین کہا ہی۔ کہ عورت کو زنا کرنے سے جو پاپ ہوتا ہی۔ وہ رسلا (یعنی ماہواری) ہونے پر دور ہوجاتا ہی۔ جیسے برہمن کا پاپ وید پڑھنے سے۔ غرضیکہ کئی سال تک جنگ ہوا۔ آخرکار شکر کے کہنے سے چندرمان نے وہ عورت برہسپتی کو دیدی۔ جسکو وہ مہاراج خوشی خوشی گھر لے گئے۔ مگر وہ حاملہ ہوچکی تھی۔ برہسپتی کے گھر جاکر بیٹا پیدا ہوا جسکا نام بدھ دیوتا رکھا گیا۔ اب چندرمان نے تکرار کیا کہ بیٹا میرا ہی۔ مگر برہسپتی نے دینے سے انکار کیا جس پر جنگ کی نوبت آئی۔ آخرکار برہما نے دیوی تارا سے پوچھا کہ یہ کس کا حمل ہی۔ اس نے جواب دیا کہ چندرمان کا برہما نے

بدھ کو چندرمان کے حوالے کیا پھر اسی بھاگوت مین لکھا ہے کہ ایک دفعہ برہما جی دیوتون اور دانوون سے جنگ کرتے ہوئے دس ہزار سال کے گذر جانے پر تھک کر ایک جگہ جاکر کمان کے سرے کو سر کے نیچے رکھکر سو رہے۔ دیوتون نے بیکنٹھ مین تلاشی کی۔ جب وہان نہ ملے تو تلاش کرتے ہوئے اس جنگل مین آئے۔ اب سوے کو جگانا گناہ سمجھ کر لال بجھکڑون کی طرح عقل دوڑانے لگے۔ آخر یہ قرار پایا کہ دھری یعنی بھوری جانور پیدا کرکے اس سے یہ خدمت لی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مگر اس نے انکار کیا۔ کہ مجھے اس پاپ سے کیا حاصل ہوگا۔ دیوتون نے کہا کہ ہم تمھین یگیہ مین حصہ دیا کرینگے جسپر راضی ہوکر اس نے اس کمان کی رسی کو کاٹا مگر کاٹتے ہی بڑا شور ہوا اس کمان کی ضرب سے شیو کا سر کٹ کر سمندر مین جا گرا۔ اب سب دیوتا حیران ہوے۔ پھر برہما جی نے کہا بھائیون کرنی کا پھل بھوگنا پڑتا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے خود مجھے پھل بھوگنا پڑا۔ یعنی میرا سر شیو نے کاٹ ڈالا اور خود شیو جی بھی محروم نہ رہے ایسے ہی کامون سے اسکا ننگ بدن سے کاٹا گیا اور اندر دیوتا اہلیا کے ساتھ زنا کرنے سے سہسر بھگ ہوکر سرور کے تالاب مین شرمسار رہے۔ آخر سب نے دیوی کی تعریف کی جسپر وہ راضی ہوئی اور حکم دیا کہ گھوڑے کا سر کاٹ کر لگاؤ چنانچہ لگایا گیا جسپر اس نے دیئے گرو اوتار ہوا ہے۔ ان آدمی کا سر گھوڑے کا اس واسطے کے سننے کا بہت ثواب ہے۔ پھر اسی بھاگوت مین لکھا ہے۔ کہ راجا پری چر جنگل مین شکار کھیلنے کے لیے گیا وہان پر اپنی بیوی کی یاد مین اسے احتلام ہوا۔ اس نے قطرہ کو کسی درخت کے پتے مین بند کرکے بطور پارسل کے شاہین یا چرہ شکاری پرندہ کے ذریعہ گھر کو روانہ کیا۔ راستہ مین بھاجن ایک اور چرہ مل گیا جنگ شروع ہوئی۔ وہ جگہ دریاے جمنا کے اوپر تھی۔ وہ پارسل گر پڑا نیچے ایک اپسرا جو کسی رشی کی بددعا سے مچھلی بنی ہوئی تھی۔ دریا مین تیر رہی تھی۔ گرتے ہی اس نے قطرہ منھ مین لے لیا وہ حاملہ ہوگئی۔ جب مدت حمل پوری ہوگئی تو اسکو ایک نشادینی ماہی گیر نے گرفتار کر لیا اسکا شکم چیرنے پر اس مین سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی نکل آئی۔ وہ دونون کو راجہ وسو کے پاس لے گیا۔ راجہ نے لڑکا لے لیا۔ اور لڑکی اوسے واپس دیدی اس نے اسے پالا۔ اور اسکا نام مچھودری یا ستودری۔ کالی۔ کالکا متس گندھا رکھا بڑی ہوکر وہ دریاے جمنا کے کنارے باپ کے ساتھ کشتی بانی کرتی تھی۔ ایک دن قضارا پاراشر منی جی وید کے جاننے والے رہان آگئے اور دریا کے عبور کرنے کا ارادہ کیا۔ ملاح روٹی کھا رہا تھا اس نے لڑکی کالی کو اجازت دی کہ تو کشتی مین

کرانہیں پار کرنے چنانچہ ایسا ہی ہو جب دریا کے بیچ میں پہونچے تو ہماتما جی کو گمان ہو گیا۔ غلبۂ شہوت نے مجبور کیا اور اس کا دہنا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑا۔ کالی نے انکار کیا۔ اور ہماتما جی کو بہت نصیحت کی مگر ہماتما نے نہ مانا آخر لڑکی نے اقرار کیا کہ دریا کے پار جاکر کام کرینگے۔ جب کنارے پر پہونچے۔ تب ہماتما نے لڑکی کا ہاتھ پکڑا۔ اُس نے پھر نصیحت کی، مگر وہ نہ مانا۔ تب کالی نے کہا کہ میرے بدن سے مچھلی کی بڑی بدبو آتی ہے۔ رشی نے دعا کی جس سے وہ جوجن گندھا ہو گئی یعنی اس کے بدن سے چار کوس تک مشک کی بو آنے لگی۔ اس نے کہا کہ میرا باپ کنارے پر دیکھتا ہوگا۔ رشی نے دعا کر کے لہریدا کر لی۔ پردہ ہو گیا پھر اُس نے کہا کہ آپ کام چیشٹھا (بدفعلی) کر کے چلے جاوینگے۔ میرا پھر کیا حال ہوگا مجھے بھارت زاہل ہو جانے کے سبب کون قبول کرے گا۔ میرا گذارہ کس طرح چلیگا میرا باپ کیا کہیگا۔ لوگ کیا کہینگے۔ رشی نے دعا کی۔ کہ تیری بکارت بدستور ہو جائیگی۔ آخر کار ان سب شرائط کے طے ہو جانے پر اس نے برما نگا۔ میرا لڑکا تیرے جیسا ہو میری خوبصورتی، وزاوزون اور خوشبو ہمیشہ رہے ان سب شرائط کے طے ہو جانے کے بعد اس کے ساتھ بدفعلی کی گئی۔ اور صحبت کے بعد لڑکا پیدا ہوا اسی جگہ پر اس کا نام ویاس یا کرشن دویپائن رکھا گیا پار اشر ہماتما جی بھی چلے گئے اور ویاس جی ماتا سے اجازت لیکر جنگل کو چلے گئے پھر اسی کالی یا مچھوری پر ہستینا پور کے والی راجہ شانتنو عاشق ہو گئے اور اس سے شادی کی۔ اس کے شکم سے بچتر انگد اور بچتر ویرج دو راجہ پیدا ہوئے اور جب یہ دونوں مر گئے۔ تو ان کی عورتیں بیوہ ہو گئیں (انگام اب اسکا۔ اب مکا تھا۔ ان تینوں عورتوں کے ساتھ اپنی ماں کے کہنے پر ویاس جی نے نیوگ کیا۔ اس نیوگ سے ایک تو دھرت راشٹر پیدا ہوا جو اندھا تھا۔ دوسرے پانڈو تیسرے بدر خاتما پیدا ہوئے جو ہندوستان کے نامی گرامی راجہ ہوئے جو کورو پانڈو شہور ہیں (مفصل دیکھو کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۸۹ و ۱۸۹ مطبوعہ لالہ منشی رام حال سوامی شردھانند)

"۱۸ پورانوں میں رشی۔ منی، اور دیوتاؤں کی نندا لکھی ہے۔ اور ان پر تہمت بالکل سچ ہیں حتی کہ برہما جی پر اپنی بیٹی سے ہم بستر ہونے کا الزام کرشن جی کو کیچڑ اور رادھکا سے۔ مہادیو کو رشیوں کی استریوں سے رشنو کو جلندھر کی عورت برندا سے اندر کو گوتم کی بیوی سے سورج کو کنتی سے۔ چندرمان کو اپنے گورو برہسپتی کی عورت تارا سے دایو دیوتا کو کیسری کی عورت انجنی سے ورون دیوتا کو اگست

دیوتا کی ماں ارونی سے برہسپتی کو اپنے بھائی کی عورت تھا سے۔ وشوامتر کو روشی سے۔ پاراشر کو مچھو سے روپ کو داسی سے دروپدی کو پانچ خاوندون سے دیوتون کو گوشت خوری کا بامن کو چھل کا بدھ کو شراب نوشی کا۔ رام چندر کو دھوکے سے بالی کے مارنے کا الزام لگایا گیا ہے:۔

کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۸۸"

مطبوعہ لالہ منشی رام لیبی سوامی شردھانند

ہم نے سوامی شردھانند کے اہتمام سے چھپوائی گئی کلیات آریہ مسافر کے مذکورہ بالا مضمون کو اسلئے نقل کیا تاکہ ہم شراجی کے الزامات کا جواب دے سکین شراجی "جو ہندو اور ہندو دھرم کے بڑے پرجوش حامی اور سوامی شردھانند کے بھگت معلوم ہوتے ہین۔ وہ ذرا سوامی شردھانند کی شایع کردہ آریہ سماج کے پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کے مذکورہ بالا تحریر کا مطالعہ فرما کر فیصلہ کرین کہ آیا ایسا مذہب جس مین بڑے دیوتا رشی۔ مہرشی۔ اور برہما وشنو مہادیو جیسے ہندون حرام کاری۔ زناکاری۔ بدکاری۔ شادی شدہ عورتون کا اغوا اپنی ہی کنواری بیٹیان یا کنواری لڑکیون کے ساتھ زنا بالجبر شراب نوشی قمار بازی۔ اور قمار بازی مین اپنی عورتون تک کو ہارتے دیکھے جاتے ہون۔ اور جو اپنے گورو کی عورت تک سے بھی زنا کرنے سے باز نہ آتے ہون۔ اور جنھون نے زناکاری کے جواز مین یہ فتوے دیدیا ہو کہ زنا کرنے سے عورت کو جو پاپ لگتا ہے وہ ایام ماہواری کے ہو جانے سے دور ہو جاتا ہے کیا ایسا دھرم کسی صورت مین بھی ہمارے غیور شرافت ایماندار متقی پرہیزگار و خدا پرست باوا اجداد کے لئے قابل تسلیم ہو سکتا تھا ہم بڑے زور سے کہا ہی جواب دینگے کہ ہرگز نہین۔ ہرگز نہین اس لئے کہ جب ہماری آنکھون کے سامنے پنڈت لیکھرام نے دیانند جیسے ہندو بھی باوجودیکہ وہ جنم سے برہمن تھے اور ہندوؤن کے گھر پیدا ہوئے تھے۔ ان کے سر پر جور و جبر کی کوئی تلوار بھی نہین لٹک رہی تھی۔ جب وہ ایسے دھرم پر لات مار کر اس سے الگ ہو گئے۔ بلکہ اس کی اندرونی حالت کو طشت از بام کرنے کے لئے مجبور ہو گئے تو ہمارے آباؤ اجداد جو اسی سرزمین کے رہنے والے تھے۔ اور جو سوامی دیانند یا پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی نسبت زیادہ غیور شریف النفس۔ باحیا اور بہادر تھے۔ اس لئے کہ وہ اپنی حین حیات مین اپنی بیویون کو گیارہ گیارہ غیر مردون کے ساتھ ہم بستر ہونے کی اجازت نہین دے سکتے تھے۔ وہ ایسے ہندو دھرم کو کیونکر مان سکتے تھے۔ ہم شراجی سے پوچھتے ہین۔ کہ آپ مسلمانون کو اسی ہندو دھرم کی دعوت دے رہے ہین جس کی ننگی تصویر پنڈت لیکھرام شرمانے پردہ اٹھا کر دکھایا ہے اور کیا آپکا اپنا ضمیر اجازت

دیتا ہی کہ آپ اس دھرم پر ایک منٹ کے لئے بھی قائم رہین جس کے دھرم شاستروں مین بڑے بڑے دیوتاؤن رشیون منیون۔ اور مہاتماؤن کی زندگی کا ایسا ناپاک اور گرون ذلتی خاکہ کھینچا گیا ہو۔ کیا آپ ہم کو اس ہندو دھرم شاستروں کی طرف ہی بلا رہے ہین کہ جن شاستروں مین ہر ایک قسم کی زناکاری حرام کاری۔ بدکاری۔ اور سیاہ کاری کی ننگی تصویر دکھائی ہو۔ اور کیا آپ خود بھی ایسے ہی دھرم شاستروں اور دھرم اوتارون اور مہاتماؤن پر ایمان رکھتے ہین جسکا خاکہ کلیات آریہ مسافر مین اتارا گیا ہی کہ آپکے سوامی شردہانند اسی ہندو دھرم کی طرف مسلمانون کو بلا رہے ہین۔ اور کیا اسی ہندو دھرم کے لئے آپ یہ ڈھول پیٹ رہے ہین کہ ہندوستان مے جتنے مسلمان ہین۔ وہ زور شمشیر ہندو دھرم سے الگ کئے گئے تھے۔ اور کہ اب ان کو دوبارہ ہندو بنا لینا چاہیے ہم پوچھتے ہین کہ سوامی شردہانند پنڈت لیکھرام شردھا کے سر پر کرشن اسلامی تلوار چلی تھی کہ وہ بھی ہندو دھرم کو چھوڑنے کے لئے اور اس کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے مجبور ہوے کیا یہ افسوس کا مقام ہین ہی کہ آپ جیسا شخص جو اپنے نام کے ساتھ ایم اے کا دم چھلا بھی لگاتا ہو۔ ہندو دھرم کی مذکورہ بالا قسم کی نہایت ہی ناپاک تعلیم کو جانتا ہوا یا اس سے تجاہل عارفانہ کرتا ہو آج ساڑھے چھ کروڑ مسلمانون کے آباؤ واجداد پر یہ بے بنیاد اور جھوٹا الزام لگائے کہ انھون نے اسلامی تلوار کے ڈر سے یا زن زر زمین کے لالچ سے ہندو دھرم کو تیاگ دیا تھا۔ ہمارے آباؤ اجداد کے مقدس نام پر آپکا یہ الزام خطرناک بہتان۔ شرمناک جھوٹ اور نذولانہ حملہ ہے۔ خوب یاد رکھین کہ اگر اس جھوٹ کی پاداش مین تعزیرات ہند باب ۱۲ دفعہ ۹ کے مطابق مرنے کے بعد آپ کو کسی ناپاک ترین کیڑے کی جون مین جانا پڑا۔ تو آپکو شکایت کرنے کا ہرگز کوئی موقع نہین ملے گا۔

پانچوین فصل

مکتی کنڈ

ہندو دھرم کی ننگی تصویر جو سوامی شردھانند نے پنڈت لیکھرام کے آریہ مسافر کے الفاظ مین پیش کی ہی۔ اس پر سے پردہ اٹھانے کے بعد اب ہم [illegible] کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔ جو ہمارے [illegible]

شرماجی نے ہمارے آباؤ واجداد پر یہ بہتان لگایا ہے کہ وہ معاذ اللہ شہوت پرست تھے اور کہ انھوں نے محض مسلمان عورتوں کو دیکھکر یا اُن کی محبت میں گرفتار ہوکر اسلام قبول کر لیا تھا اور کہ ان کو اسلام سے درحقیقت کوئی دلی نسبت نہیں آئی تھی ہمارے خیال میں شرماجی کا یہ الزام اس قدر بے بنیاد اور جھوٹا ہے کہ ہمیں اسکی تردید کے لئے مزید لکھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ شرماجی سے ہم اتنا ہی سوال کرینگے کہ وہ مہربانی کرکے ہندوستان کی کسی تواریخ سے یہ ثابت کردیں کہ جب سمندر کے راستہ سے سندھ یا خشکی کے راستے سے ہندوستان پر پٹھان اسلام نے فوج کشی کی تھی تو اون کے لشکر میں کسقدر عورتیں تھیں جنکو کہ وہ اس ملک کے ہندوؤں کو مسلمان بنانے کی خاطر بطور رشوت کے دینے کے لئے ساتھ لائے تھے یہ تو ہر ہندوستان کی متعدد تواریخوں سے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ جب ۷۱۲ء میں محمد قاسم علیہ الرحمتہ نے سندھ پر حملہ کرکے ہندو راجگان کو شکست دی اور جب سلطان سبکتگین علیہ الرحمتہ اور اونکے فرزند ارجمند غزنہ سیرت و سعادت مند شجاع و غیرتمند سومرہ کفر و طغیان سوز کنندہ رحیم اوتان بہی خواہ ہندوستان سفاح ہندوستان سلطان غازی محمود نصر فتح علیہ الرحمتہ والغفران سے یا ان کے بعد فاتح راجگان ہندوستان غازئ اسلام جناب سلطان شہاب الدین محمد ظہیر الدین بابر علیہ الرحمتہ نے یا دیگر فاتحان ہندوستان نے خشکی کی طرف سے ہندوستان پر حملے کئے تو ان کے ساتھ کس قدر غازیان اسلام اور فدائیان خیر الانام و شہیدان توحید و رسالت تھے مگر آجتک ہمیں کوئی تواریخ نہیں بتا سکی کہ ہمارے آباؤ اجداد کو مسلمان بنانے کے لئے کس قدر عورتیں اپنے ساتھ لائے تھے کہ جنکے لالچ میں آکر ہمارے آباؤ اجداد نے اسلام قبول کرلیا ہم نہایت مشکور ہونگے اگر ہمارے شرماجی یا دوسرا جی اس رقم کے بعد دریافت کوئی کی بادشاہ میں کسی کیڑے کوڑے کی برات میں جاکر ۱۲ سو ۱۲ اس سے ثابت کردیں کہ فاتحان اسلام ہمارے غیور اور حیا آباؤ اجداد کو حلقہ بگوش اسلام کرنے کے لئے اپنے لشکر کے ساتھ اتنی لاکھ عورتیں رشوت میں دینے کے لئے لائے تھے ہمیں یقین ہے کہ وہ دنیا کی ساری تواریخ سے بھی اس امر کا ثبوت ہم نہیں پہونچا سکتے ایسی صورت میں شرماجی کا یہ کہنا کہ ہمارے آباؤ اجداد نے عورتوں کی خاطر اسلام قبول کر لیا تھا کس قدر شرمناک جھوٹ ہے۔

حالانکہ امر واقعہ تو یہ ہے کہ خود ہندوستان سے اندر فاتحان اسلام کے آنے سے پیشتر ہندو دھرم میں بدھ مت کے اثر سے بہت سی برائیاں رائج ہوگئی تھیں جن کو کہ ہندو سماج نے جس قدر عورت پرستی پر دیا ہے وہ دنیا کی کسی ملت میں نظر نہیں آئیگا اور اس بات کے ثبوت میں آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند کی یہی شہادت کو

پیش کرینگے جس کے متعلق کہ شرما جی لکھ چکے ہین کہ وہ اس زمانہ کا آچاریج اور غضب کا انسان تھا۔ ہم بھی کہتے ہین کہ درحقیقت سوامی دیانند غضب کا انسان تھا۔ اس نے کمال دلیری اور حوصلہ مندی سے ہندو سوسائٹی اور ہندو دھرم کی اندرونی حالت کو طشت از بام کرکے دنیا پر اس بات کو روشن کردیا کہ ہندو سوسائٹی یا ہندو دھرم جس پر کہ ہمارے شرما جی کو اسقدر ناز ہے۔ ہرگز اس قابل نہین تھا کہ ہمارے غیور راجیا اور شریف آباؤ اجداد اس مین داخل رہ سکتے۔ چنانچہ سوامی دیانند لکھتے ہین کہ ہندوؤن مین ایک ایسا فرقہ ہے۔ جس کے گرنتھون مین یہ تعلیم دی گئی ہے کہ:۔

"جسولا پشکر۔ تیرتھم۔ چنڈالی۔ توسوتم۔ کاشی۔ چرم کاری پریاگا۔ سیاد۔ رہگی۔ متھرا۔ متا۔ ایودھیا بجسی پروکتا۔

"حیض والی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے اتنا ثواب ملتا ہے جتنا کہ پشکر تیرتھ مین نہانے سے ملتا ہے چنڈالی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے کاشی جی مین نہانے کے برابر چماری کے ساتھ بدفعلی کرنے سے پریاگ تیرتھ مین نہانے کے برابر۔ دھوبن کے ساتھ زنا کرنے سے متھرا کی زیارت کے برابر اور فاحشہ عورت کے ساتھ بدفعلی کرنا تو گویا راجندر جی مہاراج کی جے ولادت، اجودھیا جی کی زیارت کرلینا ہے۔ ستیارتھ پرکاش ہندی ۳۰۲

پھر سوامی دیانند یہ بھی لکھتے ہین کہ ہندوؤن کے پانچ فرقہ کا اصول یہ ہے کہ:۔

"مدیم۔ مانسم۔ چہ۔ مینم۔ چہ۔ مدرا۔ میتھنم ایو۔ چہ۔ اپنے پنچ مکار اسیور موکش دا ہی گنے گئے:۔

"شراب نوشی۔ گوشت خوری۔ مچھلی۔ پکوڑے اور زناکاری یہ پانچ چیزین ہین جو ایک زمانہ مین انسان کو مکتی دینے کا ذریعہ ہین۔" ستیارتھ صفحہ ۳۰۱

سوامی دیانند یہ بھی لکھتے ہین۔ کہ پولین یعنی ہندوؤں مین ایک فرقہ ایسا بھی ہے جو بھیروی چکر کا حامی ہے۔ اس فرقہ کا اصول یہ ہے کہ ہر ایک عورت بھیروی ہے یا پارتی ہے اور ہر ایک مرد شیو ہے چنانچہ اس فرقہ کے اعتقاد کے مطابق یہ منتر پڑھکر کہ۔

اہم بھیرو استو۔ توام۔ بھیروی۔ ہی۔ ایو۔ استو سنگم۔

"مین بھیرو یعنی شیو ہون۔ اور تو بھیروی یعنی پارتی ہے۔ ہر ایک مرد جس عورت کے ساتھ چاہے زنا کرسکتا ہے اور اسکو کسی قسم کا پاپ نہین لگتا نہ صرف یہی بلکہ سوامی دیانند یہ بھی لکھتے ہین کہ

پرورتتے۔ بھیروی۔ چکرے۔ سروے ورنان و دباتیہ۔ نورتتے بھیروی چکرے۔ سروے ورنان

پرتھک پرتھک

جب بھیروی چکر چل رہا ہو تب، سمین داخل شدہ مرد اور عورت برہمن سے لیکر چنڈال تک کا، ہم سنگ ہو جاتا ہی اور جب بھیروی چکر سے الگ ہو جاتے ہین۔ تب سب اپنے ورن مین چلے جاتے ہین بھیروی چکر مین دام مارگی لوگ زمین یا تختی پر ایک فقط مثلث مربع یا دائرہ بنا کر اس پر شراب کا گھڑا رکھکر اسکی پرستش کرتے ہین پھر یہ منتر پڑھتے ہین۔

برہم شاپم - دیو چھم۔

یعنی اے شراب تو برہما وغیرہ کی بد دعا سے بری ہو جا۔ ایک پوشیدہ جگہ مین جاکر جہان سوائے دام مارگی کے دوسرے کو نہین آنے دیتے عورت اور مرد جمع ہوتے ہین وہان مرد ایک عورت کو برہنہ کر کے اس کی جائے مخصوص کی پرستش کرتے ہین پھر کوئی کسی عورت کو کوئی اپنے دوسرے کی لڑکی کو کوئی کسی اور کی یا اپنی ماں بہن بہو وغیرہ کو جو وہان آتی ہین پکڑ سکتا ہی۔ ایک برتن مین شراب بھر کر گوشت اور بڑے وغیرہ ایک تھال مین دھر کر وہان رکھ دیتے ہین جو انکا آچاریج ہوتا ہے وہ شراب کے پیالے کو ہاتھ مین لیکر یہ منتر پڑھتا ہی

بھیروا ہم - شیوا ہم۔

یعنی مین بھیرو یا شیو ہون۔ اور یہ کہکر پی جاتا ہی پھر اسی جھوٹے برتن سے سب پیتے ہین۔ اور جب کسی کی عورت یا نا محرم عورت کو برہنہ کر کے یا کسی مرد کو برہنہ کر کے ہاتھ مین تھما دیتے ہین تو اس عورت کا نام دیوی اور اس مرد کا نام مہادیو رکھتے ہین انکے اعضائے تناسل کی پرستش کرتے ہین پھر اسی دیوی یا شیو کو شراب کا پیالہ بھر کر اسی جھوٹے برتن سے ایک ایک پیالہ پیتے ہین جب شراب پی کے بدمست ہو جاتے ہین تب اس عورت سے جسکو پہلی دیوی مان کر منتھ ٹیکا تھا بدفعلی کرتے ہین علاوہ ازین چاہے کوئی کسی کی بہن یا لڑکی یا ماں کیون نہ ہو جس کی جسکے ساتھ خواہش ہو اس کے ساتھ بدفعلی کرتے ہین کبھی کبھی بہت نشہ چڑھنے سے جوتے لاتین چلتی ہین مکا کی ہوتی اور بال کھینچتے ہوئے آپس مین لڑتے ہین کسی کو وہان نہ آجائے تو انمین جو کالا گھوڑا یعنی سب مین سدھ ہوتا ہے گنا جاتا ہی وہ تے شدہ چیز کو بھی کھا لیتا ہی۔ ان سب کے بڑے سدھ کی یہ باتین ہین کہ

ہالام - پوئی - وکیش - لنے - مندرے - سپتو - نشا یام گنگا - گرہے - شو - وراجتے - کولو چکرورتتی۔

یعنی جو کلال کے گھر مین جاکر بوتل پر بوتل چڑھاوے رنڈیون کے گھر مین جاکر ان سے بدفعلی کر کے سوویے

جو اس قسم کے کام بے شرم بے خوف ہو کر کرے۔ وہی دام مارگیوت مین سب سے "علی شہنشاہ کی مانند مانا جاتا ہے یعنی جو بڑا بدچلن ہو وہی ان مین بڑا۔ جو اچھے کام کرے اور بڑے کاموں سے بچے وہی جھوٹا ہو کیونکہ

پاش بدھو رہو بد۔ جیوا۔ پاش مکتا۔ سدا شوا۔

جو دنیا کی شرم، شاستر کی شرم، خاندان کی شرم ملک کی شرم وغیرہ قید دان مین مقید ہے، وہ جیوا اور جو بے شرم ہو کر برے کام کرے وہی سدا نیچ ہے پھر سوامی دیانند یہ بھی لکھتے ہین۔

پی۔ تو۔ پی۔ تو۔ پناہ۔ پی تو۔ یادت۔ پتنی۔ بھوتے

پنرا تھلے۔ دئی۔ پی۔ تو۔ پنیر جنم۔ ندد رتے

یعنی ایک گھر جسمین چارون طرف طاقچے ہون سان مین شراب کی بوتلین بھر کر رکھ دینی چاہئین۔ جو آدمی ان طاقچون مین سے ایک بوتل پی کر دوسرے طاقچہ کی طرف جائے اس مین سے پی کر تیسرے کی طرف اور تیسرے مین سے چوتھے کی طرف جاوے اور کھڑا رہ کر تب تک شراب پیتا جاوے کہ جبتک لکڑی کی مانند زمین پر نہ گر جاوے پھر جب نشہ اوترے تب اسی طرح پی کر گر پڑے پھر تیسری دفعہ اسی طرح پیکر گر پڑے اور اٹھے۔ تو اسکا دوبارہ جنم نہین ہوتا یعنی وہ نجات پا جاتا ہے پھر ان کے گرنتھون مین یہ بھی لکھا ہے کہ:-

ماترمی بھوتیم۔ بھری تما جیہ۔ دھیریت۔ سرو۔ یونی نشو۔

یعنی ایک ماں کے سوا کسی عورت کو بھی بدفعلی کئے بغیر نہین چھوڑنا چاہیئے یعنی خواہ اپنی لڑکی یا بہن وغیرہ بھی کیون نہ ہو سب کے ساتھ بدفعلی کرنی چاہیئے۔ ان مین سے ایک آنگی رس یہ کہتا ہے کہ

ماترم۔ اپی۔ نہ تجیست

یعنی ماں کو بھی بدفعلی کئے بغیر نہین چھوڑنا چاہیئے۔ اور عورت مرد کے بدفعلی کرنے وقت یہ منتر پڑھتے ہین۔

یونیم لنگم۔ سما یستھا۔ پیا۔ جیے۔ نہ منتر یست۔ اندرتا۔

تاکہ ان کو کمالیت حاصل ہو جائے۔ اس قسم کے پاگل اور پرلے درجہ کے وحشی انسان بھی دنیا مین بہت کم ہون گے۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۲۱۔

نہ صرف یہی بلکہ سوامی دیانند لکھتے ہین۔ کہ ان ہی ہندوؤن مین چولی مارگی اور نیچ مارگی بھی دو فرقے ہین چولی مارگ والے ایک پوشیدہ جگہ زمین پر ایک مقام بناتے ہین۔ وہان سب کی عورتین اور مرد ننگا۔ لڑکی بہن وغیرہ جمع ہوتی ہین۔ اور سب لوگ مل جل کر گوشت کھاتے ہین، اور شراب پیتے ہین سب لوگ ایک عورت

کو پہنکر کے اس کی اندام نہانی کی پرستش کرتے اور اسکا نام درگا دیوی رکھتے ہین پھر سب عورتین ایک مرد
برہنہ کرکے اس کے آلۂ تناسل کی پرستش کرتی ہین جب شراب بی کر مست ہوجاتے ہین تب تمام عورتو
کی چھاتی کے لباس جسکو چولی کہتے ہین۔ ایک بڑے مٹی کے برتن مین اکٹھے رکھ دیتے ہین۔ پھر ایک ایک
اس مین ہاتھ ڈالتا ہے جس کے ہاتھ مین جسکا کپڑا آوے۔ وہ خواہ اس کی ماں، بہن۔ لڑکی اور بہو ہو
کیون نہ ہو اسوقت کے لئے اسکی عورت بن جاتی ہے۔ آپس مین بدفعلی کرتے اور بہت نشہ چڑھنے کی
جوتے وغیرہ سے باہم لڑتے بھڑتے مین صبح کر کچھ رات رہے پر اپنے اپنے گھر کو چلے جاتے ہین۔ تب
ماں، ماں۔ لڑکی لڑکی بہن۔ بہن۔ اور بہو بہو ہوجاتی ہے۔ اور بیچ مارگی عورت مرد کی مجامعت کے بعد بانی
مین منی ڈالکر ڈاکر پیتے ہین۔ یہ باجی لوگ ایسے کرمون کرنجات کا ذریعہ ملتے ہین اور علم خورد فکر شرافت
سے محروم رہتے ہین۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۹۳

سوامی دیانند ہندوؤن کے ایک فرقہ کا بدیں الفاظ ذکر کرتے ہین۔

یہ لوگ مترجیتے گوشت اور شراب وغیرہ حسب دلخواہ کھاتے پیتے بھوؤن کے بیچ مین سینہ
خط کھینچتے ہین کبھی کالی وغیرہ کے لئے کسی آدمی کو پکڑ کر ہوم کر کچھ کچھ اسکا گوشت بھی کھاتے ہین۔ اور
بھیروی چکر مین شامل ہو۔ اور گوشت اور شراب نہ کھائے پیئے تو اسکو مار کر اسکا ہوم کر دیتے ہین
جو اگھوری یعنی کامل مہاتما ہوتا ہے وہ مردہ انسان کا بھی گوشت کھالیتا ہے۔ اجری بیجری کرنے والے
اور پیشاب کبھی کھاتے پیتے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۹۲ "

سوامی دیانندان ہی ہندوؤن کے ایک فرقہ جسکو کہ گوکلیے گوسائین کہا جاتا ہے ذکر کرتے ہین:۔

"یہ گوسائین لوگ اپنے فرقہ کو پشٹی مارگ کہتے ہین یہ کھانے پینے تردماز ہونے اور رسہ
عورتون کے ساتھ حسب دلخواہ عیش و عشرت یا بدفعلی کرنے کا نام پشٹی مارگ رکھا ہے۔ ۔ ۔
آپکو سری کرشن مان کر سب کے سوامی بن بیٹھے ہین کہ جتنی پورانی روحین گولوک سے یہان آئی
ان کے ابھارنے کے لئے ہم لیلا پرشوتم پیدا ہوئے ہین جبتک وہ ہمارا اپدیش حاصل نہ کرلین
تب وہ گولوک مین داخل نہین ہوسکتین گولوک مین صرف شری کرشن ہی مرد ہے۔ باقی سب عورتین
ہین انکا اصول یہ ہے کہ گوسائین جی کو سمرپن کئے بغیر اسکے چیلے کسی چیز کو نہ بھولین۔

اسی لئے ان کے چیلے۔ اپنی عورت۔ لڑکی۔ بہو۔ در دولت وغیرہ کو پہلے گو۔ ائین جی کی ارپن کرتے ہین۔

سمرپن کا احوال یہ ہے کہ جبتک گوسائین جی کو پران سمرپت نہین ہوتے تبتک چیلا۔ کا اپنی بیوی کو نہ چھوئے اس سے گوسائین سے پہلے اپنے اشنان کو ارپن کرے بھوگین۔ کیونکہ گرو کے پہلے بھوگ کرلین تو پھر سمرپن نہین ہوسکتا۔ اور عورت وغیرہ کو سمرپن کرکے اس سے دور رہنا چاہیئے جب کوئی عورت گوسائین جی کی دعوت لاتی ہے تب اسکے گھر پر جاکر کاٹھ کی پتلی کی مانند بیٹھا رہتا ہے اور عورت کی طرف خاص توجہ رکھتا ہے اور گوسائین جی کی طرف گوسائین جی کو بھی سمجھنا چاہیئے کہ اسکی بڑی خوش قسمتی ہے سب عورتیں گوسائین جی کے بدن چھوتی ہین جس عورت کو گوسائین جی کا دل چاہتا ہے۔ یا جسپر اسکی عنایت ہوجاتی ہے گویا اسکی انگلی بارن سے دا دیتے ہین وہ عورت اور اسکا خاوند وغیرہ اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہین اور عورت کو خاوند وغیرہ بھی کہتے ہین کہ تو گوسائین جی کی خدمت تیاری کے لئے جا۔ اور جہان کہیں خاوند وغیرہ خوش نہین ہوتے وہان کٹنیون سے مطلب برار کرلیتے ہین چیلے بیاہ مین گوسائین جی کو بلاکر ان ہی سے رسم لڑکی کا ہتھ لیوا کراتے ہین۔ گوسائین جی کے جسم پر عورتین اشنان کراکر غسل کراتی ہین گوسائین جی نہانے کے بعد اپنی دھوتی غسل کے پانی مین چھوڑ دیتے ہین اس پانی سے تمام چیلے چیلیان آچمن کرتی ہین خوب مصالحہ بھرکر پان کا بیڑہ گوسائین جی کا دیا ہوا کھاکر کھل جاتے ہین اور باقی کا چاندی کے کٹورے مین جسکو انکا چیلا خاص کر تیار کرتا ہے بھوگ لگاکے کھل دیتے ہین اس بھوگ کی پرساد ملتی ہے۔ اگر جہالت اور غلاظت کی کوئی چیز ہے تو اس سے بڑھکر کیا ہوگی ..... ہولی کے دلون مین پچاریان بھی ہوکر عورتون کی نذر مانی پوری کرتے ہین۔

[illegible] صفحہ ۴۱۲

سوامی دیانند سرسوتی ہندوؤن کے ایک اور فرقہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہین کہ [illegible] کی یہ شرتی ہے کہ۔

"سہسر بھاگ درشنان بکتی داتر کار پرونا"

یعنی ہزار بھاگ سے درشن کرنے سے بھی بھگتی سے [illegible] دوسرے ذریعہ

نہین ہو۔ یا دوسرے الفاظ مین ہزار عورتون کے ساتھ بدفعلی کرنا ہی ذریعہ مکتی ہے۔ پھر سوامی دیانند ایسے ہندوون کا بھی ذکر کرتے ہین جنکا اعتقاد یہ ہے کہ اگر صبح کے وقت شیو لنگ کا درشن کر لیا جاوے تو رات کے کئے ہوئے گناہ دور ہو جاتے ہین۔ دوپہر کے وقت لنگ کا درشن کرنے سے عمر بھر کے اور شام کے وقت لنگ کے درشن کرنے سے سات جنموں کے گناہ دور ہو جاتے ہین ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۶۷

ہم نہین چاہتے کہ اس مضمون کو زیادہ طول نہین مذکورۂ بالا چند اقتباسات جو ہم نے ہندو قوم کی مختلف فرقون کے معتبر گنتھون مین سے نقل کئے ہین۔ اس بات پر روشنی ڈالنے کے لئے کافی معلوم ہین کہ ہندو قوم مین ایسے فرقہ موجود ہین جو ہندو شاستروں کے نام پر ہر ایک قسم کی بدمعاشی زناکاری۔ بدکاری کرتے ہین۔ انکو اپنی ماں۔ بہن۔ بہو بیٹی کے ساتھ زنا کرتے ہوئے صرف یہی نہین کہ کسی قسم کی شرم و حیا نہین آتی بلکہ وہ زناکاری کو بھی مکتی کنڈا تے ہین کہ جس مین نہانے ہی سے انسان کی نجات ہو سکتی ہے۔ چوہڑی چوری اور فاحشہ عورتون کے ساتھ زناکاری کرنے کو وہ بڑے بڑے ہندو تیرتھون کی یاترا سے بڑھکر باعث ثواب گردانتے ہین۔ سوامی دیانند نے ہندوؤن کے ایسے فرقون کا حال بھی لکھا ہے جو انسان کی قربانی کرتا اور اسکا گوشت کھاتا ہے۔ اور ان فرقون نے ایسے ہندوؤن کا بھی ذکر کیا ہے جو مردہ انسان کے گوشت کے علاوہ انسان کا پاخانہ و پیشاب بھی کھاتے پیتے ہین وہ یہ بھی بتاتے ہین کہ ہندو مین ایک فرقہ ایسا ہے جس کے نزدیک زناکاری کے سوائے دوسرا کوئی عمل ذریعہ مکتی نہین ہو سکتا۔ اور مکتی بھی اسی کی ہو سکتی ہے جو اپنی عمر مین ایک ہزار عورتون کے ساتھ بدفعلی کرنے مین کامیاب ہو جائے اور اگر بدفعلی کے اس سلسلہ مین وہ اپنی ماں بہن بیٹی۔ بہو کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ تو گویا اس فرقہ کی اعتقاد کے مطابق وہ مکتی منزل تک نہین پہونچ سکتا سوامی دیانند نے ہندوؤن کے ایک ایسے فرقہ کا بھی ذکر کیا ہے جو چولی مارگ کہلاتا ہے اور جو اپنی ماؤں۔ بہنون۔ بہو بیٹیون کی چولیون پر لاٹری ڈال کر جسکی چولی لاٹری مین نکل آئے۔ اسی کے ساتھ زنا کرتا ہے سوامی دیانند ہندوؤن کے ایسے دیوث فرقہ کا بھی ذکر کرتا ہے جو مرد اور عورت کی مجامعت کے بعد خارج شدہ مادہ منویہ کو پانی مین گھول کر پیتا ہے۔ سوامی دیانند ہندوؤن کے ایسے فرقہ کا بھی حال بیان کرتا ہے جو مرد اور عورت کے عضو مخصوص کی پرستش کرکے بدتمیز ماں بہن کے ساتھ زنا کرتے ہین۔ سوامی دیانند ایسے ہندوؤن کے فرقہ کا بھی نام لیتا ہے جو آج کل سرف لنگ کے درشن کر لینے ہی کو ذریعہ نجات مانتا ہے وہ ایسے ہندوؤن کا بھی ذکر کرتا ہے۔ جو سدھ یعنی صاحب کمال

بننے کے بعد نقل کرتے ہوئے منتر کا جاپ بھی کرتے ہیں۔ مگر کس وقت اور کس طرح اس کے متعلق
سوامی دیانند جی نیم تنگ ہم ستھ پرکاش کا ترجمہ۔ گویا آدمی جانش بھی مکایں ہوتے ہیں۔ الف ظ کرتے ہیں۔
کیا کہ ذکر خدا را پتر مکا دزن داخل کردہ ہمسرت تر ہاپ منتر مسلمان بیار نہ دسدہ یا صاحب کمال
بیشود۔ رگوید آدی بھومکا ہندی صفحہ ۳۹۰ گو سوامی دیانند نے تھلی بھاشا میں ترجمہ کیا ہے۔ مگر ہم نے
صرف عام رکی واقفیت کی خاطر فارسی میں ترجمہ کرکے اس کی شناعت کو نہایت محدود کر دیا ہے کیونکہ
ہر کلام پاک مذاق کی گہداشت فرا بھی ذہن مقدم مصرف ہتا ہے کہ ہم اپنے فاضل دوست شرما جی کو یہ بتانا
چاہتے ہیں کہ انھوں نے جو ہمارے شاستروں اور رشیوں منیوں پر الزام لگایا ہے کہ معاذ اللہ
وہ شہوت پرست تھے یا انھوں نے محض مسلمان بنانے کی خاطر ہندو دھرم کو ترک کرکے اسلام قبول
کر لیا تھا یہ سارا جھوٹا بہتان اور شرمناک الزام ہے۔ لاکھ ہندو دھرم اور ہندو سوسائٹی کی مذکورہ بالا
ننگی تصویر کو دیکھ کر جسکا سوامی دیانند نے خاکہ کھینچا ہے ہم اس تجزیہ پر پہنچنے کے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ہمارے
پرکھا اجداد نے جو ہندو سوسائٹی ہندو دھرم کو ترک کرکے اسلام قبول کیا تھا۔ وہ کسی قسم کے شہوانی جذبات
کی سیری کے خیال کو پیش نظر نہیں رکھا تھا۔ بلکہ صحیح معنی ہندو ہندی خدا پرستی پاکیزگی وغیرہ کو دیکھ کیا تھا۔ ورنہ اگر
ان کو شہوت پرستی کا ہی خیال ہوتا۔ تو ہندو سوسائٹی میں آنے کے ہر ایک مصالح موجود تھا۔ نہ صرف مصالح
موجود تھا۔ بلکہ مہدو شاستروں نے ان کو بتا دیا تھا۔ کہ کتنی مندرتک پہنچنے کے لئے زناکاری کے سوائے
کوئی دوسرا راستہ ہی نہیں ہے جس ہندو سوسائٹی یا ہندو دھرم میں ہر ایک عورت حتی چوہڑی چماری
چنڈالی۔ نا جین۔ بودھ بھکشو کے ساتھ مختلف قرون کی طرف سے شہوت رانی کے جواز میں شاستر موجود ہوں
اور جس سوسائٹی کے مختلف قرون میں سے بھگ رتستان مکتی یعنی زناکاری کر ہی مکتی کنڈا گیا ہو۔ اس
ہندو سوسائٹی اور اس ہندو دھرم سے ہمارے آباؤ اجداد کا قطع تعلق کرکے ماتہ گوش اسلام ہو جانا ہمارے
آباؤ اجداد کی غیرت شرافت انسانیت۔ پاکیزگی۔ طہارت اور تقدس کی دلیل ہے۔ خاصکر جبکہ ان کو
یہ بھی پتہ تھا کہ جس اسلام کو وہ قبول کرتے ہیں۔ اس کی یہ تعلیم ہے کہ خبردار زناکاری کے نزدیک مت جانا۔
اس لئے کہ زناکاری بدترین قسم کی حرکت ہے نہ صرف یہی بلکہ ان کو یہ بھی علم تھا کہ اسلام یہ تعلیم دیتا
ہے کہ اگر کوئی مسلم مرد یا عورت زناکاری کے مرتکب ہوتے ہیں۔ تو شادی شدہ ہونے کی صورت
میں ان کو سنگسار یعنی قتل کر ڈالو۔ اور اگر غیر شادی شدہ ہوں تو ان میں

سے ہر ایک کی ننگی پیٹھ پر برسرعام ایک ایک سو کوڑے مارو اور ایک سال کے لئے خارج البلد کرو نہ صرف یہی بلکہ ہمارے آباؤ اجداد کو یہ بھی علم ہو چکا تھا کہ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ مسلم مرد کسی غیر عورت کے چہرہ کو نہ دیکھے اور عورت بھی جب باہر جائے تو اپنے چہرہ پر نقاب ڈالکر چلے مرد اور عورت دونوں ایک دوسرے کی طرف آنکھ اونچی نہ کریں۔ جس اسلام نے صیانۃ الفروج کی ایسی اعلیٰ تعلیم دی ہو۔ اور قدم قدم پر واحفظوا فروجکم یعنی اپنے جسم کے تمام سوراخوں کی حفاظت کرنے پر زور دیا ہو۔ اس کے متعلق آج شرماجی کا یہ لکھنا کہ ہمارے آباؤ اجداد نے محض شہوت پرستی یا عورتوں کی خاطر ہندو دھرم یا ہندو سوسائٹی کو تلانجلی دیدی تھی کسقدر شرمناک جھوٹ اور ہمارے آباؤ اجداد کی عزت ننگ و ناموس ان کے تقویٰ طہارت ان کے زہد و تدین پر بدترین قسم کا ہتک آمیز حملہ ہے۔ حالانکہ مذکورہ بالا واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کہ سوامی دیانند نے ہندو دھرم اور ہندو سوسائٹی کے متعلق طشت از بام کئے ہیں ہر ایک سمجھدار شخص بڑی آسانی سے اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ ہم ہندی مسلمانوں کے آباؤ اجداد اگر شہوت پرست ہوتے۔ یا شہوت رانی کے گرویدہ ہوتے۔ یا ان کو عورتوں کی ہی ضرورت ہوتی تو وہ کسی صورت میں بھی ہندو سوسائٹی یا ہندو دھرم سے قطع تعلق نہ کرتے۔ اس لئے کہ سوامی دیانند کی تحقیقات کے مطابق ہندو سوسائٹی کے مختلف فرقوں نے اپنے اپنے شاستروں میں لذت الفروج کو ہی مکتی کنڈ مانتے ہوئے اسپر جسقدر عمل کیا ہے یا کرتے ہیں وہ ایک شہوت پرست انسان کو گرویدہ رکھنے کے لئے کافی سے زیادہ ہے۔ پس ان واقعات کی موجودگی میں ہمارے فاضل دوست شرماجی کا ہمارے آباؤ اجداد پر جنہوں نے کہ ہندو دھرم کو ترک کرکے اسلام قبول کیا تھا۔ شہوت پرستی یا دنیا پرستی کا الزام لگانا قطعی جھوٹ اور ہتک آمیز شرارت ہے ایسے خوفناک جھوٹ کی پاداش میں اگر مرنے کے بعد ان کو تعزیرات سو ۲ کے مطابق کسی شدید ترین کیڑے کی جون میں جانے کی سزا ملے تو ان کو بھگتنی ہی پڑے گی۔

چھٹی فصل

مہاشی

فاضل مہاشے شرماجی نے ہمارے آباؤ اجداد کے ننگ و ناموس پر جو یہ نہایت دل آزار اور جھوٹا الزام لگایا ہے کہ وہ معاذ اللہ ایسے شہوت پرست تھے کہ محض عورتوں کی خاطر ہندو دھرم کو ترک کرکے

مسلمان ہوگئے تھے۔ اس کا تھوڑا سا جواب ہم سوامی دیانند کے الفاظ مین دے چکے ہین۔ اب ہم اس بات پر غور کرینگے کہ جس زمانہ مین ہمارے آباو اجداد نے ہندو دیا ویدک دھرم کو ترک کر کے اور ہندوؤن سے قطع تعلق کر کے اسلام قبول کیا تھا۔ اس زمانہ مین ملک کے باشندون کی، خلاقی حالت کہان تک گر چکی تھی اسپر ہم اپنی طرف سے کچھ بھی نہین لکھین گے بلکہ ہم سوامی دیانند کی ہی سند پیش کرینگے۔ چنانچہ سوامی دیانند لکھتے ہین۔

سنتے ہین کہ اس ملک مین گورکھپور کا ایک راجہ تھا۔ پوپون (پنڈتون) نے یگیہ کرایا اور اس کی پیاری رانی کا سماگم (رتی) گھوڑے کے ساتھ کرایا جس سے وہ مر گئی۔ اس پر وہ راجہ دنیا چھوڑ کر سلطنت اپنے لڑکے کو سونپ سادھو ہو کر پوپون (ہندو برہمنون) کی نلعی کھونے لگا۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۲۳

سوامی دیانند کی مذکورہ بالا تحقیقات سے اس امر پر بڑی تنویر برقی روشنی پڑتی ہے کہ جس زمانہ مین ہمارے آباو اجداد نے ہندوؤن اور ہندو دھرم سے قطع تعلق کیا تھا۔ اس زمانہ مین صرف یہی نہین کہ زناکاری کو ہی ذریعہ نجات مانا جاتا تھا بلکہ اسکے علاوہ اس ملک مین رتی البہائم پر بھی کھلم کھلا عمل کیا جاتا تھا اور اسکے جواز مین ویدمنترون کو پیش کیا جاتا تھا چنانچہ سوامی دیانند فرماتے ہین

"چار غور است کہ ہاتی۔ یعنی زن بجہان بدست خود کہ فرس واگر فتہ باشد فرس صحبت کند باد دشیر گان ہمانند مخربہ کردن ہر آئینہ فعل وام بارگیان ست ہیچ کس بجز این معانی وام بارگیان شرح ویدجہان غلط وواہیات نخواہد کرد۔"

ستیارتھ صفحہ ۴۵۰

حاشیے کا ترجمہ سوامی دیانند کے اردو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۰۱ پر "عالی حوصلہ خاوند" کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے "حاشی" کا ترجمہ "عالی حوصلہ بیوی" سمجھنا چاہیے۔

سوامی دیانند کے ہی بیان سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ وطی ابہائم یا وطی الفرس کی تائید وجواز مین ویدمنتر پیش کئے جاتے تھے سوامی دیانند ایسے پنڈتون اور راجا جن کو وام مارگی اور ہاپی کہتا ہے گمراہ ہندو تھے۔ برہمن تھے۔ پنڈت تھے۔ اور ویدون کے مفسر تھے وطی بہائم کے جواز مین وہ جن ویدمنترون کو پیش کرتے تھے۔ ان مین سے چند ایک کو سوامی دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ آدی بھاش بھومکا مین کیا ہے جسمین سے ایک یہ ہے اگنا۔ نام۔ تو۔ گن تم۔ ہوا مے۔ پریا نام تو۔ پریتم ہوا ہے مدھی نام تو اندھی پتم ہوا ہے۔

اہم۔ جانی۔ گربھدھا۔ تو جائے۔ گربھدھم یجروید۔ $\frac{۲۳}{۱۹}$

سوامی دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ آدی بھاش بھومکا صفحہ ۳۴۵ پر اس ویدمنتر کو درج کر کے اسکا وہ

سنسکرت ترجمہ بھی درج کیا ہے۔ جو پرانے ہندو پنڈت مہیدھر اچارج نے کیا ہے۔ سوامی دیانند نے اسکا ہندی میں بھی ترجمہ دیدیا ہے اس منتر میں مہیدھر اچارج نے گن بتی کا ترجمہ گھوڑا کیا ہے فرماتے ہیں کہ یگیہ شالا میں مہاشی یعنی بچان مہاشے کی عورت گھوڑے کے پاس سوئے اور لیٹی ہوئی گھوڑے سے کہے کہ۔

"ہے اشو۔ گربھ دھارکم۔ ریتہ۔ اہم نے کرشیہ۔ کھنیامی۔ توم۔ چہ گربھ دھم ریتہ اکر سشیہ کھنشیٹی"

بھومکا کے اردو مترجم نے اسکا فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ ہم ذرا اون الفاظ میں اسکو پیش کرتے ہیں

اے فرس! میخواہم کہ مارک کہ باعث استقرار حمل ست۔ استہ خود بگیرم۔ تو نیز آنزا بہ رحم من بہ اندازہ

درحقیقت مہیدھر اچارج نے ویدمنتر میں جو الفاظ عورت کے منہ سے گھوڑے کو مخاطب کر کے نکلوائے ہیں وہ بڑے ہی خطرناک ہیں سوامی دیانند دوسرا منتر یہ پیش کرتے ہیں۔

ہا اوجسو۔ جترا پدا سمپر سارپا وا سورگے۔ لوکے۔ پ ورتو۔ ا جاتھام برشا وا جی۔ ریتو دھا

ریتو دھا تو۔ یجروید ۲۳/۲۰

اس منتر میں بھی ہندو دھرم کے آچاریہ مجتہد نے "برش واجی" کا ترجمہ نسل کشی کرنے والا گھوڑا یا اصطبل کا سانڈھی کیا ہے" اوجسو" اور جترا پدا سے مراد وہ مہاشی یعنی بچان مہاشے کی عورت اور گھوڑا لیتا ہے۔ گر سوامی دیانند راجہ اور رعیت یا اوستاد اور شاگرد معنی کرتا ہے۔ مہیدھر کہتا ہے کہ اس منتر میں "برشا واجی" کے معنی "اشو ششم پشتھے کروتے" ہے یعنی فرس الذی ایرد قاعدۃً" ایسے گھوڑے کے ساتھ مہاشی یعنی مہاشے کی عورت کیا کرے۔ مہیدھر کہتا ہے" مہاشی سوئم۔ ایر۔ آشو ششم شکرشیہ سوایونا کو سیتھا پیتی"

سوامی دیانند نے اسکا ترجمہ اردو میں بھی دیدیا ہے۔ گر ہم اسکو دق فارسی میں یوں پیش کر سکتے ہیں

مہاشی بدست خود کیر الفرس را گرفتہ بہ رستہ خود قائم کند؛

گمان غالب ہے کہ مہاشی کو تمام خطرات سے محفوظ رکھنے کے لئے ان ہندو پنڈتوں بالقول دیانند پوپوں۔ برہمنوں نے ضرور ایسے طریقے ایجاد کئے ہونگے اور ایسے اسباب بھی ڈھونڈھے ہونگے کہ جن پر عمل کرنے سے مہاشی تمام خطرات سے محفوظ رہتی ہوئی کامیابی کے ساتھ علی الفرس کر سکتی ہوگی۔ چنانچہ

اس معاملہ پہ ہندوؤں کے آچاریج پنڈت مہیدھر نے یجروید کے مفصلہ ذیل منتر کا ترجمہ کرکے کسی قدر روشنی ڈالی ہے۔

اُت یکتھیا۔ اب گدم۔ مے۔ ہی۔ سم۔ انجم۔ چاریا۔ درشن لبتری ام۔ جیبھ جناہ۔ یجروید ۲۳/۲۱

سوامی دیانند نے رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۳۶۰ پر مہیدھر کے سنسکرت ترجمہ کو درج کرکے اسکی ہندی بھی کردی ہے۔ مگر صرف چند علما کی واقفیت کی خاطر اسکا عربی مین ترجمہ دے دیتے ہین:

یجمان یخاطب الفرس قائلا یا فرس الق نطفتك فی استامراءتی التی رفعت ساقیها وادخل ایرك فی عضو مخصوصها اعنی ایرا یتنج وتتفرج به النساء وتتلذذ هن من خولها فیها فالق ذرات الابرك فی فرج امرأتی۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ قدیم میں ہاشی کی قسم کی عالی حوصلہ عورتین موجود تھین تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۷۷ کی خلاف ورزی کہین لگ چھپ کر نہین کرتی تھین۔ بلکہ یہ فعل سب کی موجودگی مین کیا جاتا تھا اور اس فعل کے کرتے وقت ہاشی کا خاوند یعنی یجمان ہاشی خصوصیت سے پاس کھڑا رہتا تھا۔ اور وہی گھوڑے کو اس فعل کے لئے تیار بھی کرتا تھا۔ اور گھوڑے کی خصوصیت سے رہنمائی کرتا تھا تاکہ گھوڑا کسی غلط رستہ کو اختیار نہ کرے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان قدیم مین یہ فعل سائنس کے درجہ تک پہنچا ہوا تھا۔ اور اس کے خاص قواعد وطریقے ہوتے تھے جیسا کہ سوامی دیانند نے بھی گو، کچھوے کی رانی کا گھوڑے سے وطی کرنے کا حوالہ دیا ہے۔ صرف یہی نہین کہ ہاشی یعنی یجمانون کی عورتین وطی الفرس کرتی ہوئی دکھائی گئی ہین۔ بلکہ ویدمنترون سے یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ گیہ شالا کے اندر گیہ کرنے والے پنڈت یا کارگذاری کیا کرتے تھے۔ چنانچہ سوامی دیانند نے اپنی کتاب رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۳۵ پر یہ منتر درج کیا ہے:

بدویاسو۔ للام۔ گن پرد شٹی۔ من۔ ما۔ دشو۔ سکتھنا۔ وے دشتے نابی یہتہ۔ اسیہ

اکھشی۔ بھودر۔ تیجا۔ یجروید ۲۳/۲۹

اس ویدمنتر کی جو تشریح پرانے پنڈت مہیدھر آچارج نے کی ہے سوامی دیانند نے اسکو اپنی کتاب مین درج کرکے اسکا ہندی مین ترجمہ دیا ہے۔ آریہ سماج کے لیڈر بابو نہال سنگھ نے رگوید آدی بھاش بھومکا کا اردو مین ترجمہ کرتے ہوئے اس منتر کا فارسی مین ترجمہ کیا ہے مگر چونکہ ہمارا مدعا پبلک مذاق پہ کسی قسم کا برا اثر ڈالنا نہین ہے بلکہ پبلک مزاج کی نگہداشت کرنا ہے اس لیئے ہم اردو یا ہندی تو ایک طرف

ہم فارسی مین بھی اسکا ترجمہ کرنے کے لئے تیار نہین ہین۔ بلکہ حد وے چند علمار کے لئے ہم اسکا ترجمہ عربی مین پیش کرتے ہین۔

یکیہ[۱] شاہ اذا العمال یضحکون فی بیت السرور[۲] ویتمازحون ویذکرون ویرقصون۔ ایر الفرس یوالجر فی مرج المهاشی وغامیل العمال یوالجون فی فروج النسوة التی فی بیت السرور اذا انتشر الذکر فیصیر:

کنول کٹا۔ کمثل الکبوقان اذا یجامع الرجل والمرأة فیمنسم اللغوب تحمیہ۔ گیہ تالا کے اس نظارہ سے بڑھکر حیا سوز نظارہ دنیا مین کوئی نہین ہوسکتا تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۷۲ تو ایک طرف ویدسنر کے اس ترجمہ مین تو پرانے ہندو آچار نے شرم وحیا۔ اخلاق ومذہب۔ غیرت وحمیت غرضیکہ ہر یک چیز کو نہایت بیدردی سے ذبح کرکے ویدک گیہ شالا مین ڈھیر کردیا ہے۔ کچھ بھی ہو یہ پرانا پنڈت ویدون مین جس قسم کی تعلیم دیکھتا ہے اسی کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اپنی تفسیر لوگون کے ہاتھ مین دیدیتا ہے۔ جب ہندو لوگ ویدون کی اس تعلیم کو دیکھتے ہین۔ تو ان مین سے جو سعید طبقہ ہے۔ وہ ان ویدون سے منکر ہوجاتا ہے۔ مگر جو خیال کرتا ہے کہ ویدون مین جو کچھ تعلیم ہے۔ وہ درست ہے اور اسپر عمل کرنا چاہیے۔ وہ طبقہ اسپر عمل بھی کرتا ہے۔ چنانچہ خود سوامی دیانند نے تسلیم کیا ہے۔ کہ ہندو پنڈتون یا برہمنون نے گورکھپور کے راجہ کی رانی کا گھوڑے سے سنگم کروایا بالکل ممکن ہے کہ بقول سوامی دیانند گورکھپور کے راجہ کی رانی گھوڑے کے ساتھ مقررہ قواعد کے مطابق سنگم نہ کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئی ہو۔ مگر اس سے اتنا پتہ تو لگ جاتا ہے کہ اس زمانہ کے ہندو فقہا نے وطی البہائم کا جواز ویدون مین سے ثابت کرکے اس پر عمل شروع کردیا تھا۔ سوامی دیانند ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۵۰ پر تعجب کا اظہار کرتا ہوا لکھتا ہے کہ عورت سے گھوڑے کا صحبت کرانا مارگیون کے سوائے کسی کا کام نہین ممکن ہے وام مارگیون نے اپنے اس اجتہاد کے لئے اگنی۔ وایو اور آدتیہ یعنی سورج وغیرہ دیوتاؤن کی مثال کو مدنظر رکھا ہو اس لئے کہ شت پتھ برہمن مین جسکا ترجمہ کہ انگریزی کتب مقدسہ مشرقیہ کی جلد بارہم صفحہ ۳۲۵ پر موجود ہے۔ اور جسکا اقتباس میکڈانلڈ صاحب ایم۔ اے۔ ڈی۔ ڈی نے اپنی انگریزی کی کتاب بنام "ویدون کے برہمن" صفحہ ۶۲ پر دیا ہے۔ اسمین یہ ذکر آتا ہے کہ پہلے پہل پرجاپتی اکیلا ہی تھا اس نے چاہا کہ دنیا کو پیدا کرے۔ چنانچہ اس نے اگنی۔ وایو۔ آدیتہ وغیرہ دیوتاؤن کو پیدا کیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے منہ کی پھونک سے گائے کو پیدا کیا اگنی دیوتا نے جب گائے کو دیکھا تو اسکا دل للچایا۔ اس نے سوچا کہ مین اس کے ساتھ۔۔

کرون۔ چنانچہ وہ اسکے ساتھ مل بیٹھا۔ اور اسکا نطفہ گائے کا دودھ بن گیا یہی وجہ ہے کہ جبتک گائے کم عمر رہتی ہے۔ اگنی کا وہ نطفہ اس مین پکتا رہتا ہے۔ گائے خواہ سیاہ رنگ کی ہو۔ خواہ سرخ۔ خواہ سفید مگر اس کا دودھ ہمیشہ آگ کی طرح چمکتا ہوا سفید ہی ہوتا ہے اس لئے کہ یہ اگنی کا نطفہ ہے۔ اب دیوتاؤن مین جھگڑا پیدا ہوا کہ گائے کا دودھ پہلے کس کو چڑھایا جاوے۔ اگنی نے کہا کہ مجھپر چڑھایا جاوے۔ وایو نے کہا مجھپر سورج نے کہا مجھ پر چڑھایا جاوے۔ مگر وہ کسی بات پر متفق نہ ہوسکے۔ آخر انھون نے کہا کہ آؤ ہم اپنے باپ پرجاپتی سے فیصلہ کروائین۔ چنانچہ وہ پرجاپتی کے پاس گئے پرجاپتی نے کہا کہ چونکہ یہ اگنی کا نطفہ ہے اس لئے پہلے اگنی کا حق ہے پھر سورج کا پھر وایو کا وغیرہ وغیرہ تعجب نہین کہ برہمن گرنتھون کے ایسے تصون سے ہی ہندوون کی مہیدھر جیسے فقہائنے ویدون کے سترون سے وطی البہائم ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ سوامی دیانند نے اس قسم کے ہندو اچارجون کے پرخچے اڑائے ہین۔ مگر اس بات کا کیا علاج ہوسکتا ہے کہ جس زمانہ مین ہمارے آباؤ اجداد نے ہندو دھرم مین اس قسم کی وطی بہائم کی تعلیم کو عمل مین آتے دیکھکر ہندو دھرم سے قطع تعلق کیا تھا۔ اس زمانہ مین سوامی دیانند موجود نہین تھا۔ مگر ہندو دھرم کے متعلق ہمارے آباؤ اجداد جس نتیجہ پر پہونچے تھے۔ وہ بالکل درست تھا چنانچہ اس سے بہت عرصہ پیشتر چارواک کے عالمون نے جو سنسکرت کے بڑے اعلیٰ درجہ کے پنڈت تھے ویدون کے متعلق یہ فتوی دیدیا تھا کہ:-

تریو۔ ویدسیہ کرتارو۔ بھانڈ۔ دھورت۔ نشاچرا۔ شوسیہ۔ یاترہی ششنو۔ پتی۔ گراہم پرکیرتی تم

سوامی دیانند نے اس فتوی کو اپنی اردو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۴۹ پر نقل کیا ہے۔ ہم اسکا ترجمہ فارسی مین کرتے ہین:-

این تعلیم ویدکہ لہاشی کیرالفرس را بدست خود گرفتہ با فرس صحبت بکند کردن کارندگان گیہ باشد شرکان لہاشے بدمعاشی است ازین معلوم مے شود کہ مصنفان ویدبھانڈ دھورت ونشچر یعنی مسخرہ بدمعاش وحشی بودند

ستیارتھ پرکاش اردو صفحہ ۴۴۹

ویدون کے مصنفین کے بارے مین چارواک کے عالمون کا مذکورۂ بالا فتوی بہت سخت ہے۔ مگر ویدون کا غلط ترجمہ کرنے کی وجہ سے سوامی دیانند کے نزدیک پرانے ہندو پنڈت وام مارگی ہین۔ لیکن ویدون کے علاوہ دوسرے گرنتھون کے مصنفین کے بارے مین سوامی دیانند صاحب فرماتے ہین۔

بھاگوت مین لکھا ہے۔ وشنو کی ناف سے کنول پیدا ہوا۔ اس کنول سے برہما کے داہنے پاؤن کے انگوٹھے

سوم بھو۔ اور ابین بدن کے انگوٹھے سے پیدا ہوئے۔ ان سے دسل پیدا ہوئے۔ ان کی ۱۲ ترکیبوں کی سادی کمیشیپ سے ہونا لکھی ہے۔ ان میں دتی کے پیٹ سے دیت۔ ۔ ۔ اور سرما کے بطن سے گئے۔ گیدڑ وغیرہ اور دگر عورتوں کے بطن سے ہاتھی۔ گھوڑے۔ ونٹ گدھے بھینسے گھاس پھوس درخت وغیرہ کے درخت کا مٹون سمیت پیدا ہوئے واہ رے داد بھاگوت کے بنانے والے! ای بجھکڑ کیا کہنا۔ تجھ کو ایسی جھوٹی باتیں لکھنے میں ذرا بھی شرم وحیا نہ آئی۔ محض اندھا سی بن گیا۔ ۔ افسوس ہے ان لوگوں کی بنائی ایسی سخت ناممکن بیہودہ باتیں جنہوں نے کہ دنیا کو ابھی تک مغالطہ میں ڈال رکھا ہے۔ ان پر نے درجہ کی جھوٹی باتوں کو دیکھ اندھے پوپ اور باہر اندر کی جھوٹی آنکھوں والے ان کے چیلے بنتے اور ہوتے ہیں بڑے ہی تعجب کی بات ہے کہ یہ انسان ہیں اور کوئی ان بھاگوت وغیرہ پرانوں کے بنانے والے پیدا ہوتے ہی کیوں نہ رحم ہی میں ضایع ہو گئے یا پیدا ہونے کے وقت مر کیوں نہ گئے تاکہ وہ ان گناہوں سے بچتے اور ملک آریہ ورت ان مصیبتوں سے بچ جاتا۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۷۴

سوامی دیانند ان ہندو شاستروں سے اور ان کی تعلیم سے اور اُن کے بنانے والوں سے جن پر کہ موجودہ ہندو دھرم کی بنیاد ہے۔ بہت برافروختہ ہو رہے ہیں۔ مگر ذرا اور آگے چلیئے سوامی دیانند دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

"برہمنوں نے سوچا کہ اپنی روزی کا بندوبست کرنا چاہیے۔ یہ صلاح کر کے وہ سب کو اپدیش کرنے لگے کہ ہم ہی تمہارے معبود ہیں ہماری خدمت کرو گے تو نکتی ملیگی ورنہ جہنم میں جاؤ گے بھلا ایسے بے عقل۔ نفس پرست زیبی۔ عیاش اور ادھرمیوں اور جاہلوں پر عالموں کے اوصاف کیا کھٹ سکتے ہیں۔ مگر جب کھشتری وغیرہ بے علم ہو گئے تو ان برہمنوں نے ان کے سامنے جو جو گپ ہانکی انھوں نے سب مان لی جب ان برہمنوں کو عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے مل گئے تو ان کے لئے عیش و عشرت کا باغ کھل گیا۔ یہانتک کہنے لگے کہ ہماری خدمت بغیر دیوتا کسی کو نہیں مل سکتا۔ ان سے پوچھنا چاہیئے کہ تم کس لوک میں جاؤ گے تمہارے کام تو گھور نرک یعنی جہنم میں پڑنے کے ہیں تم کیڑے مکوڑے اور پتنگے وغیرہ ہو گے۔ تم برہمن نہیں ہو۔ بلکہ پورے ہودغا و فریب سے دوسروں کو ٹھگ کر اپنا مقصد نکالنے والے کو پوپ کہتے ہیں۔ ستیارتھ صفحہ ۳۱۶

سوامی دیانند نے ہمارے خراجی کے بھائیوں ان برہمنوں کے متعلق جو عقل نفس پرست زیبی عیاش

ادھرمی یعنی بیدین اور جاہل وغیرہ جو الفاظ استعمال کیے ہین - وہ اسقدر سخت ہین کہ ہم خود بھی ان کو ناپسند کرتے ہین - اور منہ ورھرم کے موجودہ پرانون وغیرہ گرنتھون کے مصنفین کو تو سوامی دیانند نے جس طرح مال بھنڈ کھجورے - بہ حیاے شرم اندھے - پرہما وغیرہ لفاظ مین یاد کیا ہے - وہ جس قسم کی ان کے لئے پیدا ہونے سے پہلے جو مین ہی ہلاک ہوجانیکی بددعا کی ہے ہم اسکو بھی بُرا سمجھتے ہین - ہم سوامی دیانند کے ان سخت اور نالائق الفاظ کو یہان پر کبھی نقل نہ کرتے - اگر ہم کو اپنے آباؤ اجداد کے ننگ وناموس پر لگائے گئے لاکھ غیر برہمن کے الزامات کا جواب دینے کی مجبوری نہیں نہ آتی اب مسئلہ بالکل صاف ہوگیا ہے یعنی ہم کو پتہ لگ گیا کہ ایک طرف تو ویدک زمانہ کے یگیہ کرنے والے پنڈت یا برہمن ویدون کی تفاسیر مین یگیہ شالا کے اندر بدترین قسم کی حیاسوز حیوانیت کے افعال کرتے ہوئے رکھے گئے ہین دوسری طرف حاشی یعنی ان حاشون کی مستورات کو رتی الہائم مین مصروف رکھا گیا ہے، اور یہ سب کچھ ویدون کے مطابق بتایا جاتا تھا ادھر ہم چار واک کے عالمون کو ویدون کے مصنفین پر بھانڈ عورت اور رنڈی برہمنیکا فتوے لگاتے ہوئے دیکھتے ہین - ادھر سوامی دیانند ویدون کے پرانے مفسرین یا مجتہدین پر وام مارگی اور مہا پاپی کا فتوے لگاتے ہوئے نظر آتے ہین - ان سب سے بڑھکر سوامی دیانند موجودہ ہندو دھرم کے گرنتھون کے مصنفین اور رشیون کو لال بجھکڑ بے شرم بے حیا بے عقل نفس پرست دھرم بھرشٹ بیدین - جاہل ٹھگ کہے گئے زنا باتر گھور نرک یعنی جہنم مین جانیوالے کیڑے مکوڑے بننے والے بتلا رہے ہین اور لوگون کو ایسے گرنتھون اور ایسے دھرم کو چھوڑنے کی تعلیم دے رہے ہین - جب ہم اپنی آنکھون سے یہ سب کچھ دیکھ رہے ہین تو ہمارے آباؤ اجداد کسقدر دور اندیش - عقلمند - خدا پرست - حق پسند اور راست شعار تھے کہ انھون نے اپنی دنیوی فلاح و بہبود اسی مین سمجھی کہ ایسے تمام فوحشات سے قطع تعلق کرکے مسلمان ہوجائین - چنانچہ وہ مسلمان ہوگئے - ہمارے ایسے محقق آباؤ اجداد پر شرارتی کا یہ الزام لگانا کہ انھون نے بغیر تحقیق محض لالچ کی خاطر ہندو دھرم کو ترک کردیا تھا کس قدر خطرناک جھوٹ ہے

ساتوین فصل

دشنامہ

جس زمانہ مین ہمارے آباؤ اجداد نے ہندو دھرم کو ترک کرکے اسلام قبول کیا تھا اس زمانہ مین اور اس سے بہت عرصہ قبل اس ملک کی جو حالت تھی - اسکا تھوڑا سا تذکرہ حواشی کے مضمون مین

دکھا آئے ہین اب ہم اس بات پر بحث کرینگے کہ یا اس زمانہ کے بعد اس ملک کی مذہبی حالت مین کچھ ترقی ہوئی۔ ہمین اس بات پر بحث کرنیکی اس لئے ضرورت ہے۔ کہ آج کل ہمارے کان مین چارون طرف سے یہ آواز آرہی ہے کہ ہندوستان کے مسلمانون کو جنکے آباؤ اجداد تلوار کے ڈر سے یا زن۔ زر۔ زمین کے لالچ مین ہندو دھرم کو ترک کرکے اسلام قبول کر لیا تھا ان کو از سر نو ہندو بنا لینا چاہیئے اگر ہمارے بزرگون کے زمانہ کی نسبت آج کل کے ہندو دھرم نے کچھ ترقی کر لی ہے تو ہمین یقیناً اس مسئلہ پر غور کرنا پڑے گا۔ مگر ہم اس بات کا پتہ کیونکر لگائین۔ اس کے لئے یہی مناسب ہے کہ ہم ایک دفعہ پھر سوامی دیانند کو شہادت کے کٹہرے مین کھڑا ہونے کی تکلیف دین۔ اس لئے سوامی دیانند ہمارے فاضل دوست شرماجی کے نزدیک ایک نہایت ہی معتبر گواہ ہے۔ اور وہ انکے نزدیک ایک غضب کا انسان اور موجودہ زمانہ کا اوتار اور ہندو قوم کا نجات دہندہ ہے۔ ہم یہ بھی جانتے ہین کہ سوامی دیانند اس زمانہ سے صدیون بعد پیدا ہوا ہے جبکہ ہمارے آباؤ اجداد نے ہندو دھرم ہندو قوم۔ ہندوگرنتھ ہندو مندر وہندو تیرتھ۔ ہندو طریقۂ عبادت وغیرہ کو خیرباد کہکر اسلام قبول کیا تھا یہ کام صحیح صحیح پتہ لگانے کے لئے کہ آیا ہمارے آباؤ اجداد نے مذکورہ بالا تمام باتون کے متعلق جو فیصلہ کیا تھا۔ وہ درست تھا یا غلط۔ ہم پہلے اس صدی کے برہمن کل بھوشن۔ ہندو قوم کے نجات دہندہ آریہ سماج کے بانی مبانی سوامی دیانند کی شہادت کو مسل کا پیٹ بھرنے کے لئے قلم بند کرتے ہین چنانچہ سوامی دیانند فرماتے ہین:۔

۱۔ بھاگوت وغیرہ پورانون کے بنانے والے پیدا ہوتے ہی کیون نہ رحم ہی مین ضایع ہو گئے۔ تاکہ وہ ان گناہون سے بچتے۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۷۴۔

۲۔ ان پرلے درجہ کی جھوٹی باتون کو دے اندھے پوپ (برہمن) اور باہر اندر کی پھوٹی آنکھون والے ان کے چیلے (شاگرد) سنتے اور مانتے ہین تعجب کی بات ہے کہ یہ لوگ انسان ہین یا کچھ اور۔ ص ۳۶۴

۳۔ واہ رے! واہ! بھاگوت کے بنانے والے لال بجھکڑ! کیا کہنا تجھکو ایسی جھوٹی باتین۔ لکھتے نہ ابھی حیا اور شرم نہ آئی محض اندھا ہی بن گیا صفحہ ۳۷۴

۴۔ برہمنون نے سوچا کہ اپنی روزی کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ یہ صلاح کرکے وہ سب کو اپدیش کرنے لگے کہ ہم ہی تمہارے معبود ہین ہماری خدمت کروگے تو مکتی ملیگی۔ ورنہ جہنم مین جاؤگے۔ بھلا ایسے بے عقل۔ نفس پرست فریبی عیاش۔ ادھرمی (بیدین) اور جاہلون پر عالمون کے اوصاف کب گھٹ سکتے ہین ملے

۵۔ جب ان برہمنون کو عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے (چیلے) مل گئے تون کے لیے عیش و عشرت کا باغ کھل گیا صفحہ ۳۱۶

۶۔ برہمن کہنے لگے کہ ہماری خدمت کے بغیر بہشت کسی کو نہین ملتا۔ اچھا یہ ہے کہ تم کس لوک مین جاؤ گے۔ تمھارے کام تو گھور نرک یعنی جہنم مین پڑنے کے ہین تم کیڑے مکوڑے اور پتنگے وغیرہ ہوگے صفحہ ۳۱۶

۷۔ تم برہمن نہین ہو۔ بلکہ پوپ ہو۔ ۹۔ دغا فریب سے دوسرے کو ٹھگ کر اپنا مطلب نکالنے والے کو پوپ کہتے ہین صفحہ ۳۱۶

۸۔ پھر وہ پوپ لوگ (برہمن) اپنی اور اپنے یاجمان کی پوجا کرانے اور کہنے لگے کہ اسی مین تمھاری بہتری ہے جب یہ لوگ (ہندو) انکے بس مین ہو گئے۔ تب غفلت اور نفس پرستی مین غرق ہو کر گدڑیے کی مانند جھوٹے گورو بنکر چیلے پھنسانے لگے صفحہ ۳۱۸

۹۔ دیکھئے ان گبر گنڈ پوپون (برہمنون) کی لیلا صفحہ ۳۱۹

۱۰۔ جنیون نے وید وغیرہ کی جتنی کتابین بنائین۔ انکو تلف کر دیا۔ ان کے اصولون کو بھی برباد کیا۔ آریون پر حکومت کا زور چلا۔ اور انکو تکلیف بھی دی صفحہ ۳۲۴

۱۱۔ پتھر وغیرہ مورتی پوجا کی بنیاد جینیون سے چلی صفحہ ۳۲۴۔

۱۲۔ شنکر آچارج کے وقت مین جینی ہلاک ہوئے۔ اب جتنے بت جینیون کے ٹوٹے ہوئے نکلتے ہین وہ شنکر آچارج کے وقت مین ٹوٹے تھے۔ اور جو بغیر ٹوٹے ہوئے نکلتے ہین وہ جینیون نے زمین مین گاڑ دیئے تھے کہ توڑے نہ جائین صفحہ ۳۲۵۔

۱۳۔ پھر ان دام مارگی اور رشیون نے صلاح کر کے بھگ لنگ کو قائم کیا جسکو حد ہری اور لنگ کہتے ہین اور اس کی پرستش کرنے لگے۔ ان بے شرمون کو ذرا شرم نہ آئی کہ یہ مکروہ کام ہم کیون کرتے ہین صفحہ ۳۳۸

۱۴۔ بسی پتھر وغیرہ کی بت پرستی اور بھگ لنگ کی پرستش مین نجات ماننے لگے صفحہ ۳۳۸

۱۵۔ برہمنون نے صلاح کی۔ کہ جینیون کی مانند اپنے بھی اوتار۔ مندر۔ مندر مورتی، اور کتھا کی کتابین بناوین۔ چنانچہ اونھون نے جینیون کے ۲۴ تیرتھنکرون کی مانند ۲۴۔ اوتار۔ مندر اور بت بنائے صفحہ ۳۴۰

۱۶۔ ایک شخص شنکھ کوپ نامی کنجر قوم مین پیدا ہوا تھا۔ اس سے ویشنو مت تھوڑا سا پھیلا۔ اسکے بعد

منی واہن بھنگی خاندان مین پیدا ہوا صفحہ ۳۴۰۔

۱۷۔ شیوون نے شیو پران، شاکتون نے دیوی بھاگوت ویشنوون نے وشنو پران وغیرہ بنائے۔ ۔ ۔ ۔ ن کے باہمی جیسے جھگڑے ہین ویسے ہی پورانون مین بھی لکھے ہین۔ صفحہ ۳۴

۱۸۔ دیوی بھاگوت مین شری ایک عورت کی کتھا لکھی ہے۔ اسی نے سب دنیا کو بنایا اور برہما وشنو۔ مہادیو کو بھی اس نے پیدا کیا صفحہ ۳۴۰؛

۱۹۔ جب اس دیوی کو خواہش ہوئی تو اُس نے اپنا ہاتھ گھسا۔ اس سے ہاتھ مین میل آیا ہوا اس مین سے برہما کی پیدائش ہوئی۔ اس سے دیوی نے کہا کہ تو مجھ سے شادی کر برہما نے کہا۔ تو میری ماں ہے۔ مین تجھ سے شادی نہین کر سکتا۔ یہ سنکر ان کو غصہ آیا۔ اور لڑکے کو جلا کر خاک کر دیا صفحہ ۳۴۰

۲۰۔ دیوی نے اسی طرح پھر ہاتھ کو گھسکر دوسرا لڑکا پیدا کیا اسکا نام وشنو رکھا۔ اُسکو بھی اپنے ساتھ شادی کرنے کے لئے کہا مگر اوس نے بھی نہ مانا۔ چنانچہ اسکو بھی راکھ کر دیا۔ صفحہ ۳۴۰

۲۱۔ پھر اُس نے تیسرے لڑکے کو پیدا کیا۔ اسکا نام مہادیو رکھا۔ اُس نے بھی کہا کہ تو مجھ سے شادی کر۔ مہادیو بولا مین تجھ سے شادی نہین کر سکتا تو دوسرا جسم بنالے تو شادی کرونگا۔ چنانچہ دیوی نے ایسا ہی کیا۔ صفحہ ۳۴۰؛

۲۲۔ مہادیو بولا کہ یہ دو جگہ راکھسی کیسے پڑی ہے۔ دیوی نے کہا کہ یہ دونون تیرے بھائی ہین۔ انھون نے بیر سنم نہین مانا تھا۔ اس لئے راکھ کر دیئے ہین۔ مہادیو نے کہا کہ مین اکیلا کیا کرونگا۔ ان کو زندہ کر دے۔ اور دو عورتین اور پیدا کر پھر تینون کی شادی تینون سے ہوگی۔ ایسا ہی دیوی نے کیا۔ صفحہ ۳۴۰۔

۲۳۔ پھر تینون کی شادی تینون کے ساتھ ہو گئی۔ واہ رے ایمان سے شادی نہ کی۔ اور ہمشیرہ سے کر لی۔ کیا اسکو جائز سمجھنا چاہیئے۔ صفحہ ۳۴

۲۴۔ پھر اندر وغیرہ کو پیدا کیا۔ برہما وشنو رودر اور اندر ان کو باگی کے اٹھانے والے کہار بنایا۔ اس قسم کے کپوڑے لیے چوڑے طبعزاد لکھے ہین صفحہ ۳۴۰

۲۵۔ جو در راکھش اور راکھ لگانے سے مکتی مانتے ہو۔ تو راکھ مین لوٹنے والا گدھا وغیرہ حیوان ننگ رہنے والے بھیل۔ کنجر وغیرہ مکتی کیون نہ پائین اور سور کتے۔ گدھے وغیرہ حیوان راکھ مین

توڑنے والون کی مکتی کیون نہین ہوتی صـ۳۴۱

۲۶- ویشنومت والے۔ شنکھ۔ چکر۔ گدا اور پدم کے نشانات کو آگ مین تپاکر بازو کی جڑمین داغ دیکر۔ پھر دودھ سے بھرے برتن مین بجھاتے ہین۔ اور کبھی اس دودھ کو پی بھی لیتے ہین۔ انسان کے گوشت کا ذائقہ بھی اُس مین آتا ہوگا صـ۳۴۲

۲۷- رھات کو تپاکر کھال کو جلانا تپ نہین کہلاتا۔ ..... ویشنو لوگ اپنے بد رواج اور بدفعلی کی طرف توجہ نہین دیتے صـ۳۴۵

۲۸- شٹھ کوپ یوگی جہاج بنا جیتا پھرتا تھا۔ یعنی کنجر ذات مین پیدا ہوا تھا صـ۳۴۵

۲۹- یہ بت پرستی محض پاکھنڈ مت ہے۔ اور جینیون نے جاری کی ہے صـ۳۴۶

۳۰- جینیون نے دھیان کی حالت والے ننگے بت بنائے ہین صـ۳۴۶

۳۱- ویشنو وغیرہ نے اچھی طرح سجی ہوئی صورت کے ساتھ رنگ و راگ عیش و عشرت کی صورت لیٹے کھڑے اور بیٹھے ہوئے بت بنائے ہین صـ۳۴۶

۳۲- ویشنو وغیرہ پوپون کے چیلے۔ عجیب عجیب مکر کرنے لگے صـ۳۴۶

۳۳- تب پوپ جی بولے کہ وہ بت فلان پہاڑ یا جنگل مین ہے میرے ساتھ چلو دکھلا دونگا۔ تب تو وہ اندھے اُس دغاباز کے ساتھ چل کر گئے صـ۳۴۷

۳۴- جب ایک نے لیلا کی۔ تب تو اُس پوپ کو دیکھکر سب پوپون (برہمنون) نے اپنی گذران کے لئے مکر و فریب سے بت قائم کئے ہین صـ۳۴۷۔

۳۵- جو تم کہتے ہو کہ بت کے دیکھنے سے پرمیشور کی یاد ہوتی ہے۔ یہ کہنا بالکل جھوٹ ہے صـ۳۴۷

۳۶- جب تب سامنے نہ ہوگا۔ تو پرمیشور کی یاد نہ رہنے سے انسان تنہا جگہ دیکھ کر چوری۔ زنا کاری وغیرہ بدفعلی کرنے کی طرف راغب ہو جائیگا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہان پر مجھے کوئی نہین دیکھتا۔ اس لئے وہ خرابی کئے بغیر نہین چوکیگا۔ اس طرح کی عیب پتھر وغیرہ بت پرستی کرنے سے پیدا ہوتے ہین صـ۳۴۷

۳۷- جس طرح پر تم نام کو یاد کرتے ہو وہ طریق جھوٹا ہے صـ۳۴۸

۳۸- گنیش سورج اور دیوی رام کرشن وغیرہ اوتارون کے بت بنانا بھی بالکل جھوٹی بات ہے صـ۳۴۸

۳۹- تم پتھر وغیرہ پر پھول پتے توڑ کر کیون چڑھاتے ہو۔ صفحہ رگڑ کر کیون لگاتے ہو۔ دھوپ

جلاکر کیون دیتے ہو۔ گھنٹہ۔ گھڑیال۔ جھانج کھانج کو لکڑی سے کوٹنا پیٹنا کیون کرتے ہو صہ ۳۴۹

۴۰۔ جو منتر کو پڑھکر بلانے سے دیوتا آجاتا ہی۔ تو بت جاندار کیون نہین ہوجاتا اور رخصت کرنے سے چلا کیون نہین جاتا صہ ۳۵۰

۴۱۔ سنو بھائی بھولے بھالے لوگو! یہ پوپ جی تم کو ٹھگ کر اپنا مطلب نکالتے ہین صہ ۳۵۰

۴۲۔ بت پرستی مین ثواب نہین بلکہ گناہ ہی گناہ ہی صہ ۳۵۲

۴۳۔ بت پرستی ایک بڑی خندق ہی جسمین گر کر انسان چکنا چور ہوجاتا ہی۔ پھر اس خندق سے نکل نہین سکتا۔ بلکہ اسی مین مرجاتا ہی صہ ۳۵۳

۴۴ بت پرستی کرنا دھرم لے دینی ہے صہ ۳۵۴

۴۵۔ لوگ کروڑون روپیہ مندرون پر خرچ کرکے مفلس ہوجاتے ہین صہ ۳۵۴

۴۶۔ مندرون مین عورت مردون کا میل ہونے سے زناکاری۔ لڑائی۔ بکھیڑا اور بیماریان وغیرہ پیدا ہوتی ہین۔ صہ ۳۵۴

۴۷۔ بت پرستی کو نجات کا ذریعہ مان کر انسانی جامہ رائیگان کرتے ہین صہ ۳۵۴

۴۸۔ مختلف قسم کی مخالف خلقون اور نامون اور حالات والے بتون کے پوجاریون کا ایک عقیدہ نہ رکھنے سے باہمی نفاق بڑھتا اور ملک کی بربادی ہوتی ہے صہ ۳۵۴

۴۹۔ بت کے بھروسے پر ہی اپنی فتح اور دشمن کی شکست مان بیٹھتے ہین۔

۵۰۔ بت پرست محتاج یا بغیر بھاڑے کے ٹٹو۔ اور کمہار کے گدھے کی مانند دشمنون کے بس مین ہوکر کئی طرح کی تکلیف پاتے ہین صہ ۳۵۴

۵۱۔ جو پرمیشور کی عبادت کی جگہ دل اور نام پر پتھر وغیرہ بت دھرتے ہین ان بے عقلون کی اتباہی پرمیشور کیون نہ کرے صہ ۳۵۴

۵۲۔ دیہم مین بڑے مندر اور ملک بہ ملک پھرتے تکلیف پاتے دھرم دیتے اور عاقبت برباد کرتے۔ دیہ چور وغیرہ ٹھگون سے لٹتے رہتے ہین صہ ۳۵۴

۵۳۔ بت پرست لوگ بدچلن پجاریون کو دولت دیتے ہین وہ اس دولت کو رنڈی بازی اور زناکاری شرابنوشی اور لڑائی بکھیڑون مین خرچ کرتے ہین جس سے دینے والے کو آرام کی بجائے تکلیف

ہوتی ہے صہ ۳۵۴

۵۴ ماں باپ وغیرہ قابل تعظیم لوگون کی بے عزتی کر پتھر وغیرہ بتون کی عزت کرکے محسن کش ہوجاتے ہین صہ ۳۵۵

۵۵۔ جب کوئی بتون کر توڑ ڈالتا یا چوری لیجاتا ہی۔ تب ہائے ہائے کرکے روتے رہتے ہین صہ ۳۵۵

۵۶۔ پوجاری غیر عورتون کی صحبت اور پوجارن غیر مردون کی صحبت سے، کثر معیوب ہوکر خاوند اور بیوی کی محبت کی راحت کو ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہین صفو. ۳۵۵

۵۷ بے جان کا دھیان کرنے والے کی روح بھی کند ہوجاتی ہی صہ ۳۵۵

۵۸۔ پوجاری پھول وغیرہ اشیا پتھر پر چڑھاتے ہین۔ کیا پرمیشور نے پتھر پر چڑھنے کے لئے پھول اور خوشبودار اشیا پیدا کی ہین۔ صہ ۳۵۵

۵۹ پتھر پر چڑھے ہوئے پھول صندل درجا دل وغیرہ سب پانی اور مٹی کے ساتھ ملنے سے موری یا حوض مین آکر سڑ جاتے ہین۔ اس سے اتنی بدبو پھیلتی ہی جتنی کہ انسان کے پاخانہ پیشاب کی صہ ۳۵۵

۶۰۔ پتھر وغیرہ کی بت پرستی شریف لوگون کے لئے قطعی ممنوع ہی صہ ۳۵۵

۶۱۔ جنھون نے پتھر کے بت کی پرستش کی ہی۔ کرتے ہین۔ یا کرینگے وے مذکورۂ بالا عیبون سے نہ بچے نہ بچتے ہین۔ نہ بچینگے۔ صہ ۳۵۵

۶۲۔ جو پتھر وغیرہ بتون کی پرستش کرتے ہین۔ وہ وید کے سخت مخالف ہین صہ ۳۵۶

۶۳ پتھر وغیرہ کی بت پرستی قطعاً قابل ترک ہے۔ صہ ۳۵۶

۶۴۔ لوگون نے ماں باپ وغیرہ کو چھوڑ کر غیر دیوتا پتھر وغیرہ مین سر رکھنا اس لئے قبول کیا ہے کہ اگر ماں باپ وغیرہ کے سامنے نذرانہ یا بھینٹ پوجا دھرینگے تو وے خود کھا لینگے۔ ہمارے منھ ہاتھ مین کچھ نہین پڑیگا صہ ۳۵۶

۶۵۔ پتھر وغیرہ کے سامنے نذرانہ دھر گھنٹہ کی آواز ٹن ٹن پون پون سنکھ بجا شور مچا۔ ان کو انگوٹھا دکھانے لگے صہ ۳۵۶

۶۶۔ جیسے کوئی کسی کو چڑاوے۔ کر تو گھنٹہ لے اور انگوٹھا دکھاوے، اس کے آگے سے سب چیزون لیکر آپ بھوگے ویسے ہی یہ لالا ان پوجا۔ یون کہتی پوجا کے دشمنون کی ہی صہ ۳۵۶

۶۷۔ یہ لوگ چلک چلک جھک جھک بتون کو بناٹھنا کر آپ بھگوان کی مانند بن ٹھن کے

بیچارے غریب لوگون کا مال اڑا کر موج کرتے ہین صفحہ ۳۵۷

۶۸۔ اگر کوئی دھارمک راجہ ہوتا۔ تو ان پتھر کے دیوتا کو پتھر گھڑنے گھڑانے اور گھر بنانے وغیرہ کے کامون مین لگا کر کھانے پینے کو دیکر اُن سے کام لیتا صفحہ ۳۵۷

۶۹۔ عورتون کے پتھر وغیرہ کے ۔ سے شہوت پیدا ہوتی ہے صفحہ ۳۵۷

۷۰۔ بت پرستی وغیرہ برے کامون ہی ۔ رت مین نکمے پوجاری بھکاری سست۔ کم ہمت ۔ کروڑون آدمی ہو گئے ہین صفحہ ۳۵۷

۷۱۔ سارے جہان مین جہالت اسی بت پرستون نے پھیلائی ہے۔ جھوٹ فریب بھی بہت پھیلایا ہے۔ صفحہ ۳۵۷

۷۲۔ کاشی مین اورنگ زیب کو لاٹ بھیرو نے بڑے بڑے معجزے دکھلائے تھے یہ بالکل غلط ہے صفحہ ۳۵۷

۷۳۔ مہادیو ملیچھ کو صورت نہ دکھانے کے لئے گئو مکھ مین اور بینی مادھو ایک برہمن کے گھر مین جا چھپے یہ کوئی معجزہ نہین ہے بلکہ پوجاریون نے اس پتھر کے لنگ کو کنو مکھ مین ڈال دیا۔ اور بینی مادھو برہمن کے گھر مین چھپا دیا۔ صفحہ ۳۵۸

۷۴۔ یہ بالکل جھوٹ ہے کہ گیا مین شرادھ کرنے سے پتروں کے گناہ دور ہوتے ہین صفحہ ۳۵۸

۷۵۔ گیا کے جن پنڈتون کو لوگ لاکھون روپیہ دیتے ہین۔ وہ اسکو رنڈی بازی وغیرہ گندے کاموں مین خرچ کرتے ہین صفحہ ۳۵۸

۷۶۔ یہ بھی جھوٹی بات ہے کہ بیجناتھ کو راون لایا تھا صفحہ ۳۵۸

۷۷۔ کبھی کسی دغاباز نے زمین مین گڑھا کھود کر تمہین ایک آدمی بٹھا دیا ہوگا اور اس نے مٹھ پر کپڑا بچھا بچھا دیا ہوگا۔ اور اس مکار نے مٹھ پر بیٹھ کر کسی سکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے کو اس طرح ٹھگ لیا ہو تو تعجب نہین صفحہ ۳۵۸

۷۸۔ کلکتے کی کالی اور گاکشا وغیرہ دیوی کو لاکھون آدمی مانتے ہین۔ بے علم لوگ بھیڑ کی مانند ایک دوسرے کے پیچھے چل کر کنو مین یا گڑھے مین گرتے ہین صفحہ ۳۵۹

۷۹۔ جگن ناتھ مین ظاہرا معجزہ کوئی بھی نہین ہے۔ بلکہ یہ بالکل جھوٹی باتین ہین۔ آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے روپیہ اشرفی رکھتے ہین شودر اور رذیل لوگ سمدر مین تبرک مانگتے ہین صفحہ ۳۵۹

۸۰۔ جگن ناتھ مین رام مارگیون نے بھیروی چکر بنایا ہے۔ کیونکہ سوبھدرا سری کرشن اور بلدیو کی

بہن لگتی ہی۔ سی کو رونن بھائیون کے بیچ مین عورت اور رون کی جگہ بٹھایا ہے اگر بھیروی چکر نہ ہوتا تو یہ بات کبھی نہ ہوتی صفحہ ۳۵۹

۸۱۔ پنڈے پوجاری پکارتے ہین۔ تم بھینٹ دھرو ہمارے گناہ چھوٹ جائینگے دے بیچارے سادہ لوح آدمی دغابازون کے ہاتھ لٹ جاتے ہین صفحہ ۳۶۱

۸۲ بت کا پیٹ کھوکھلا رکھا ہے۔ اسمین سونے کے خانہ مین ایک سالک رام رکھتے ہین کہ جسکو ہر روز دھوکر چرنامرت بناتے ہین صفحہ ۳۶۲

۸۳۔ پیٹ کے بندون نے یہ مشہور کیا ہوگا کہ جگن ناتھ جی اپنا قالب بدلنے کے وقت تینون بھگتون کو بھی ساتھ لے گئے۔ ایسی جھوٹی باتین بیگانہ مال ٹھگنے کے لئے بہت سی ہوا کرتی ہین صفحہ ۳۶۰

۸۴۔ یہ بات کہ رامیشور مین گنگوتری کا پانی چڑھاتے وقت لنگ بڑھ جاتا ہے بالکل جھوٹی بات ہے ... پتھر نہ بڑھے نہ گھٹے جتنے کا اتنا بنا رہتا ہے ایسی بلا کرکے بیچارے کم عقلون کو ٹھگتے ہین صفحہ ۳۶۱

۸۵۔ یہ باب کہ رامیشور کو چندر نے قائم کیا تھا۔ بالکل جھوٹ ہے بلکہ دکھن ملک کے رام نامی راجہ نے مندر بنوا لنگ کا نام رامیشور دھر دیا ہے صفحہ ۳۶۱

۸۶ یہ بات کہ دکھن مین ایک کالیکنت کا بت ہو۔ جو تک حقہ پیتا ہو بالکل جھوٹ ہے صفحہ ۳۶۲

۸۷۔ یہ بات کہ ڈاکور جی کا بت دوارکا سے بھگت کے ساتھ چلا آیا کوئی معجزہ نہین بلکہ وہ بھگت بت کو چرا لایا ہوگا۔ اور سوا رتی کے برابر رون ہونا کسی بھنگڑ آدمی نے گپ ہانکی ہوگی صفحہ ۳۶۴

۸۸۔ یہ بات کہ سومناتھ جی زمین سے اوپر رہتے تھے۔ بالکل جھوٹی ہو بلکہ انکے نیچے سنگ مقناطیس لگا رکھا تھا۔ اسکی کشش سے وہ بت درمیان کھڑا تھا جب محمود غزنوی نے مندر توڑا تب پوجاری بھگتون کی ذلت وخواری ہوگئی صفحہ ۳۶۳

۸۹۔ لاکھون آدمیون کی فوج دس ہزار کے سامنے سے بھاگ گئی پوجاری دعا کرتے تھے کہ مہادیو تو اس ملیچھ کو مار ڈال ... پوجاریون نے ان پتھرون کی اتنی عبادت کی لیکن بت ایک بھی ان دشمنون کے سر پر اڑکر نہ لگا صفحہ ۳۶۳

۹۰۔ پوجاریون نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ تین کروڑ روپیہ لے لو مندر اور بت مت توڑو مسلمانون نے

کہا کہ ہم بت فروش نہیں۔ بلکہ بت شکن ہیں۔ صـ۳۶۲

۹۱۔ جب پوجاری اور پروہت پر کوڑے پڑے۔ تب رونے لگے اور مارے ڈر کے بھٹ خزانہ بتلا دیا۔ صـ۳۶۲

۹۲۔ تب سب خزانہ لوٹ۔ پوپ اور ان کے چیلوں کو غلام بیگاری بنا چکی پھر ائی۔ گدس کھدوایا۔ ہل وبرادر غیرہ اٹھوایا۔ اور منہ کھانے کو دیئے ہائے کیوں پتھر کی پرستش کرکے تباہ و برباد ہوئے۔ صـ۳۶۲

۹۳۔ دوارکا جی کے رنچھوڑ جی کی ہندوی کا قصہ بھی بالکل جھوٹ ہی صـ۳۶۳

۹۴۔ جب سمت ۱۹۱۴ کے سال میں توپوں کے مارے مندر اور بت انگریزوں نے اڑا دیئے تھے تب رنچھوڑ جی کا بت کہاں گیا تھا۔ وہ کھی کی ایک ٹانگ بھی نہ توڑ سکا۔ صـ۳۶۳

۹۵۔ بھلا یہ تو کہو کہ جس کا محافظ مار کھاوے اسکی پناہ پکڑنے والے کیوں نہ پیٹے جائیں صـ۳۶۳

۹۶۔ یہ بات کہ جوالا مکھی بظاہر ادیوی ہے سب کو کھا جاتی ہے۔ ہنگ لاج بھی آدھی رات کو پرچہ دکھائی دیتی ہے۔ چندر کوپ بوتلا اور لوہی جتر کے نکلنے سے دوبارہ جنم نہیں ہوتا۔ اس قسم کی سب باتیں ہرگز قابل تسلیم نہیں ہیں صـ۳۶۳

۹۷۔ جوالا مکھی سوائے ایک مندر حوض اور ادھر اُدھر کی نالیوں کی بناوٹ کے اور کچھ بھی نہیں ہے صـ۳۶۴

۹۸۔ جنگلاج میں سوائے پوجاریوں کی جالاکی کے اور کچھ نہیں ہے ایک پانی اور ایک دلدل کا حوض بنا رکھا ہے۔ جسکے نیچے سے بلبلے اٹھتے ہیں صـ۳۶۳

۹۹۔ لوہی کا جتر ان لوگوں نے دولت لوٹنے کے لئے بنا رکھا ہے صـ۳۶۳

۱۰۰۔ تھمرو بھی اسی طرح روپ لیلا ہیں اس سے اگر بزرگی ہوتی ہو تو کیا اگر حیوان پتھر کے بھاری اور دوبرگ یا بڑا آدمی ہو جائیگا صـ۳۶۳

۱۰۱۔ ہر ناتھ میں خود بخود رنگ بدل جاتے ہیں۔ کوئی تعجب کی بات نہیں اگر پانی جم کر چھوٹے لنگ کی شکل بن جاتا ہو۔ صـ۳۶۴

۱۰۲۔ کہتے ہیں ہردوار ابشت کا دروازہ ہی ہر کی پوڑی پر غسل کرنے سے گناہ چھوٹ جاتے

ہین سچ پوچھو تو یہ ہاڈ کی پوڑی ہے۔ کیونکہ ملک ملک مردون کی ہڈیان اس مین پڑا کرتی ہین۔ گناہ کبھی بھی بغیر سزا بھگتے نہین چھوٹ سکتے صد ۳۶۴

۱۰۳۔ تپو بینا مین رہنے سے پتسوی ہوتا ہی۔ مگر تپو بن تو جب ہوتا ہوگا تب ہوتا ہوگا۔ تپو محض بھکشا بن ہی صد ۳۶۴

۱۰۴ دیوی پریاگ۔ گنگوتری۔ اتر کاشی۔ گپت کاشی۔ ترنگی نارائن کیدار بدری نارین ... وغیرہ مقامات عابدون کے لئے اچھے ہین۔ لیکن روکا مذاردن کے لئے وہان بھی روکا مذاری ہی صد ۳۶۴

۱۰۵۔ دیوی پریاگ پران کے گیوڑون کی لیلا ہے۔ یعنی جہان الکھنندا اور گنگا ملی ہے۔ وہان دیوتا رہتے ہین۔ ایسی گپھین نہ ہانگین۔ تو وہان کون جائے صد ۳۶۵

۱۰۶ وہان مہنت پوجاری اور پنڈے آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے سے مال اڑا کر عیش وعشرت کرتے ہین۔ صد ۳۶۵

۱۰۷ ویسے ہی بدری نارائن مین ٹھگ وڈیا والے بہت سے بیٹھے ہین۔ اول جی وہان کے سردار ایک عورت کی بجائے بہت سی کر بیٹھے ہین۔ صد ۳۶۵

۱۰۸ جیسے تیرتھ کے لوگ ویسے پانڈا۔ مال اڑانے والے ہوتے ہین۔ ویسے پہاڑی لوگ نہین ہوتے صد ۳۶۵

۱۰۹۔ وندیشوری کالی رشٹ بھی پرنگ تیرتھ راج متھرا۔ بندرابن کورکھشیتر۔ انکالیشور داون نے نیارے کے ہین۔ صد ۳۶۵

۱۱۰۔ یہ بالکل ناممکن ہی کہ اجدھیا کا شہر آبادی۔ کتے۔ گدھے۔ بھنگی۔ چمار اور پاخانہ سمیت تین دفعہ بہشت مین گیا صد ۳۶۵

۱۱۱۔ متھرا مین لوگ سے نیاری تو نہین لیکن اس مین تین جاندار بڑے بیلادھاری ہین۔ ایک جو بے جو غسل کرنے جائے تو اپنا محصول لینے کے لئے کھڑے بکتے رہتے ہین کہ لاؤ بچہان۔ بھانگ۔ نمک اور لڈو کھائین۔ دوسرے پانڈے جو کچھ جن کے مارے گھاٹ پر غسل کرنا بھی مشکل ہوتا ہی۔ تیسرے لال منھ کے بندر جو پگڑی۔ ٹوپی۔ زیور اور جو تیان تک بھی نہین چھوڑتے کاٹ کھاتے ہین۔ دھکے دیکر مار ہی ڈالین۔ صد ۳۶۶

۱۱۲ برندابن جب تھا۔ تب تھا۔ اب تو بیسوا بن رنڈیون کا جنگل، کی مانند ہو کر جھوکری

اور گرو چیلی وغیرہ کی لیلا کھیل رہی ہے صفحہ ۳۶۶

۱۱۳ دیوانی کے میلے پر گورو دشن اور بہت یاتریون کی بن پڑنا ہے صفحہ ۳۶۶

۱۱۴ - گورو کشیتر میں بھی وہی رزی کی لیلا ہے صفحہ ۳۶۶

۱۱۵ - جو پورانون کے مصنف دیو جی ہوتے۔ توان میں کتنے گپوڑے نہ ہوتے صفحہ ۳۶۶

۱۱۶ سمپردائی لوگون نے بھاگوت وغیرہ وید ترجمہ کتابین بنائی ہین صفحہ ۳۶۷

۱۱۷ دیوی بھاگوت مین دیوی کو پرمیشوری اور شیو، شنو وغیرہ کو اسکا غلام بنایا گنیش کھنڈ مین گنیش کو پرمیشور اور باقی سب کو غلام بنایا ہے۔ بھلا یہ بات ان لوگون کی نہین تو اور کسکی ہو صفحہ ۳۶۷

۱۱۸ - شیو پران والے نے شیو سے، شنو پران والے نے وشنو سے، دیوی پران والے نے دیوی سے گنیش کھنڈ والے نے گنیش سے سورج والے نے سورج سے دیوا پران والے نے دیوا سے دنیا کی پیدائش لکھی ہے صفحہ ۳۶۷

۱۱۹ - شیو پران مین شیو نے خواہش کی، کہ مین دنیا کو پیدا کرون۔ اس نے برہما کو پیدا کیا۔ برہما نے ایک جلو پانی، بھاکر پانی مین ٹپک دی۔ اس سے ایک بلبلا اٹھا۔ بلبلے مین سے ایک آدمی پیدا ہوا۔ اس نے برہما سے کہا کہ لے بیٹے دنیا کر۔ برہما نے کہا کہ تو میرا بیٹا نہین۔ بلکہ تو میرا بیٹا ہے دونون مین جھگڑا پڑ ہوا صفحہ ۳۶۷

۱۲۰ - برہما نے سوچا کہ جن کو مین نے دنیا بنانے کے لئے بھیجا تھا وہ دونون آپس مین جھگڑ رہے ہین۔ تب ان دونون کے بیچ مین سے ایک جوالا مینگ پیدا ہوا اور وہ فوراً آسمان مین چلا گیا۔ اسکو دیکھ کر دونون حیران رہ گئے صفحہ ۳۶۷

۱۲۱ دونون سوچنے لگے کہ اس مینگ کا شروع اور آخر معلوم کرنا چاہیئے جو پہلے آوے وہ باپ جو پیچھے آوے وہ بیٹا کہلائے صفحہ ۳۶۷

۱۲۲ - وشنو کچھوے کی شکل بنا کر مینگ کا پتہ لگانے کے لئے نیچے گیا۔ اور برہما ہنس کا جسم بنا کر اوپر کو اڑا صفحہ ۳۶۷

۱۲۳ دو ہزار برس تک دونون من کی سی تیز رفتار سے چلتے رہے مگر مینگ کی حد نہ ملی صفحہ ۳۶۷

۱۲۴ برہما نے سوچا کہ اگر وشنو پتہ لے آیا ہوگا۔ تو جھوٹ بولے گا۔ وہ ایسا سوچ ہی رہا تھا کہ اسی وقت ایک گائے اور کیتکی کا درخت اوپر سے اترا صفحہ ۳۶۷

۱۲۵ - برہما نے ان سے پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو۔ انھون نے جواب دیا کہ ہم ہزار دن برس سے

اس لنگ کے سہارے چلے آتے ہیں صفحہ ۳۷۲

۱۲۹۔ برہما نے پوچھا کہ اس لنگ کی کوئی حد ہے یا نہیں۔ انھوں نے کہا نہیں صفحہ ۳۷۳

۱۳۰۔ برہما نے بہت سے ساتھ بھنکر یہ گواہی دی کہ گائے اس لنگ کے سر پر دودھ کی دھار بہاتی تھی۔ اور درخت کے کیتکی پھول برساتا تھا۔ انھوں نے کہا کہ ہر جھوٹی گواہی نہیں دیتے تب برہما غضبناک ہوا۔ مگر گواہی نہیں دونگے تو ہمارا کہا کون مانے گا صفحہ ۳۷۳

۱۳۱۔ تم نے دو ہی کہا کہ جیسی ہم کہتے ہو ویسی گواہی دینگے تب تینوں بچے کی طرح ہے صفحہ ۳۷۳

۱۳۲۔ برہما نے وشنو سے سوال کیا کہ تو نے اس لنگ کی حد معلوم کی یا نہیں اس نے جواب دیا کہ نہیں صفحہ ۳۷۳

۱۳۳۔ برہما نے کہا میں پتہ لے آیا ہوں۔ وشنو نے کہا کوئی گواہی دو۔ تب گائے اور درخت نے جھوٹی گواہی دی صفحہ ۳۷۳

۱۳۴۔ تب لنگ نے کیتکی کو بددعا دی کہ تو نے جھوٹ بولا۔ یہ تیرا پھول مجھ پر یا کسی دیوتا پر کبھی نہیں چڑھیگا جو کوئی چڑھائیگا اس کا ستیاناس ہوگا صفحہ ۳۷۴

۱۳۵۔ گائے کو یہ دعا دی کہ جس منھ سے تو نے جھوٹ بولا ہے۔ تو اسی منھ سے پاخانہ کھایا کریگی۔ تیرے منھ کی پرستش کوئی نہیں کریگا۔ لیکن دم کی کرینگے صفحہ ۳۷۴

۱۳۶۔ برہما کو یہ دعا دی کہ تو نے جھوٹ بولا ہے اس لئے تیری پرستش دنیا میں کہیں نہیں ہوگی صفحہ ۳۷۴

۱۳۷۔ وشنو کو دعا دی کہ تو نے سچ بولا ہے اس لئے تیری پرستش سب جگہ ہوگی پھر دونوں نے لنگ کی حمد و ثنا کی صفحہ ۳۷۴

۱۳۵۔ اس حمد و ثنا کو سن کر لنگ میں سے ایک بڑا چوڑا صورت نکل آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم کو خلقت پیدا کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ تم جھگڑنے میں کیوں پڑ گئے صفحہ ۳۷۴

۱۳۶۔ تب ہاریتہ نے بالوں میں سے ایک رکھ کا کو نکال کر دیا۔ اور کہا اب اس سے خلقت پیدا کرو صفحہ ۳۷۴

۱۳۷۔ بیلا کو نے بالوں کے بنانے والے سے پوچھا کہ جب رات ہی نہیں تھی تب برہما شنو۔ مہادیو کے جسم پانی۔ کمل لنگ۔ گائے اور کیتکی کا درخت اور راکھ کا ڈھیر کیا تمہارے دادا کے گھر میں سے نکل پڑے صفحہ ۳۷۴

۱۳۸ کہو پوپ جی! تم بہت ہی اور خوشامدی گیت گانے والوں سے بھی بڑھ گئے ہو یا نہیں ....

تم کو سچائی اور دھرم سے کیا مطلب بگڑتم کرو اپنی غرض ہی سے کام ہے۔ صہ ۳۷۴

۱۳۹۔ پوپ جی رہا ہے دھوکہ کھا کر کھا گے ہونگے۔ بھانگ کے لوٹے چڑھا کر اپنی عمر قانون قدرت کے برخلاف باتین بنانے مین رائیگان کردی صہ ۳۷۵

۱۴۰۔ دیکھو درگا پاٹھ بنانے والے ... نے کیسا ناممکن کتھا کا گپوڑہ بھنگ کی لہر مین اوڑادیا کہ جسکا کوئی حد حساب نہین۔ صہ ۳۷۵

۱۴۱۔ وشنو نے سوئر کی شکل بناکر زمین کو منھ مین رکھ لیا۔ وہ اٹھا اور دونون مین لڑائی ہوئی صہ ۳۷۶

۱۴۲۔ یہ پورانک لوگ علم جغرافیہ کے دشمن ہین۔ بھلا جب زمین کو سرانے رکھ لیا تو آپ کس پر کھڑا ہوا صہ ۳۷۶

۱۴۳۔ زمین کو براہ جی روشنو بشکل سوئر نے منھ مین رکھ لیا۔ پھر دونون کس پر کھڑے ہوکے لڑے ہونگے صہ ۳۷۶

۱۴۴۔ لیکن پوپ جی کس پر سوئے ہونگے۔ یہ بات ایسی ہی ہے کہ جیسے گپی کے گھر گپی آئے۔ بوسے گپی جی۔ صہ ۳۷۶

۱۴۵۔ اس قسم کی جھوٹی باتون کا گپوڑہ بھاگوت مین لکھا ہے۔ کہ جسکا حد و حساب نہین صہ ۳۷۸

۱۴۶۔ اس بھاگوت کے مصنف نے شری کرشن پر دودھ۔ دہی۔ مکھن وغیرہ کی چوری کرنے اور بچھانوڑی سے بدفعلی اور غیر عورتون کے راس منڈل مین کھیل کود کرنا وغیرہ جھوٹے عیب لگائے ہین

۱۴۷۔ شیو پران مین اما توراتی لنگون کا ذکر ہے۔ جن مین روشنی کا شمہ بھی نہین رات کو بغیر چراغ جلائے منگ بھی اندھیرے مین نظر نہین آتے یہ سب لیلا پوپ جی کی ہے صہ ۳۷۹

۱۴۸۔ گرڑ پران بھی جھوٹا ہے صہ ۳۸۲

۱۴۹۔ شرادھ ترپن۔ پنڈ کا دینا مرے ہوئے جیودن کو تو نہین پہنچتا البتہ مردون کے قایم مقام پوپ جی کے گھر پیٹ اور ہاتھ مین پہنچتا ہے صہ ۳۸۲

۱۵۰۔ جیو تیرتی کے لئے گائے کا دان لیتے ہین وہ پوپ جی کے گھر یا قصائی کے گھر پہنچتا ہے صہ ۳۸۳

۱۵۱۔ وتیرنی پر گائے نہین جاتی پھر کس کی دم پکڑ کر عبور کروگے ہو صہ ۳۸۳

۱۵۲۔ ہاتھ کو یہان ہی جلایا گاڑ دیا گیا۔ پھر ہم کیسے پکڑینگا صہ ۳۸۳

۱۵۳۔ پوپ جی کہتے ہین۔ کہ ایکادشی کے روز سب گناہ اناج مین رہتے ہین اس پوپ جی سے پوچھنا چاہیئے کہ کس کے گناہ اس مین رہتے ہین تیرے یا تیرے باپ وغیرہ کے صفحہ ۳۸۹

۱۵۴۔ بت پرستی سے شری رامچندر شری کرشن نارائن۔ اور شو وغیرہ کی بڑی مذمت اور ہنسی ہوتی ہے۔ صفحہ ۳۹۰

۱۵۵۔ پوجاری لوگ سیتا رکمنی۔ لکشمی اور پاربتی وغیرہ کے بت بناکر مندرون مین کھڑان کے نام سے بھیک مانگتے ہین۔ صفحہ ۳۹۰

۱۵۶۔ آیئے۔ مہاراج! دیکھئے تو سیتا رام۔ کرشن۔ رکمنی یا رادھا کرشن لکشمی نارائن ہادیو۔ پاربتی کو تین روز سے ہاں بھوگ یاد نہ پائی نہین ملا کچھ بھینٹ چڑھات صفحہ ۳۹۰

۱۵۷۔ سیتا کی نتھنی بنوا دیجئے۔ اناج وغیرہ بھیجو۔ تو رام کرشن کو بھوگ لگوا دین صفحہ ۳۹۰

۱۵۸۔ دیکھئے ایک دن جو مون نے ایسا غضب کیا۔ کہ سیتا رام وغیرہ کی آنکھ بھی نکال کر بھاگ گئے۔ اب ہم چاندی کی آنکھ نہ بنا سکے۔ اس لئے کوڑی کی لگا دی صفحہ ۳۹۰

۱۵۹ رام لیلا اور راس منڈل بھی کراتے ہین سیتا رام۔ رادھا کرشن تو ناچ رہے ہین۔ مہنت وغیرہ اور مانکے چیلے مزے سے بیٹھے ناچ رہے ہین صفحہ ۳۹۱

۱۶۰ مندرین سیتا رام وغیرہ تو کھڑے ہین۔ اور پوجاری جی یا مہنت جی گدی پر تکیہ لگائے بیٹھے ہین صفحہ ۳۹۱

۱۶۱ موسم گرما مین بھی سیتا رام وغیرہ کو قفل لگا اندر بند کر دیتے ہین۔ اور آپ ٹھنڈی ہوا مین پلنگ بچھا کر سوتے ہین صفحہ ۳۹۱

۱۶۲ بہت سے پوجاری نے نارائن کو ڈبیا مین بند کر کے اوپر سے کپڑے وغیرہ باندھ گلے مین لٹکا لیتے ہین جس طرح بندریا اپنے بچے کو گلے مین لٹکا لیتی ہے۔ ویسے ہی پوجاریون کے گلے مین بھی نارائن جی لٹکتے ہین صفحہ ۳۹۱

۱۶۳ جب کوئی بت کو توڑ ڈالتا ہے۔ تب ہائے ہائے کر چھاتی پیٹ لیتے ہین کہ سیتا رام جی۔ رادھا کرشن جی اور شو پاربتی جی کو بدمعاشون نے توڑ ڈالا صفحہ ۳۹۱

۱۶۴۔ نارائن جی کو گھی کے بغیر بھوگ ہی نہین لگتا بہت نہین تو تھوڑا سا گھی ضرور بھیجدینا صفحہ ۳۹۱

۱۶۵۔ راس منڈل اور رام لیلا کے آخر مین سیتا رام اور رادھا کرشن سے بھیک منگواتے ہین صفحہ ۳۹۱

۱۶۶ اس مین کیا شک ہے کہ آریہ ورت کا مندر اور پتھر وغیرہ بتون کی پرستش کرنے والون کی

شکست ان ہی تین گونن کے باعث ہی صہ ۳۹۱

۱۶۷۔ بت پرست جب تک بت پرستی کے نعل کو نہین چھوڑینگے تب تک اُن جنون کے مخالفون کی طرف سے خوب انعام ملتا رہیگا۔ صہ ۳۹۱

۱۶۸۔ رن ہی پتھر وغیرہ جنون کے بھروسے بہت سا نقصان ہوگیا۔ جو نہ چھوڑینگے تو روزمرہ زیادہ سے زیادہ نقصان ہوگا۔ صہ ۳۹۱

۱۶۹۔ شیوست والے بھسم لگاتے مٹی اور پتھر وغیرہ کے لنگ بنا کر پوجتے ہین اور ہر ہر بم۔ اور بکرے کی آواز کی مانند بڑبڑ منھ سے نکالتے ہین صہ ۳۹۳

۱۷۰۔ وہ کہتے ہین کہ جب بھسماسر کے آگے سے مہادیو بھاگے تھے۔ تب۔ بم۔ بم کے نعرے اور مسخری کے طور پر تالیان پیٹی تھین صہ ۳۹۳

۱۷۱۔ پاربتی کے باپ دکھش پرجاپتی کا سر کاٹ کر آگ مین ڈال اسکے دھڑ پر بکرے کا سر لگا دیا تھا۔ اس لئے وہ بکرے کی مانند آواز نکال گال بجاتے ہین۔ اس سے پاربتی ناخوش اور مہادیو خوش ہوتے ہین صہ ۳۹۳

۱۷۲۔ وشنو ماتھے پر تین کے پون کی مانند تلک اور بیچ مین پیلا خط جو کہ شری کہلاتا ہے لگاتے ہین وہ مہادیو کے لنگ کا درشن بھی نہین کرتے۔ کیونکہ اس سے شرمیتی جی شرمندہ ہوتی ہین صہ ۳۹۴

۱۷۳۔ بھگت مال مین ایک کتھا لکھی ہے۔ کہ کوئی شخص درخت کے نیچے سو رہا تھا۔ سوتے سوتے ہی مرگیا۔ اوپر سے کوّے نے بیٹ کردی۔ وہ ماتھے پر تلک کی شکل مین ہوگئی صہ ۳۹۵

۱۷۴۔ جب یم اور وشنو کے فرشتے اسکو لینے آئے۔ تو دونون مین جھگڑا ہوگیا یم کے فرشتے کہتے تھے کہ ہم اسکو لیجائینگے وشنو کے فرشتون نے کہا کہ دیکھو اسکے ماتھے پر وشنو جی تلک ہے۔ تم کیسے لیجا سکتے ہو یہ دیکھکر یم کے فرشتے چپ ہوکر چلے گئے صہ ۳۹۵

۱۷۵۔ جب اتفاقیہ تلک بنجانیکا یہ مہاتم ہے تو جو لوگ محبت اور ہاتھ سے تلک لگاتے ہین۔ وہ نرک سے چھوٹ بیکنٹھ مین جاوین۔ تو کیا تعجب ہے۔ ہم پوچھتے ہین کہ جب تلک لگانے سے بیکنٹھ مین جاتے ہین تو منھ پر لیپ یا کالا منھ کرکے یا سارے جسم پر لیپ کرنے سے بیکنٹھ سے بھی آگے پہونچ جاتے ہین یا نہین؟ صہ ۳۹۵

۱۷۶۔ رام سنہی ..... عورتون کی صحبت مین بہت رہتے ہین۔ کیونکہ رام جی کو رام کے بغیر چین ہی نہین مل سکتا صہ ۴۰۲

۱۷۷۔ م تو رکھا رام سنہٹی ادر کام کرتے ہین رانڈ سنہٹی کا۔ جہان دیکھو وہان رانڈ ہی رانڈ سنتون کو گھیر رہی ہین صہ۴۰۳

۱۷۸۔ جیسی گرسائیون کی دھن لوٹنے وغیرہ کی عجیب لیلا ہی۔ ویسی ہی سوامی نارائن کی بھی ہی صہ۴۱۲

۱۷۹۔ لنگ انگت مت والے لنگ کے نشان سے داغے جاتے ہین وہ مہادیو کے سوائے کسی دوسرے کو نہین مانتے صہ۴۱۷

۱۸۰۔ یہ لوگ پتھر کا یک لنگ سونے یا چاندی مین ۔ اکر گلے مین ڈال رکھتے ہین۔ جب پانی بھی پیتے ہین تب لنگ کو رکھا کر پیتے ہین صہ۴۱۷

۱۸۱۔ گری۔ پوری۔ بھارتی۔ گوسائین وغیرہ سادھوؤن کی منڈلیان محض کھانے پینے کے لئے ہین۔ ان مین بہت سے .. مکار بھی ہین یہ لوگ دنیا کو دکھانے کے لئے مکاری کرتے ہین۔ تاکہ دنیا مین عزت ہو اور مال ملے۔ صہ۴۳۲

۱۸۲۔ کتنے ہی مٹھ دھاری گرہستی ہو کر بھی سنیاسی کا محض کھنڈ کرتے ہین۔ کام کچھ نہین کرتے۔ صہ۴۳۲

۱۸۳۔ کوئی سادھو لڑکے وغیرہ دینے کی سدھی بتاتا ہی۔ اس کے پاس بہت سی عورتین جاتی ہین اور ساتھ جو کر لڑکا مانگتی ہین۔ اگر کسی کے لڑکا ہو جاتا ہے۔ تو سمجھتی ہے کہ باباجی کی کلام کی برکت سے ہوا صہ۴۳۳

۱۸۴۔ اگر اس سے پوچھو کہ سوری۔ کتی۔ گدھی اور مرغی وغیرہ کے بچے کس باباجی کی کلام کی برکت سے ہوتے ہین۔ تو کچھ جواب نہ دے سکیگی صہ۴۳۳

۱۸۵۔ جو سادھو یہ کہتا ہی کہ مین لڑکے کو زندہ کر سکتا ہون تو وہ خود ہی کیون مرجاتا ہی صہ۴۳۳

۱۸۶۔ جینیون کی مانند بنگدل۔ گمراہ۔ کینہ ور۔ مذہب کرنے والا۔ اور بھولا ہوا کوئی بھی دوسرے مذہب والا نہ ہوگا۔ صہ۴۸۴

۱۸۷۔ دوسرے مذاہب مین بھی حسد اور کینہ ہی۔ مگر جسقدر ان جینیون مین ہے۔ اتنا کسی اور مین نہین ہی۔ دشمنی ہی پاپ کی جڑ ہی۔ اس لئے جینیون مین پاپ کے اعمال کیون نہ ہون۔ صہ۴۸۵

۱۸۸۔ جین مذہب کا یہ اصول کہ غیر مذہب والے چور کی مانند ہین یہ بات بالکل جھوٹ ہی۔ دراصل آدمی جیسا ہوتا ہی ویسا ہی دوسرون کو سمجھتا ہی صہ۴۸۵

۱۸۹۔ جینیون کے اچارج وغیرہ کا میلان طبع دیکھئے۔ یعنی بیرونی کروفر یب اور بناوٹ کے علاوہ ان کی اندرونی کیفیت بھی کھل گئی ہے صہ ۴۸۸

۱۹۰۔ یہ جینی لوگ حاکمون کے بڑے خوشامدی۔ جھوٹے اور ڈرپوک ہوتے ہین صہ ۴۸۸

۱۹۱۔ اگر جینی لوگ طفلانہ عقل والے نہ ہوتے۔ تو ایسی تین کیرن مان بیٹھتے صہ ۴۸۹

۱۹۲۔ جس طرح بازاری عورت اپنے سوا کسی اور کی تعریف نہین کرتی اسی طرح جینیون کی یہ بات بھی دکھلائی دیتی ہے صہ ۴۸۹

۱۹۳۔ جینیون کی تمام باتین سوائے چند ایک کے ترک کر دینے کے قابل ہین صہ ۴۸۹

۱۹۴۔ جسکو ذرہ برابر بھی عقل ہوگی۔ وہ جینیون کے دیوون۔ کتب مسائل اور اپدیشکون کو دیکھ سن۔ اور غور کر کے بلاشک فوراً چھوڑ دیگا صہ ۴۸۹

۱۹۵۔ اگر جین لوگ دوسرے بے علمون کو چیلا بنا کر جیسا انون کی طرح نہ باندھتے تو وہ ان کے پھندے سے چھوٹ کر اپنے جنم کو سپھل بنا لیتے صہ ۴۸۹

۱۹۶۔ جینیون کی کتاب مین لکھا ہے کہ خواہ کیسا ہی دکھ آجائے مگر جینی لوگ کھیتی بیوپار وغیرہ کام نہ کرین۔ کیونکہ یہ کام ترک مین لیجانے والے ہین۔ صہ ۴۸۹

۱۹۷۔ جینیون کا ایسی کروی کا اپدیش کرنا بالکل بیہودہ ہے۔ کوئی ان سے پوچھے کہ پھر تم خود بیوپار وغیرہ کیون کرتے ہو صہ ۴۸۹

۱۹۸۔ جینیون کے جسقدر باقی ماندہ ہو گذرے ہین۔ انھون نے دوسرے مذہب کو گالی دینے کے سوا اور کچھ بھی نہ کیا صہ ۴۸۹

۱۹۹۔ جینیون کو ایسی جھوٹی بیہودہ چوڑی گپ مارنے سے ذرا شرم نہین آتی صہ ۴۸۹

۲۰۰۔ مورتی پوجا کا جتنا جھگڑا چلا ہے وہ سب جینیون کے گھر سے نکلا اور تمام اوہام باطلہ کی جڑ بھی جین مت ہے صہ ۴۹۲

۲۰۱۔ جینیون کی مورتیون کا سب کے سامنے ننگا رہنا اور رکھنا جیو دنکی ہی کارروائی ہے صہ ۴۹۴

مذکور کی بالاقتباسات سے یہ بات بخوبی عیان ہے کہ سوامی دیانند کے دل مین جینیون اور بدھون کے تئین برہمنون۔ پنڈتون۔ رشیون تیرتھون۔ مندرون برہمنون۔ سادھوؤن۔ سنیاسیون ہندو

فرقون کے بانی مبانیون وغیرہ کے لئے جسقدر زور دار نفرت اور بیزاری کا جذبہ دیکھا جاتا ہے وہ اپنی
مناسب حدود سے بھی تجاوز کر گیا ہے۔ چنانچہ سوامی دیانند صاحب اس قسم کے بت پرستوں ویدوں
سنیاسیون۔ برہمنون۔ پنڈتون وغیرہ کو پوپ کے نام سے پکارتے ہوئے، ان پر اندھے باہر اندر کی پھوٹی
آنکھون والے لال بجھکڑ بے حیا بے شرم کور باطن بے عقل نفس پرست۔ فریبی۔ عیاش۔ ادھرمی بیدین
جاہل عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے۔ جہنم مین جانے والے کیڑے کوڑے بننے والے۔ دغاباز ٹھگ غفلت
اور نفس پرستی مین غرق۔ جھوٹے گورو گبر گنڈ۔ بھگ اور لنگ کی پرستش کے موجد۔ مکروہ اور بے شرمی کے
کام کرنے والے بھگ اور لنگ کی پرستش مین نجات ماننے والے۔ کنجر بھنگی۔ بھاڑے کے ٹٹو بکھار
کے گدھے بدرواجون اور بدفعلیون مین پھنسے ہوئے۔ پاکھنڈ مت کے پرچارک۔ مکار۔ دغاباز۔ مکرو
فریب سے بت قائم کرنے والے رگون کو ٹھگنے والے بت پرستی کے انسانی جامہ کو رائیگان کھونے والے
بدچلن رنڈی بازی زناکاری۔ شراب نوشی کرنے والے تمسن کش۔ ویدون کے مخالف ٹن ٹن پون
پون کرنے والے شور مچانے والے اور انگوٹھا دکھانے والے۔ چٹک مٹک چلک جھلک کرنے والے
غریبون کا مال لوٹنے والے نکمے سست بھک۔ منگے۔ کم ہمت۔ سارے جہان مین جہالت کی پھیلانے
والی پیٹ کی بندے کم عقلون کو ٹھگنے بت چور بھنگر ونگی چاپلوس دولت کو لوٹنے والی روکاندار ٹھگنے زیادہ ڈھانے بھاٹ۔
خوشامدی۔ سچائی اور صداقت سے بیزار بکواسی بھانگ کے لوٹے چڑھانیوالی بھنگ کی ترنگ مین گپڑ ہانکنے والی علم جغرافیہ کے دشمن۔
جھوٹے الزام تراشنے والی عیاش حریص بدمعاش بھکاری رنج رنگ دیکھنے والے بندریا کی طرح لنگ کو گلے مین لٹکائے
پھرنے والے۔ مٹی پتھر کے لنگ پوجنے والے بکرے کی طرح۔ بم۔ بم۔ ہر ہر کہنے اور گال بجانے والے
ماتھے پر لنگ کی شکل کا تلک لگانے والے۔ رانڈ سینسی۔ رانڈون مین گھسے رہنے والے۔ داغ کر
لنگ کا نشان بنانے والے گلے مین لنگ لٹکا کر پھرنے والے۔ پان بھی لنگ کو دکھلا کر پینے والے محض
کھانے پینے کی خاطر سادھو بننے والے سنیاسی ہو گھمنڈ کرنے والے۔ گندے۔ گمراہ کنندہ۔ حاسد بیرونی
کرو فریب کے علاوہ اندر سے بھی کپٹ سنی۔ جھوٹے۔ ڈھونگ رچانے والے ہزاری عورت
کی مانند بے علمون کو حیوانون کی طرح ہانکنے والے کجرو۔ گایون بیلے۔ منگی مورتون کی پوجا کرنے والے
وغیرہ وغیرہ نہایت ہی نامناسب الفاظ کی بوچھاڑ کرتے ہوئے نظر آتے ہین۔ صرف یہی نہین۔ بلکہ سوامی
دیانند صاحب مورتی پوجا یا بت پرستی کو بھی سخت بے شرمی اور بے حیائی کا فعل کہ وہ کام شہوت بڑھانیکا

موجب، خدا کی یاد سے دور کرنے والی۔ چوری۔ زناکاری وغیرہ مین رغبت دلانے والی چیز۔ فعل عبث بدترین گناہ گہری خندق۔ بیدینی مفلسی کا باعث۔ زناکاری۔ لڑائی اور بکھیڑے کی موجد۔ بیماریان بڑھانے والی۔ نفاق ڈلوانے والی۔ ملک کی بربادی کا موجب دشمن کو فتح دلانے والی تباہی کارستہ دنیا اور عاقبت کی بربادی کا باعث۔ رنڈی بازی۔ شراب نوشی کی مددگار بزرگون کی بے عزتی کا موجب، محسن کشی۔ بدکاری۔ اور بدکاریون کی بدفعلیون کا باعث سیان میوی کی محبت کو توڑنیوالی روح کو مجروح کرنیوالی سراب اور بدبو پھیلنے والی شرافت سے گری ہوئی حرکت سفاہل ترک سستی کاہلی گداگری کی مان جھوٹ اور فریب کی، تناعت کا ذریعہ حیوانیت مجسم وغیرہ وغیرہ قرار دیتے ہوئے بت پرستی کے برخلاف نہایت زور و شور سے احتجاج بلند کرتے ہین اس سے بھی بڑھکر سوامی صاحب ان تمام ہندو گرنتھون یا ہندو شاستروں کو جنمین بت پرستی کی تعلیم دی گئی ہے۔ جھوٹی نقصان دہ اور قابل ترک قرار دیتے ہین ہندو گرنتھون کے علاوہ وہ تمام تیرتھ جو ہندوؤن کے نزدیک نہایت مقدس اور نجات کا ذریعہ مانے جاتے ہین۔ سوامی دیانند کے نزدیک گنگا کی کانین فاحشہ عورتون کے جنگل اور شعبدہ گرون کے مسکن معلوم ہوتے ہین اسکے علاوہ سوامی دیانند نے اپنی شہادت مین جسکو ہم اوپر درج کر چکے ہین اس بات پر کافی روشنی ڈالدی ہے کہ اس ملک مین جس قدر بت توڑے گئے تھے۔ وہ زیادہ تر شنکر آچارج کے زمانہ مین توڑے گئے تھے چونکہ ان بتون کا تعلق جینیون سے تھا۔ اور جینیون نے کسی زمانہ مین بقول سوامی دیانند آریون یعنی ہندوؤن پر بڑے مظالم توڑے تھے اور انھون نے ویدون اور دیگر گرنتھون کو تلف کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس لئے جب ہندوؤن کو جینیون پر غلبہ حاصل ہوا۔ تو ہندوؤن نے جینیون کے بتون کو خوب توڑا اور انکے مندرون پر قبضہ کر لیا۔ چونکہ ہندوؤن اور جینیون کا یہ جھگڑا مسلمانون کے ہندوستان مین آنے سے بہت عرصہ پیشتر ہوا تھا۔ اس لئے یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ جن مندرون اور بتون کے توڑنے کا الزام مسلمانون پر لگایا جارہا ہے۔ وہ بقول سوامی دیانند دراصل ہندوؤن اور جینیون کی آپس کی جنگ کے نشانات ہین جو اب تک دیکھے جا سکتے ہین۔ گیا کے بدھ مندر کا ابتک ہندوؤن کے قبضہ مین چلے آنا بھی اس بات کی کافی شہادت ہے کہ ہندوؤن نے فریق مخالف کے مندرون اور مورتیون کے ساتھ نہایت ہی فیاضانہ برتاؤ سے کام لیا۔ کچھ ہی ہو سوامی دیانند کے مذکورۂ بالا دشنام سے کم از کم اتنا پتہ تو لگ جاتا ہے کہ وہ ہندو ہوتے ہوئے اور برہمنون کے گھر مین پیدا ہو کر ہندو دھرم اور خاصکر برہمنون سے کس قدر

بیزار نظر آتے ہین - کہتے ہین کہ دشنام جس کے معنی گالی کہے جاتے ہین وہ سنسکرت کے دشٹ اور نام کا مرکب ہی یعنی کسی شخص کو برے نام سے پکارنا - سوامی دیانند نے تو اپنے بھائی بند برہمنون اور ہندوون کو انکے دشٹ ناموں سے یاد کیا ہی کہ انکی کتاب کا یہ حصہ دشٹ نامہ یا دشنامہ بن گیا ہی - بت پرستی سے بڑھکر ان کے نزدیک کوئی برا فعل نہین ہی - ہندوؤن کے جن گرنتھون مین بت پرستی کی تعلیم دی گئی ہی سوامی دیانند کے نزدیک ان گرنتھون کے مصنفین شرافت اور انسانیت سے محروم تھے پس جس صورت مین کہ سوامی دیانند کو ہندو دھرم گرنتھون تیرتھون مندرون سادھوؤن سنیاسیون برہمنون پنڈتون وغیرہ سے سخت بیزار اور ان سے دور دور بھاگتا ہوا دیکھتے ہین - تو ایسی صورت مین ہمارے بزرگ کیسے دور اندیش حق پسند خدا پرست اور حقیقت شناس تھے کہ انھون نے سوامی دیانند سے صدیون پیشتر اس قسم کے خیالات کو ترک کرکے اسلام قبول کر لیا - حالانکہ سوامی دیانند کے زمانہ مین ہندوؤن مین سے بہتون اور سانگریزون کے راج کی بدولت انسان کی قربانی ستی - دختر کشی اور وطی النفس جیسی خطرناک اور شرمناک رسومات قانونًا روکی جا چکی تھین - مگر ہمارے بزرگون کے زمانہ مین جبکہ انسان کی قربانی ستی اور وطی النفس جیسے جرائم بھی دن دہاڑے کئے جاتے تھے - اس زمانہ مین ان خدا ترس - حق پسند - غیور - حیا - شریف النفس بزرگون کو ہندو دھرم مین رہنا کس قدر دشوار ہو گیا ہوگا - اور کس طرح وہ دلدل بے آب کی طرح اس دلدل سے نکلنے کے لئے بیتاب ہو رہے ہونگے - چونکہ اس زمانہ مین ایک طرف ہندو تھے دوسری طرف جینی اور دونون ہی بت پرست تھے اور بت پرستی کی جو خرابیان اور بدنتائج ہو سکتے ہین - ان پر سوامی دیانند نے خود ہی اپنے دشنامہ مین روشنی ڈالدی ہی - مقام غور ہی کہ ان سعید روحون کو جو ان تمام توہمات سے تنگ آ چکی تھین - جنکو نہ جین دھرم تسلی دے سکتا تھا نہ ہندو دھرم راحت پہنچا سکتا تھا کیسی مشکلات کا سامنا تھا - یہ وہی زمانہ تھا جبکہ عرب مین آفتاب اسلام طلوع ہو چکا تھا - ہمارے آباؤ اجداد کی بیتاب اور پیاسی روحین آسمان کی طرف دست بدعا تھین کہ خدا وند کریم نے دنیا کی رہنمائی اور رہبری کے لئے آفتاب اسلام کی کرنین خشکی اور تری کے راستے سے ہندوستان پر پڑنا شروع کین - ہمارے آباؤ اجداد نے جو پہلے ہی سے اس روحانی بارش اور ربانی رحمت کے لئے چشم براہ تھے - الٰہی نور کی کرنون کو لینے کے لئے اپنے دلون کے کواڑون کو کھولدیا اور نہایت ذوق و شوق کے ساتھ اس عالمگیر الٰہی کو اپنے روحانی ہونٹھون سے لگا لیا - ہمارے ایسے خدا پرست اور حق پسند آباؤ اجداد پر آج کسی سے

یا ہندو کا یہ زام لگایا کہ وہ نعوذ باللہ تلوار کے ڈر سے یا لالچ سے مسلمان ہو گئے تھے سخت کمینہ پن اور شرارت ہے۔

آٹھوین فصل

دنگل

ہمارے بزرگون نے کیون ہندو دھرم کو ترک کیا تھا۔ اس کے متعلق سوامی دیانند کی شمار کے ذریعہ ہم کسی قدر روشنی ڈال چکے ہین۔ اب ہمارے سامنے ایک نیا سوال پیش کیا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ تم نے تمھارے آباؤ اجداد نے ہندو دھرم کو ترک کرنے مین تو ٹھیک فیصلہ کیا۔ مگر ان کو بجائے مسلمان ہونے کی بجائے ویدک دھرمی بن جانا چاہیئے تھا۔ اس لئے کہ وید خدا کا کلام ہے۔ اور وہ معرفت الٰہی سے بھرپور ہے۔ تم کو چاہیئے کہ تم اپنے یا اپنے بزرگون کے فیصلہ پر نظر ثانی کرو۔ ہم کہتے ہین کہ تمھاری درخواست بالکل معقول ہے ہم نظر ثانی کرنے کے لئے تیار ہین۔ مگر تم پہلے اس بات کا فیصلہ کرو۔ کہ آیا ہم ان ویدون کو مانین۔ جو ہندو پنڈت ہمارے سامنے پیش کرتے ہین۔ یا وہ جو تم پیش کرتے ہو ہمارے اس سوال کا جواب ہمین یہ دیا جاتا ہے کہ ویدون کا فیصلہ کرنے کے لئے ہم دونون آپس مین کشتی لڑتے ہین۔ جو جیت جائے تم اُسکے ویدون کو مان لینا۔ ہم کہتے ہین کہ بہت اچھا تم آپس مین خوب دنگل کرو۔ ہم چپ چاپ تماشا دیکھینگے۔ جب تم آپس مین نپٹ لوگے تو ہم سوچینگے کہ ہم اپنے یا اپنے بزرگون کے فیصلہ پر نظر ثانی کرین یا نہ۔ چنانچہ ہم دیکھ رہے ہین کہ ایک طرف تو ہمارے سامنے بنارس کی ریشمی دھوتیان پہنے پرانے ہندو پنڈت ہین۔ دوسری طرف لنگوٹ باندھے سوامی دیانند ہین۔ دونون مین ویدون کے متعلق کچھ اس قسم کے داؤ پیچ لڑائے جا رہے ہین۔ ہندو پنڈت وید کا یہ منتر پڑھتے ہین۔

یکاسکاؤ شکتنکا۔ بل گتی دکھتی۔ ہنتی۔ کبھے۔ لپسوتی غلطیتی۔ دھارکا (یجروید $\frac{۲۳}{۲۲}$)

ہندو پہلوان وید ھر آچارج۔ یجروید کے اس منتر کا ترجمہ بدین الفاظ کرتا ہے سگلیا۔ یونیم۔ بہوشین آہا۔ ستر نیام شیگھر گاہنے۔ یزاؤ۔ بل ہا۔ شبد بھوتی۔ بھگے۔ یزاؤ شکن۔ ورشیام یار بھگے۔ دنگم۔ آگچھتی۔ تداویہ ہم جیوتی۔ یدوا۔ گل گلے۔ شیدم۔ کروتی۔ کمایلم۔ ادھرو ہم پرتی ہا

اگر بھاگے۔ سا۔ چھدرم۔ نگم۔ کھم۔ لو۔ بھاستے ؛

سوامی دیانند فرماتے ہین کہ مہیدھر جھوٹا ہی۔ دام مارگی ہی۔ وہ وید کا ایسا ترجمہ کر کے بدیشی پھیلانا چاہتا ہے۔ سوامی دیانند مہیدھر کی اس شرارت کو طشت از بام کرنے کے لئے وگو یدآدی بھاشا بھومکا مین نہایت سلیس ہندی مین اسکا ترجمہ شایع کر دیتا ہی۔ ہزارون لاکھون نوجوان روشنیر و ہندو یا آریہ ڈکمان اسکا مطالعہ کرتی ہین مگر ہم ہندی یا اُردو مین اسکا ترجمہ نہین کرینگے۔ بلکہ ویدکے بھید کو پوشیدہ رکھنے کے لئے ہم نہایت دقیق الفاظ استعمال کرینگے" عاملان گیسو بہ انگشتہائے خود شکل استہ المراۃ میسازند و باد و شیرگان میگویند وقت وطی النساء بالسرعۃ صورت غلط اید مین. ستہابرمے آید۔ دیون ایر الرجل مثل العصفور فی استہ المراۃ ورمے آید۔ وآن کیر را آنگ میگیرد۔ دیگر لقمہ میبرد۔ ہر آئینہ صورت ملہا بلندے شود۔ دوشیزگان نیز با عامل گہہ استہزا میکنند و میگویند کہ حشفہ کیر تو باسو۔ افش مثل دہن تو می ماند۔ ہم جانتے ہین کہ ہمارے اس ترجمہ سے عوام الناس کے ہاتھ بلے کچھ بھی نہین پڑیگا۔ مگر ہم کیا کرین ہم مجبور ہین۔ ہم پرانے خیال کے ہندوؤن کے ساتھ اتفاق کرتے ہین کہ ویدون کی تعلیم کو ہر ایک انسان کے سامنے یہانتک کہ چوہڑے چماروں کے سامنے بھی پیش کرنا چاہیے۔ چنانچہ اسی اصول سے متحرک ہوکر وہ اپنی اُردو اور ہندی کی کتابون مین ویدک اصولون کی بدین لفظ اشاعت کرتے ہین ہ "بہترین وقت برائے مجامعت بعد از یک پہر شب است چون مرد و عورت تندرست و خورسند باشند باید کہ مجامعت کنند وقتیکہ منی بقضاء فرج برسد ہر دو را باید کہ حرکت نہ کنند و جسم ہائے خود را مستقیم داشتہ دہن بدہن پیوستہ بینی بینی پیوستہ بمنی مرد انزال منی کند۔ در وقت چکیدن نطفہ بہ اندام نہانی عورت را باید کہ کون خود را آنگ کند و فرج را بالا کشیدہ نطفہ بہ رحم خود برساند و آنجا قایم کند۔ اردو سیتارتھ پرکاش صہ ۱۰۸ اسنکار بدھی صہ ۴۲

سوامی دیانند اس مین کوئی جھجک محسوس نہین کرتے کہ مذکورۂ بالا ویدک ہدایات کو اُردو و ہندی مین شایع کر کے نوجوان کنواری لڑکیون یا عورتون کے سامنے پیش کرین مگر ہمین ان ہدایات کو اُردو مین نقل کرتے ہوئے جھجک محسوس ہوئی ہی۔ گر سوامی دیانند کا مذکورہ بالا فعل درست تسلیم کر لیا جائے تو ہم پوچھتے ہین کہ اسی فعل کو ظاہر کرنے کے لئے ہندو پنڈت جو وید کا یہ منتر پیش کرتا ہی۔ وہ کیا جرم کرتا ہے ؟

ماتا۔ چہ۔ تے پتا۔ چہ۔ تے اگرم۔ برگھش۔ ایسہ۔ روہتا۔ پرتی۔ لا ینی۔ نے۔ پتا گچھ شہتی تیم۔ سیات۔ (یجروید ۲۳/۲۴)

مہیدھر اسکا ترجمہ بدین الفاظ کرتا ہی:۔

"ہی مہاشی۔ تو۔ ماتا۔ چہ۔ تو پتا۔ یدا۔ کاشٹم۔ یسیہ۔ میخ۔ کسیہ۔ اپری بھاگم۔ اروہتا تدنے پتا۔ کچھے میٹی۔ تلیم۔ لنگم۔ پرکھیشنی۔ ایوم۔ تو۔ اپتنی۔ اتی شیلیم۔ لنگم اتھانین کردتی۔ وا۔ تبد بھوگین سنہیم۔ اتی۔ دون۔ ایدم۔ تو۔ اپتنی:۔

"اے مہاشی۔ چون پدر و مادرت بر تخت چوب خوابیدند۔ وبدر تو کیرش کتبضتہ الید بہ استہ لیکا داخل کرد۔ تو بہ ظہور آمدی۔ ثم بعد اقامتہ الذکر بہ مہاشی میگوید کہ با تو مجامعت میخواہم مہاشی بجواب میگوید کہ ولادت تو ہم برین نمط بودہ است۔

سوامی دیانند فرماتے ہین کہ مہیدھر ویدون کا ایسا ترجمہ کرنے مین بدمعاشی کرتا ہے اور کہ وہ دام مارگی ہے مگر خود۔ یجروید کے ہی ایک منتر کا ترجمہ سوامی دیانند نے بدین الفاظ کیا ہی:۔

ریتو۔ موترم۔ یجہاتی۔ پونیم۔ بروشدی۔ انسیم۔ گرہو۔ جرایونا۔ آورت ایرم جہاتی جنتہا (یجروید ۱۱/۳۱)

ترجمہ "چون ایرا الرجل بہ استہ المراۃ داخل میشود۔ استخراج منی وبول خوب میکنند۔ بعدہ نطفہ بہ جرایو غلطیدہ پیدا میشود"

پیدائش کے جس اصول کو مہیدھر نے ذرا کھلے الفاظ مین دکھایا ہے۔ اسی کو سوامی دیانند نے وید کے دوسرے منتر سے واضح کر دیا ہی۔ مہیدھر دوسرا منتر پیش کرتا ہی:۔

یدسیہ۔ انگھو۔ بھیدیا۔ کرسو۔ منتھولم۔ اپات۔ ست۔ منکاری۔ اسیہ ریجتو۔ گوشفے۔ شکولا۔ دون۔

یجروید ۲۳/۲۸

چون کیر اسین بہ استہ ضیق داخل میشود۔ خصیتان بہ شفرتان مے ماند یعنی بہ سبب تضیق الفرج وسانیۃ الذکر بیرون استہ ماندہ چنان بے قراری و اضطراب میکنند۔ گوئی کہ ممکان آمدکہ بہ شقاق ظلف البقرۃ ملوث المار افتادہ بتیاب باشند سوامی دیانند کہتا ہی کہ مہیدھر بکواس کرتا ہے۔ مگر ہم کہتے ہین کہ کئی ایک ویدمنتروں کا خود سوامی دیانند نے جو ترجمہ کیا ہے وہ بذات خود مہیدھر کے ترجمہ سے

کم نہین ہی مثال کے طور پر ایک منتر لیجئے۔

مکھم۔ مدسیہ۔ شرا۔ ات۔ ستین۔ جلیجا۔ پوترم۔ اشی نا۔ سنت سرسوتی۔ چیرین۔ یاپور۔ بھشکیہ۔ باد۔ بستر نا شیپو۔ ہرسا۔ ترسی (یجروید ۱۹/۸۸)

سوامی دیانند اسکا ترجمہ یہ الفاظ کرتے ہین:۔

"زنیکہ ہمچون زبان شیرین ست۔ باید کہ عشق خود را سرش بہ سرغاوند پیوستہ دہن خود را پاک کند ..... و مرد یکہ ایرش بذریعہ ادویات محفوظ کردہ است۔ این فعل را بہ بسیار تندی میکند"

معید ھر کے ترجمہ مین یہ خوبی ہی کہ وہ تجربات اور مشاہدات کے مطابق ہوتا ہے مگر سوامی دیانند بعض اوقات ایسا ترجمہ کر جاتے ہین۔ جو تجربہ اور مشاہدہ دونون کے برخلاف پڑتا ہی۔ مثلاً۔

"پرانم ے۔ پاہی۔ اپانم ے۔ پاہی۔ دیانم ے۔ پاہی (یجروید ۱۴/۸)

یجروید کے اس منتر کا ترجمہ کرتے ہوئے سوامی دیانند نے یہ دکھلایا ہے کہ عورت مرد سے یہ زوردار اپیل کر رہی ہے کہ اے میرے خاوند۔

"باید کہ تو آن باد من کہ بالائے ناف من حرکت میکند۔ حفاظت کنی و حفاظت آن باد مخالف ہی کن کہ زیر ناف من بیرون مے آید۔ و ہمچنین باد کہ در اعضاء من موجود است۔ حفاظت کن"

اس منتر کا جو ترجمہ سوامی دیانند نے کیا ہے۔ اس سے مرد کی پوزیشن نہایت نازک ہو جاتی ہے اس لئے کہ اگر وہ عورت کی درخواست کو نامنظور کرتا ہے تو عورت کے ناراض ہو جانے کا اندیشہ ہے اور اگر وہ اسکو منظور کرتا ہے تو وہ حیران ہوتا ہے کہ باد مخالف کی حفاظت کے لئے کیا طریقہ اختیار کرے عورت کو بھی یہ مشکل پیش آسکتی ہی۔ کہ اگر مرد باہر کی کھیتی کیاری کے کام پر گیا ہوا ہو۔ یا دوکان پر بیٹھا ہو۔ یا دفتر مین کام کر رہا ہو۔ اور ادھر باد مخالف نے عورت کو مجبور کر رکھا ہو۔ تو کیا عورت اپنے خاوند کے پاس بھاگی جائے۔ یا اسکو ٹیلیفون دے یا کیا کرے۔ بہرکیف سوامی دیانند نے منتر کا ایسا ترجمہ کر کے میان بیوی دونون کے رستے مین ایسی مشکلات ڈالدی ہین جنکا حل نہایت مشکل ہے معید ھر اس قسم کی مشکلات نہین ڈالتا۔ بلکہ وہ جو ترجمہ کرتا ہے وہ نہایت سلجھا ہوا کرتا ہے مثلاً

اردھم۔ انیم۔ اچھ اپتہ۔ گردو۔ بھارم۔ ہرن۔ نو۔ اتھاسیہ۔ مدسیہ۔ معید ھیانم شیتے۔ دانتے پنن۔ نو (یجروید ۲۳/۲)

مہیدھر بھجر دید کے اس منتر کا ترجمہ بدین الفاظ کرتا ہے۔

مرد باید کہ چون بیند۔ استہ المرۃ ضیل" آنرا بدست خود گرفتہ کشادہ بکند۔ چنان کہ کف منسف را بغلہ وعلف پر کردہ بہ باد بمیدہد۔ تا آنکہ ہر دو جدا جدا میشوند۔

صاف ظاہر ہے کہ مہیدھر کا ترجمہ اور اسکی مثال دونون تجربات ومشاہدہ کو ساتھ لئے ہوئے ہے مگر سوامی دیانندان دونون باتون کو نظر انداز کر جاتے ہین مثلاً

"واچم۔ تے۔ شندھامی۔ پرانم۔ تے شندھامی۔ چکشوتے شندھامی شروترم نے شندھامی۔ نابھیسم تے شندھامی۔ میڑانتے۔ شندھامی پایونتے۔ شندھامی۔ جوترم تے شندھامی (یجر وید ۶/۱۴)

سوامی دیانند فرماتے ہین کہ اس منتر مین گورو یا گورو کی عورت کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے شاگردون کو مخاطب کرکے کہے۔ کہ۔

"بیائید کہ زبان شمارا پاک بکنم۔ پران شمارا پاک بکنم۔ نظر شمارا پاک بکنم۔ گوش شمارا پاک بکنم۔ ناف شمارا پاک بکنم۔ کیر شمارا پاک بکنم۔ کون شمارا پاک بکنم۔ افعال شمارا پاک بکنم"

ہدایات نہایت معقول ہین۔ مگر ہم جانتے ہین کہ گورو کل مین ۲۵ برس سے لیکر ۴۸ برس تک طالب علم کو رہنے کی اجازت ہے اگر بچے چھوٹی عمر کے ہون تو ممکن ہے۔ ان کے پاخانہ پیشاب صاف کرنیکا مطلب ہو لیکن اگر سوامی دیانند کی طرح جو سوامی درجانند کے پاس متھرا مین ۴۸ برس کی عمر سے بھی زیادہ دیر تک شاگردی کرتے رہے تھے۔ گورو کے گھر مین طالب علم ۲۵ برس سے لیکر ۴۸ سال کی عمر کے ہونگے۔ تو بھر وید منتر کے فرمان پر عمل کرنا گورو کی عورت تو ایک طرف خود گورو کے لئے بھی بڑا مشکل ہے۔ ایک منتر اور لیجئے:

"ناابھرتے۔ ے۔ چشم۔ دگیانم۔ پایورے۔ پچیتی۔ رہست۔ آنند۔ نندارا۔ انڈودہے۔ بھگا۔ سوبھاگیم۔ پتیا۔ جنگا۔ بھیام۔ پچھیام۔ دھرسوامی۔ بشی۔ راجا۔ پرشٹھتا (یجر وید ۳۰/۵)

سوامی دیانند فرماتے ہین۔ کہ اس منتر مین راجہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنی رعایا کے سامنے یہ اعلان کرے کہ

"اے رعایا دمن مے خواہم کہ نان من دل من چلم من۔ دکرن من وفرج من دست انی وپشتین من۔ دکیر من کہ باعث لذت جماع ست۔ ین ہمہ اشیا را باعث شادمانی من باشند۔ ومیخواہم کہ ساق من وپے من باعث قیام من باشند۔ ومن راجۂ شما بودہ بہ عدل وانصاف حکومت کنم"

راجہ کی طرف سے رعایا کے سامنے ویدون نے جس اعلان کی ہدایت کی ہو وہ نہایت فصیح وبلیغ ہے

مگر یہ اسی منتر سے معلوم ہوا ہے کہ وید دن کے زمانہ مین راجاؤن کے جسم مین بھگ بھی ہوا کرتی تھی راجاؤن کے راجہ یعنی مہاراجہ اندر کے بارے مین پورانون مین کتھا آتی ہے۔ کہ جب اس نے گوتم کی بیوی اہلیہ سے زنا کیا۔ تو رشی کی بد دعا سے اندر کے جسم مین ہزار بھگ پیدا ہو گئی تھی۔ ممکن ہے۔ پورانون کے اندر کے جسم مین ہزار بھگ نمودار ہونے کی کہانی وید کے اسی منتر سے اخذ کی گئی ہو۔ مگر اس بات کا تواریخی ثبوت ملنا نہایت مشکل ہے کہ راجہ کی ہزار بھگ گھٹتے گھٹتے آخر کار کس زمانہ مین صرف ایک بھگ رہ گئی اور پھر آج کل کے زمانہ مین وہ بھگ بھی کیون روپوش ہو گئی۔ بہرکیف کچھ ہی ہو سوامی دیانند نے اس چیستان کا کوئی حل نہین بتایا۔

دوسرا منتر لیجئے:۔

"پرچھیامی۔ ترام۔ پرم۔ انتم۔ پرتھویا۔ پرچھیامی۔ تیر۔ بھوا سنیہ نابھی پرچھیامی۔ ترآ۔ درشنہ۔ اشواسیہ۔ رتبہ۔ رگوید منڈل پہلا ۲۲۔ ۱۶۴۔ ۳۴۔ سوامی دیانند ترجمہ کرتے ہین۔

"اے عالم! من از ترے پرسم کہ کن رہ زمین کجاست؟ راز تو می پرسم کہ مرکز ہمہ اجرام فلکی کجاست۔ از تو ے پرسم کہ آن کیست۔ کہ انزال منی او ہمچو انزال فرس است کہ باران منی میکند"

سوامی دیانند فرماتے ہین کہ محققین کو چاہیئے کہ وہ اسی قسم کے سوالات عالمون سے پوچھتے رہا کرین۔ رگوید کے دوسرے منتر مین ان تمام سوالون کا جواب دیتے ہوئے آخری سوال کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ ایسا بارش کنندہ سورج ہے۔ مگر رگوید مین اس سے پہلے ہی منتر مین سورج دیوتا نے مینھ برسانے کا جو کام کیا ہے۔ اس سے سوامی دیانند بھی چکرا گیا ہے۔ چنانچہ اس سے پہلا منتر یہ ہے:۔

"دیوؤ۔ را۔ مے۔ پتا۔ جنتا۔ ناابھر تر۔ بندھرے۔ ۔ ما۔ پرتھوی۔ مہیم آنیو۔ چمبو۔ یونی انتر مترا۔ بتا دوہتر گربھم۔ ادہات" رگوید منڈل پہلا ۲۲۔ ۱۶۴۔ ۳۳۔

رگوید آدی بھاش بھومکا مین اس وید منتر کا ترجمہ کرتے ہوے سوامی دیانند نہایت پریشان ہوا ہے۔ آخر کار وہ یہ ترجمہ کرتا ہے:۔

"روشنی (سورج) میرا پتا یعنی محافظ ہے۔ اس سے تمام کاروبار انجام پاتے ہین۔ یہان سورج اور زمین کا باہمی تعلق ہے۔ زمین ماتا یعنے جائے قیام ہے زمین اور سورج یا زمین اور بادل چادر

چھت اور پچھمنی دو بالمقابل کھڑی ہوئی نوجوان سے مشابہ ہین - بادل جو بمنزلہ باپ ہے - زمین
مین جو بمنزلہ دختر ہے - اب باران کی صورت مین حمل کو قائم کرتا ہے رگوید منڈل سوکت ۱۶۴ منتر
۳۳) "سوتا یعنی سورج کو پرجاپتی کہتے ہین اور صبح کی شفق اس کی دختر کی مثال ہے - کیونکہ جو شے
کسی سے پیدا ہوتی ہے - وہ اسکی اولاد کی مثال ہوتی ہے اور وہ خود بمنزلہ اس کے باپ کے ہوتا ہے -
وہ باپ یعنی سورج اوشا یعنی سرخی نما شفق مین جو بمنزلہ اس کی دختر کے ہے - بذل سرعت اپنی کرنون
سے حمل کرتا ہے اور اس طرح شفق مین سورج کے حلول کرنے سے سورج کی روشنی یا دن جو بمنزلہ اسکے
فرزند کے ہے - پیدا ہوتا ہے - اس فرزند یعنی روشنی یا دن کی مان اوشا (شفق) اور باپ سورج ہی
گویا اوشا کے بطن سے جو سورج کی دختر کی بمنزلہ ہے - سورج کی صورت نقطہ سے فرزند یعنی دن
پیدا ہوتا ہے - علی الصباح یعنی پانچ گھڑی رات رہتے سورج کے برآمد ہونے سے پیشتر کسی قدر سرخی
نمایان ہو جاتی ہے - اسے اوشا (شفق) کہتے ہین - اسوقت باپ (سورج) اور بیٹی (شفق) کے
وصل سے خوشنما روشنی مثل فرزند پیدا ہوتی ہے جس طرح ان باپ سے اولاد پیدا ہوتی ہے - اسیطرح
یہان بھی سمجھنا چاہیئے - اتیریہ برہمن - پنچکا ۳ - کنڈکا ۳۳ - ۳۴

"بادل اور زمین کا بھی باپ بیٹی کا تعلق ہے - کیونکہ بادل یعنی پانی سے زمین کی پیدائش ہوتی
ہے - اس لئے زمین بمنزلہ اس کی دختر کے ہے بادل سے مین باران صورت نقطہ پڑتا ہے - پانی
پڑنے سے زمین بارآور ہوتی ہے اور اس سے نباتات وغیرہ بمنزلہ اولاد پیدا ہوتی ہے - ترکت اوصیا
۴ - کھنڈ ۱۲) اسی طرح رگوید کا ایک اور منتر بھی ہے :-

شاسد وہی ۱ دوہتر نہنیم - کادی - وروان - رتیہ - دی دہی - تم جیرن - پتا پتر
دوہتہ سیکم - رنجین رسم - شکلین - غسا - دوہنوے - رگوید منڈل ۱۰ ۳

اس منتر مین سوامی دیانند نے "پتا وہی ۱ دوہتر سیکم" کا ترجمہ "باپ - دوہن کرنے والا بیٹی کے
سینچن کرنا" کیا ہے - اس منتر کی تشریح اور دوسرے منتر کی تشریح مین موجود ہے - سوامی دیانند نے رگوید
کے اس منتر کی تائید مین یہ ثبوت بہم پہونچایا ہے کہ نہ صرف رگوید مین ہی بلکہ ستپتھ اور ساتھ ہی برہمن مین
بھی باپ اور بیٹی کے تعلقات کا قصہ موجود ہے - جب یہ حالت ہے تو ہم نہین جانتے کہ سوامی دیانند جی
گرنتھون کے اس قصہ کو کہ برہما نے اپنی بیٹی کے ساتھ زنا کیا - کیون غیر مستند قرار دیتے ہین ؟

آگے چلکر سوامی دیانند نے رگوید کا یہ منتر پیش کیا ہے کہ:-

ایم - اچھسو - سوبھگے - پتم - ست رگوید منڈل ۱۰ - ۱۰ - ۱۰

سوامی دیانند اس کی تشریح بدین الفاظ کرتے ہین:-

"جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے قابل ہو تب اپنی عورت کو اجازت دے کہ اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنے والی تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد نہین ہو سکیگی - تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کرکے اولاد پیدا کرے - لیکن اس بیاہ سے عالی حوصلہ خاوند کی خدمت مین کمربستہ رہے - ویسے ہی عورت بھی جب بیماری وغیرہ مین پھنسکر اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو تب اپنے خاوند کو اجازت دے کہ اے مالک آپ کی اولاد کی اُمید مجھ سے چھوڑ کر کسی دوسری بیوہ عورت سے اولاد پیدا کیجئے جیسے پانڈو راجہ کی عورت کنتی اور مادری وغیرہ نے کیا اور جیسا وباس جی نے چترانگدا اور وچتر ویرج کے مرجانے پر اپنے بھائیون کی عورتون سے نیوگ کرکے امبکا امبا سے دھرت راشٹر اور امبالیکا سے پانڈو اور داسی سے وِدر کو پیدا کیا اس قسم کے تاریخی واقعات بھی اس بارہ مین ثبوت ہین - ستیارتھ صفحہ ۱۳۷

سوامی دیانند کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ نیوگ کا مسئلہ اتنا ہی پرانا ہے جتنا کہ وید الفرس کا مسئلہ وہ اسکے ثبوت مین یہ منتر بھی پیش کرتے ہین -

سومایہ تھمودرے - گندھرودرے - اترا - ترتیوا - کشنے - تیی تودرایتے - منش - جا

رگوید ۱۰ - ۸۵ - ۴۰ -

رگوید کے اس منتر سے سوامی دیانند یہ ثابت کرتے ہین کہ عورت کو گیارہ مردون سے نیوگ کرنے کی اجازت ویدون نے دی ہے - پھر وہ اسی رگوید کا یہ منتر بھی دیتے ہین -

امام - توام - اندرا - میرُوا - پستوام - سوبھگم - کرنو - شا - سیام - پتر - امام سندھی - پتی میکادشم کردھی -

رگوید ۱۰ - ۸۵ - ۴۵

اس منتر سے سوامی دیانند یہ ثابت کرتے ہین کہ شادی اور نیوگ کے ذریعہ عورت اور مرد کو دس دس اولاد پیدا کرنے کی اجازت ہے مگر کب اور کس طرح ؟ سوامی دیانند فرماتے ہین -

۱ - اگر شادی شدہ مرد دھرم کی خاطر شہر ملک مین گیا ہو - تو بیاہی عورت ۸ برس اگر علم دنیک نامی

کے لئے گیا ہو۔ تو چھ برس۔ اور دولت کمانے کے لئے گیا ہو۔ تو تین برس تک انتظار کرکے نیوگ کے ذریعہ اولاد پیدا کرے جب شادی شدہ خاوند واپس آوے تب نیوگ شدہ خاوند سے قطع تعلق ہو جائے ویسی ہی مرد کے لئے بھی قاعدہ ہے۔

۲۔ عورت بانجھ ہو تو آٹھوین برس اولاد ہو کر مر جائے تو دسوین برس جب جب اولاد ہو تب تب لڑکیان ہی ہون۔ لڑکے نہ ہون۔ تو گیارھوین برس اور جو بدکلام بولنے والی ہو۔ تو جلدی ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرے۔

۳۔ اسی طرح اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو۔ تو عورت کو چاہیئے اسکو چھوڑ کر دوسرے مرد سے نیوگ کر اولاد پیدا کرکے اس بیاہے خاوند کی وارث کرے۔

۴۔ اگر حاملہ عورت سے ایک سال کے عرصہ مین مرد سے یا دائم المریض مرد کی عورت سے رہا نہ جائے۔ اور اسکا عالم شباب ہو تو کسی سے نیوگ کرکے اس کے لئے اولاد پیدا کر دے۔

ستیارتھ پرکاش صہ ۱۳۸

نیوگ کا مسئلہ خود سوامی دیانند کو بھی زناکاری سا معلوم ہوتا ہو۔ چنانچہ وہ خود ہی اس پر سوال و جواب کرتے ہین:۔

سوال۔ یہ نیوگ کی بات زناکاری کی مانند معلوم ہوتی ہو۔

جواب۔ جیسا قواعد کے مطابق بیاہ ہونے پر زناکاری نہین کہلاتی اسی طرح قاعدہ کے مطابق نیوگ ہونے پر زناکاری نہین کہی جاویگی۔

سوال۔ ہے تو ٹھیک لیکن یہ رنڈی بازی کا سا کام نظر آتا ہو۔

جواب۔ رنڈی بازی مین کوئی مقررہ آدمی یا مقررہ قاعدہ نہین ہوا کرتا۔ مگر نیوگ مین بیاہ کی مانند قواعد ہین۔

سوال۔ ہم کو نیوگ کی بات مین گناہ معلوم ہوتا ہو۔

جواب۔ گناہ تو نیوگ کے رد کرنے مین ہے۔ کیونکہ ایشور کے قواعد کے مطابق مرد عورت کا فطرتی عمل رک ہی نہین سکتا۔ بجز تارک الدنیا عالم باکمال اور جوگیون کے۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۳۲-۱۳۳۔

سوامی دیانند کی مذکورۂ بالا تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ نیوگ کا مسئلہ مرد اور عورت کے فطرتی عمل کو جاری رکھنے کے لئے ہے اور کہ نیوگ نہ کرنا گناہ ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں نیوگ پر عمل کرنا بڑا پن یا ثواب یا دھرم کا کام ہے۔ یہی وام مارگیون کا خیال ہے کہ 'سہسر بھوگ درشنان مکتی'۔ مگر اسطرح دربدر خراب ہونے کی نسبت یہ کیون نہ کیا جاوے کہ حالات وضروریات کے مطابق عقد ثانی اور طلاق پر عمل کیا جاوے۔ سوامی دیانند اسکو نہین مانتے وہ فرماتے ہین کہ:۔

"عقد ثانی نہین ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ عقد ثانی سے عورت اور مرد مین محبت کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب چاہے تب مرد کر عورت اور عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرون کے ساتھ تعلق کر لینگے دوسرے جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا مرد اپنی عورت کے مرنے پر دوسرا بیاہ کرنا چاہین۔ تب پہلی عورت کی یا پہلے خاوند کی جائداد کو اڑا لیجائینگے۔ تیسرے بہت سے اپنے خاوندون کا نام ونشان مٹکر ان کی جائداد برباد ہو جائیگی چوتھے پتی برت اور استری برت دھرم برباد ہو جائینگے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۳۰

عقد ثانی سے پتی برت اور استری برت دھرم کو ناش ہو جانے سے بچانے کے لئے سوامی دیانند شادی شدہ عورت کو اجازت دیتے ہین۔ کہ اے نیک بخت چونکہ تو پتی برتا یعنی عفت ہے ہے۔ اس لئے ہم بستر ہونے کے بعد فوراً اپنے بیاہتا عالی حوصلہ خاوند کی خدمت مین چلی آنا۔ مگر سوامی دیانند یہ بھی فرماتے ہین:۔

"ایک نیوگ مین دوسرے لڑکے کے حمل رہنے تک نیوگ کی حد ہے۔ اس لئے پیچھے صحبت نہ کریں۔ حاصل کلام مذکورہ بالا طریقہ سے دس اولاد تک ہوتے ہین پیچھے شہوت پرستی سمجھی جاتی ہے" صفحہ ۱۳۰

گویا جب تک ایک عورت غیر مردون سے دس بچے نہ پیدا کر لین۔ تب تک وہ برابر نیوگ کر سکتے ہین۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اتنی اولاد صرف ۱۱ گھرون کی دریوزہ گری سے مل جائیگی ممکن ہے ان کو اسے بھی زیادہ دروازون پر دستک دینی پڑے اور سیکڑون ہزارون تک پہنچنا پڑے اس صورت مین وام مارگیون کے اصول 'سہسر بھوگ درشنان مکتی' اور نیوگ مین مطلق کوئی فرق نہین رہتا جس طرح وام مارگی اپنی ذات برادری یا ہم مشربون کے ساتھ ایک جگہ جمع ہو کر وام مارگ کے مقررہ قواعد کے مطابق بدفعلی کرتے ہین اسی طرح نیوگ کے متعلق بھی سوامی دیانند فرماتے ہین۔

"جب عورت و مرد کا نیوگ ہوتا ہو۔ تب اپنے خاندان مین مرد عورتون کے سامنے ظاہر کرین کہ ہم دونون اولاد پیدا کرنے کی خاطر نیوگ کرتے ہین۔ جب نیوگ کا مدعا پورا ہو جائیگا۔ تب ہمارا قطع تعلق ہوگا۔ اگر اسکے برخلاف کرین تو گنہگار اور ذات برادری یا راجہ کی سزا کے مستوجب ہون مہینے مین ایکبار استقرار حمل کا کام کرینگے ستیارتھ صفحہ ۱۲۲

نیوگ کا مدعا بچے پیدا کرنا ہی۔ اگر بچے پیدا ہونے سے پیشتر یہ تعلق توڑ دیا جائے تو وہ گنہگار اور ذات برادری اور راجہ کی سزا کے مستوجب ہونگے اس ناجائز تعلق کی مزید تشریح سوامی دیانند یون فرماتے ہین

"نیوگ کی صورت مین عورت اس بیاہے خاوند کے گھر مین رہتی ہو اور نیوگ سے پیدا شدہ لڑکے دیر تک دائی کے نہ بیٹے کہلاتے ہین نہ اسکا گوتر ہوتا ہو نہ اسکا اختیار ان لڑکون پر رہتا ہے شادی شدہ مرد اور عورت کو باہم خدمت اور پرورش کرنی لازمی ہی۔ مگر نیوگ کرنے والے مرد اور عورت کا اس قسم کا کوئی تعلق نہین رہتا بیاہی عورت مرد کا تعلق دونون کی موت تک رہتا ہی۔ مگر نیوگ شدہ عورت مرد کا تعلق کا یتی کے بعد چھوٹ جاتا ہی شادی شدہ مرد عورت اپنے گھر کے کامون کو سرانجام دینے مین کوشش کرتے ہین۔ مگر نیوگ شدہ مرد اور عورت اپنے اپنے گھر کے کام کرتے ہین صفحہ ۱۳۱

سوامی دیانند کی مذکورہ بالا تحریر کا مطلب صاف ہو کہ نیوگ کی صورت مین مرد و عورت خواہ شادی شدہ ہون۔ خواہ غیر شادی شدہ۔ مگر "ادھر کاریج" کیا اور ادھر وہ اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے۔ وام مارگیون کی اصطلاح مین شراب کا نام "تیرتھ" اور زناکاری کا نام "پوجا" ہے مگر یہ "کاریج" کی اصطلاح سوامی دیانند کی اختراع ہے جسطرح وام مارگیون نے اپنے ہر ایک قسم کے فسق و فجور کے لئے پرانے پانے ہندو گرنتھون کی آڑ پکڑی ہے اسی طرح سوامی دیانند نے اس "کاریج" کے لئے سب سے پرانی کتاب یعنی رگوید کا سہارا لیا ہے اور اسکا نام نیوگ رکھا ہے پرانے ہندو پنڈت ہیدھر اچارج اور سوامی دیانند مین صرف اتنا سا فرق ہو کہ ہیدھر وطی الفرس ویدمن سے ثابت کرتا ہے مگر سوامی دیانند نرس کا کام آدمیون سے لینا چاہتا ہے۔ حالات زمانہ کے مطابق گھوڑے کی طاقت کو آدمیون کی طاقت مین تبدیل کر دیا گیا ہو نتیجہ وہی ہو جو ہیدھر نکالتا ہو۔ وطی الفرس مین خاوند اپنی عورت کو اجازت دیتا ہو کہ تو گھوڑے سے وطی کر نیوگ کی حالت مین خاوند اپنی عورت کو اجازت دیتا ہو کہ تو گیارہ غیر مردون سے وطی کر۔ پس ویدون کے متعلق پرانے ہندو پنڈت ہیدھر اور سوامی دیانند کی تحقیقات کا نتیجہ تقریباً یکسان ہو ویدون کے ان پرانے اور نئے پہلوانون کے دنگل کو دیکھکر ہم اس بات کی ہرگز ضرورت

محسوس نہین کرتے کہ ہم اپنے یا اپنے بزرگون کے فیصلہ پر کسی قسم کی نظر ثانی کرین بلکہ ہم نہایت مضبوطی سے اس بات پر قائم ہین کہ ہندو یا ویدک دھرم کو ترک کرکے ہمارے آباؤ اجداد نے اپنی حق پسندی و خدا پرستی کا بین ثبوت دیدیا ہے ہمارے ایسے بزرگون پر آج کسی آریہ یا ہندو کا یہ الزام لگانا کہ وہ تلوار کے ڈر سے یا لالچ سے مسلمان ہوئے تھے سراسر شرارت ہے

نوین فصل

گھی

ہمارے بزرگون کے تنگ ذہن پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انھون نے تلوار کے ڈر سے یا لالچ سے ہندو یا ویدک دھرم کو ترک کر دیا تھا۔ ہم سے استدعا کی جاتی ہے کہ ہم اپنے بزرگون کے فیصلہ پر نظر ثانی کرین۔ چنانچہ اس مقصد کی خاطر ہمارے سامنے ویدون کے پرانے اور نئے مفسرین کا دنگل بھی رچایا گیا۔ مگر ہم دیکھ چکے ہین کہ اس دنگل کو دیکھکر جب ہماری تسلی نہین ہو سکتی تو ہمارے آباؤ اجداد جو ہم سے زیادہ عالم فاضل، خدا ترس اور حق پسند تھے اس قسم کی باتون سے کبھی صراط مستقیم کو اختیار کرنے سے رک سکتے تھے چنانچہ وہ ویدون کو ترک کرکے حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ ہم مشق بحث کرتے کرتے تھک گئے۔ اب ہم ذرا گھی پر بحث کرنا چاہتے ہین۔ ہم دیکھنا چاہتے ہین کہ اگر ویدون کی اس تعلیم پر جو سوامی دیانند ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ عمل ہونے لگ جائے تو ہندوستان مین کسقدر اقتصادی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مثلاً سوامی دیانند فرماتے ہین کہ۔

دوہویم۔ نیگت استو۔ گھرتواکتا۔ داگھ تو۔ نشی۔ ایکم نیادیت۔ پترم نر دوکیتم تحقن چنا۔ منوسمرتی

۹۔ ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس ۱۸۷۵ء صفحہ ۱۵۳

منوسمرتی کے اس شلوک کا ترجمہ کرتے ہوئے سوامی دیانند لکھتے ہین کہ۔

"عین آدھی رات کو تمام جسم پر گھی کا لیپ کرکے ایم ماہواری سے پاک شدہ بیوہ عورت کے ساتھ چپ چاپ صحبت کرکے ایک لڑکا پیدا کردے دوسرا ہرگز نہ کرے یہ کام تماشبینی کے طور پر نہ کرے۔"

سوامی دیانند اور منو مہاراج دونون ہمین یہ ہدایت کرتے ہین۔ کہ ہمبستر ہونے سے پیشتر نر جسم پر گھی کی لیپ لینی چاہئے گھی کا لیپ کیون کرنا چاہئے۔ اسپر وہ کوئی روشنی نہین ڈالتے۔ سوامی دیانند نے اور مردون اور عورتون کی اقسام بتادی ہین کہ جنکو نیوگ کرنے کی اجازت ہے۔ مثلاً بیوگان مرد کا کام مرد یا برکلام عورت

لڑکیان بھی پیدا کرنے والی عورت۔ یا دایم المرض مرد کی عورت سیدا دام المریضہ عورت کا خاوند۔ ممالک غیر میں گئے ہوئے مردوں کی عورتیں وغیرہ وغیرہ ہندوؤں کی ۲۴ کروڑ کی آبادی میں سے اگر ایسے مردوں اور عورتوں کی تعداد جنکو نیوگ کی ضرورت ہے ہم کم از کم ۳ کروڑ بھی تسلیم کرلیں۔ اور سوامی دیانند کے فرمان کے مطابق یہ مہینے میں ایک ایک بار بھی نیوگ کریں تو کم از کم ایک پاؤ پختہ گھی کے حساب سے ایک سال میں صرف نیوگ کی خاطر جسم پر لیپ کرنے کے لئے ۲۲½ لاکھ من گھی خرچ ہوگا۔ مگر سنسکار بدھی میں سوامی دیانند نے یہ بھی لکھا ہے کہ صحت کرنے سے پیشتر ہوم بھی کرنا چاہیئے اس ہوم کے لئے سوامی دیانند کے حساب کے مطابق ۴۰ آہوتیاں ہوتی ہیں ایک ایک آہوتی میں کم از کم ۶ ماشہ گھی فی کس ہونا ضروری ہے۔ بارہ ماہ سال میں نیوگ کرنے کے لئے ۳ کروڑ مردوں اور عورتوں کو لیپ کے علاوہ اگر بھادجان سنسکار کا ہوم کرنے کے لئے جسقدر گھی خرچ کرنا پڑیگا۔ اس کی مقدار ۴۱۶۲۵۰۰ لاکھ من ہوگی۔

پس نیوگ کے لئے گھی کا کل خرچ سالانہ = ۲۲۵۰۰ × ۴۱۶۲۵۰۰ = ۶۴۱۲۵۰۰ لاکھ من ہوا۔

مگر سوامی دیانند نے آریوں کے لئے دونوں وقت ہوم یا اگنی ہوتر کرنا بھی لازمی قرار دیا ہے۔ چنانچہ سوامی دیانند مہاراج ستیارتھ پرکاش میں منو کا حوالہ دیکر لکھتے ہیں کہ:۔

جو شخص صبح اور شام سندھیا اور اگنی ہوتر یا ہوم نہ کرے۔ اسکو بھی لوگ دوجنوں کے کام سے باہر نکالدیں اور اسکو شودر کی مانند سمجھیں ستیارتھ صفحہ ۱۲۴

اب دیکھنا چاہیئے کہ اگنی ہوتر یا ہوم میں صبح اور شام کس قدر گھی جلانیکی ہدایت ہے۔ سوامی دیانند نے سنسکار بدھی میں روزمرہ کے دونوں وقت کے باقاعدہ ہوم کے لئے فی کس ۶۰ آہوتیاں بیان کی ہیں ہر ایک آہوتی کم سے کم چھ ماشہ کی اور زیادہ سے زیادہ ایک چھٹانک کی ہونی چاہیئے۔ اگر کم سے کم چھ ماشہ فی آہوتی گھی بھی لیا جائے تو روزانہ فی کس چھ چھٹانک گھی خرچ ہوا۔ آریوں اور ہندوؤں کی موجودہ آبادی ۲۴ کروڑ کے قریب ہے۔ اگر سنیاسیوں اور بچوں وغیرہ کو منہا کر دیا جائے تو ۲۰ کروڑ آدمی ایسے رہجاتے ہیں جنکو روزانہ دونوں وقت ہوم کرنا چاہیئے جسکا دوسرا مطلب یہ ہے کہ ۲۰ کروڑ ہندوؤں یا آریوں کو روزانہ دونوں وقت ہوم کرنے کے لئے ایک سال میں ۶۷½ کروڑ من گھی خرچ کرنا پڑیگا۔ اسی پر بس نہیں۔ بلکہ سوامی دیانند نے سنسکار بدھی میں اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ آریوں کو ۱۶ سنسکار بھی کرنے چاہئیں۔ اگر ہم یہ مان لیں کہ ہندوؤں کی آبادی میں سے ۲۰ کروڑ آریہ ہندو سال میں کم از کم ایک سنسکار ہی کرتے ہیں اور فی سنسکار ۱۰ سیر گھی خرچ کرتے

تو اس حساب سے ۴ کروڑ من سالانہ گھی سنسکار دن پر خرچ ہوگا۔ اس کے علاوہ سوامی دیانند نے اس بات پر بھی خاص زور دیا ہے کہ عورت اور مرد جب جب بھی مجامعت کریں۔ انکو ہوم ضرور کرنا چاہیئے۔ اس ہوم میں کم از کم ۱۶ آہوتیاں گھی کی ہونی چاہئیں اگر ہم تسلیم کریں کہ ۴ کروڑ ہندوؤں میں ۲۰ کروڑ شادی شدہ ہیں اگر وہ سال بھر میں بارہ دفعہ بھی مجامعت کریں۔ تو ان کو کم از کم ۱/۲ ۲۲ کروڑ من گھی سالانہ صرف اسی مقصد کے لیے جلانا پڑے گا سنسکار بدھی میں سوامی دیانند نے آگ میں جلانے کی سامگری کی فہرست دی ہے اسمیں کستوری۔ کیسر۔ اگر تگر چندن الائچی۔ جائفل۔ جاوتری۔ دودھ۔ پھل۔ گھی۔ قند۔ اناج۔ چاول گیہوں اور شکر۔ شہد۔ چھوارے۔ کشمش۔ گلو۔ بھات۔ کھچڑی۔ کھیر۔ لڈو۔ اور حلوہ کی ضرورت بتلائی ہے اس میں بھی گھی کی ضرورت پڑتی ہے اگر ۲ کروڑ آریوں کی سامگری میں ۱/۲ سیر سالانہ گھی فی کس لیں تو ۱ کروڑ من گھی صرف سامگری ملانے میں لگ جائیگا پھر سوامی دیانند نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب کوئی مرجائے تو جتنا اسکا وزن ہوتا ہے اتنا ہی اسکو جلانے کے لئے گھی ڈالنا چاہیئے۔ بعض لالہ صاحبان دو دو تین تین من کے ہوتے ہیں اور بعض کم وزن کے۔ اگر اوسط وزن ایک من بھی رکھا جاوے اور ۴ کروڑ کی آبادی میں شرح موات ۳ فیصدی سالانہ ہو۔ تو اس حساب سے ۱ کروڑ من گھی سالانہ صرف مردوں کے پھونکنے میں لگ جائیگا۔ اب ہم اس تمام گھی کی مقدار کو جمع کرتے ہیں۔

۱۔ نیوگ سے پیشتر جسم پر لیپ کرنے کے لئے	۲۲۵۰۰ لاکھ من	۵۔ مجامعت سے پیشتر ہوم کے لئے	۲۲۵۰۰۰۰۰ کروڑ من
۲۔ نیوگ سے پیشتر ہوم کرنے کے لئے	۶۲۵۰۰ ۴ لاکھ من	۶۔ مردوں کو جلانے کے لئے	۱۰۰۰۰۰۰۰ کروڑ من
۳۔ دو ٹن وقت ہوم کے لئے	۶۷۵۰۰۰۰۰ کروڑ من	۷۔ ہوم کی اشیاء کو ترپ کرنے کے لئے	۱۰۰۰۰۰۰۰ کروڑ من
۴۔ سنسکاروں پر ہوم کے لئے	۴ کروڑ من	۸۔ گھی کا سالانہ خرچ	۱۰۵۶۴۰۲۵۰۰ ارب من

گویا ۲۴ کروڑ ہندوؤں میں سے صرف ۲۰ کروڑ ہندوؤں کو ویدک دھرم پر عمل کرنے کے لئے کم از کم ایک ارب ۵ کروڑ ۶ لاکھ ۱۲ ہزار ۵ سو من گھی سالانہ یا ۸ کروڑ ۸۰ لاکھ من گھی ماہوار یا تقریباً ۳۰ لاکھ من گھی روزانہ آگ میں جلانا پڑیگا۔ اگر آجکل کی شرح یعنی ۱۰۰ روپیہ فی من کے حساب سے اس کی قیمت لگائی جاوے تو ۲۴ کروڑ روپیہ روزانہ ہوتی ہے جسکا دوسرا مطلب یہ ہے کہ ۲۴ کروڑ ہندوؤں میں سے ہر ایک ہندو کو روزانہ ایک روپیہ کے حساب سے آگ میں جلانے کے لئے گھی کی ضرورت ہے۔ ہمارے آریہ اور ہندو دوست مسلمانوں کو تو یہ الزام دے رہے ہیں کہ چونکہ یہ لوگ گائے وغیرہ دودھ دینے والے حیوانوں کا گوشت کھاتے ہیں۔ اس لئے ان جانوروں کے کم ہو جانے سے

گھی مہنگا ہوگیا ہے۔ مگر وہ اہلیت کو ظاہر نہیں کرتے وہ یہ کیوں نہیں کہتے۔ کہ جب سے ہندوستان میں آریہ سماج نے ویدوں کے نام سے نیوگ اور ہوم کا پرچار کرنا شروع کیا ہے۔ تب سے ہی گھی مہنگا ہو رہا ہے غضب ہے کہ لوگوں کو تو کھانے کے لئے گھی میسر نہ ہو۔ اور یہ لوگ لاکھوں من گھی ہوم کرنے میں ضایع کر دیں۔ اندیشہ ہے کہ اگر آریہ سماج نے ہوم کرنے کے پرچار کو کچھ سال اسی طرح اور جاری رکھا۔ تو ہندوستان میں گھی کہیں سونگھنے کو بھی نہیں ملیگا سب لیپکے منہ اڑ جائیگا۔ یا آگ کی نذر ہو جائیگا کیا اسی ویدک دھرم کے متعلق وہ ہمارے بزرگوں پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ انھوں نے تلوار کے ڈر یا لالچ سے اس کو چھڑوا دیا تھا۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ جیسے اس دھرم کے یہ تمام مسائل مہمل ہیں ویسے ہی آریہ سماجیوں کی طرف سے ہمارے آباؤ اجداد پر لگائے گئے الزامات بھی مہمل ترین ہیں۔

دسویں فصل

معیار صداقت

ہمارے آباؤ اجداد نے ہندو یا ویدک دھرم کو کیوں ترک کیا تھا۔ اسکا تھوڑا سا جواب ہم دے چکے ہیں۔ اب ہم اس بات پر بحث کرینگے کہ سوامی دیانند جنھوں نے اپنی تمام عمر ویدوں کے پرچار کی دہائی دیتے ختم کر ڈالی کیا وہ خود بھی ویدوں کی صداقت کے قائل تھے یا نہیں؟ یا انھوں نے کہیں مسلمانوں اور عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ کی نیت سے ہی تو ویدوں کی آڑ نہیں لے رکھی تھی۔ حالانکہ درحقیقت وہ اُن کی صداقت کے قائل نہیں تھے کہ سوامی دیانند کے نزدیک مخالف کو شکست دینے کی نیت سے کسی قسم کے غلط عقیدہ یا ریاکاری سے کام لینا صرف یہی نہیں کہ معیوب نہیں۔ بلکہ بہت اچھی بات ہے۔ چنانچہ سوامی دیانند لکھتے ہیں

"اگر روح اور خدا کی ایکتا اور جگت کے متھیا ہونیکا خیال شنکر آچاریج کا ذاتی عقیدہ تھا تو یہ اچھا عقیدہ نہیں۔ اور اگر انھوں نے مذہب کی تردید کے لئے اس عقیدہ کو اختیار کر لیا ہو تو کچھ اچھا ہے" ستیارتھ پرکاش ص ۳۰۹

مطلب صاف ہے کہ مخالف کو میدان مباحثہ میں شکست دینے کیلئے سوامی دیانند کے نزدیک غلط عقیدہ یا ریاکاری سے کام لے لینا کوئی بری بات نہیں۔ بلکہ عمدہ بات ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ تعجب نہیں کہ مسلمانوں یا عیسائیوں نے

کے ساتھ مباحثہ کی غرض سے سوامی دیانند نے محض ریاکارانہ طور پر ویدوں کی آڑ لے رکھی ہو اور وہ خود ان کی صداقت کے قائل نہ ہوں۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ جس معیار پر وہ قرآن مجید کو رکھکر پرکھتے ہیں۔ جب اسی معیار پر ویدوں کی جانچ پڑتال کرنے سے ویدیترین کتب ثابت ہوتے ہیں تو وہ اُن کو کیونکر کلام الٰہی مان سکتے ہیں۔ چنانچہ ستیارتھ پرکاش کے ۱۴ ویں باب میں سوامی دیانند قرآن مجید پر نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

(۱) جس کتاب کی یہ تعلیم ہو کہ جو تمہارے مذہب کو نہیں مانتے۔ انکو قتل کرڈالو خدا کو ماننے میں سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ان کا نہ ہونا اچھا ہے۔ صفحہ ۵۵۵

یہ سوامی دیانند کا پیش کردہ معیار ہے۔ اب اسی معیار پر وید کے احکام کو پرکھنا چاہیئے۔ وید میں لکھا ہے

اے راج پرش! آپ دھرم کے مخالف دشمنوں کو آگ میں جلا ڈالیں اے جاہ و جلال والے پرش وہ جو ہمارے دشمنوں کو حوصلہ دیتا ہے۔ آپ اسکو الٹا لٹکا کر خشک لکڑی کی طرح جلائیں۔ (یجروید ۱۳/۱۳)

چونکہ وید کے مذکورۂ بالا حکم میں دھرم کے مخالفوں کو زندہ آگ میں جلا ڈالنے کی تعلیم ہے۔ اس لئے سوامی دیانند کے خود پیش کردہ معیار کے مطابق یہ تعلیم ناقابل عمل میں ڈالنے کے لائق ہے۔ و سوامی دیانند کے اپنے ہی الفاظ میں ایسی کتاب اور اس کتاب کے خدا کو ماننے میں سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہیں ہے۔

(۲) سوامی دیانند نے لکھا ہے کہ یہ سخت بے شرمی کی بات ہے۔ کہ ایک طرف تو لوٹ مچائی جاوے ڈاکے مارے جائیں۔ اور دوسری طرف یہ بھی کہا جاوے کہ یہ خدا کی تعلیم ہے جس مذہب میں ایسی تعلیم ہو۔ اسکو ترک کر دینا چاہیئے۔ سوامی دیانند کے۔ کردۂ بالا معیار پر ویدوں کی تعلیم کو پرکھ کر دیکھنا چاہیئے وید میں لکھا ہے۔

اے تیج دھاری دروان پرشن! آپ تیز رو دشمن کے کھانے پیے؛ دیگر کام کاج کے مقدمات کو اچھی طرح جانچیں اور ان کو اپنی تمام طاقت سے مارین۔ (یجروید ۱۳/۱۳)

چونکہ مندرجۂ بالا وید منتر جسکا کہ سوامی دیانند نے خود ہی ترجمہ کیا ہے دشمنوں کے کھیتوں کو اجاڑنے اور انکے گاؤں کو لوٹنے کا حکم ہے۔ اسلئے بقول سوامی دیانند یہ سخت شرم کی بات ہے کہ ایسی تعلیم کو خدا کی طرف منسوب کیا جائے ہمارے آریہ اور ہندو دوستوں کو بھی چاہیئے کہ ویدک دھرم کو ترک کر دیں۔

(۳) سوامی دیانند کا سدھانت ہے کہ "جس طرح دوسرے لوگ اگر تم سے دشمنی کریں تو وہ تم کو بُرے لگتے ہیں

اسیطرح اگر تم ان سے دشمنی کروگے تو تم اُن کو بُرے لگوگے پس دشمنی کی بنا پر دوسرون کو قتل کرنا اور اپنے آپ کو دشمنی سے باز نہ رکھنا مولوی لوگون کا کام ہے۔ کیونکہ یہ سخت طرفداری اور خودغرضی کی بات ہے صفحہ ۲۱۲

مگر وید اس کے بارے مین کیا کہتا ہے لکھا ہے۔۔

جس نیارسان شخص کی ہم لوگ مخالفت کرتے ہین۔ یا جو ایذا دینے والا ہم سے دشمنی کرتا ہے۔ اسکو ہم شیر وغیرہ کے منھ مین ڈالدین" (یجروید ۱۵/۱۵)

مذکورہ بالا ویدمنتر بقول سوامی دیانند اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ اگر ہم کسی سے دشمنی کرین تو وہ شخص شیر کے منھ مین ڈالا جاوے۔ اور اگر وہ شخص ہم سے دشمنی کرے تو وہ بھی اسی شیر کے منھ مین ڈالا جاوے گویا دونون صورتون مین اسی کو ملزم گردانا گیا ہے۔ پس بقول سوامی دیانند یہ سخت موذی پن ہے کیونکہ اسمین سخت طرفداری اور خودغرضی پائی جاتی ہے۔ پس بقول سوامی دیانند وید محض خودغرض لوگون کی تعلیم ہے خدا کا اسمین کوئی دخل نہین ہے۔

(۴) سوامی دیانند کا سدھانت ہے کہ جس طرح تم دوسرون کو دشٹ اور کافر کہتے ہو اسی طرح وہ تم کو دشٹ اور کافر کہتے ہین۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ان کو قتل کیا جاوے اور تم کو چھوڑ دیا جائے۔ جس کتاب مین ایسی تعلیم ہو۔ وہ خدا کی کتاب نہین ہو سکتی" مگر وید مین لکھا ہے۔

"جس دشٹ سے ہم لوگ دشمنی کرین۔ یا جو دشٹ ہم سے دشمنی کرے ہم اسکو ان ہوا ؤن سے ہلاک کرین" (یجروید ۱۵/۱۶)

سوامی دیانند کے مذکورہ بالا سدھانت کے مطابق وید کسی صورت مین بھی خدا کا کلام نہین ہو سکتا۔ کیونکہ اسمین دشمنی کرنے والے دونون ہین۔ مگر ایک کو تو ہلاک کرنے کی تعلیم ہے اور دوسرے کو جو دشمنی کرتا ہے ہلاک کرنیکی کوئی تعلیم نہین ہے یہ محض انسانی دماغ کی اختراع ہے۔ پس بقول سوامی دیانند یہ بات چھوڑنے کے قابل ہے

(۵) سوامی دیانند نے لکھا ہے کہ جو لوگ بے گناہون کو مارتے غدر مچاتے اور دوسرون سے دشمنی کرتے ہین۔ وہ سخت موذی ہین۔ اور کہ جس کتاب مین اس قسم کی تعلیم ہو۔ وہ کتاب جاہلون کی کتاب سمجھنی چاہیئے مگر وید مین لکھا ہے۔

"ہم لوگ جس سے دشمنی کرین۔ اور جو ہم سے دشمنی کرے۔ اسکو ہم شیر وغیرہ کے منھ مین ڈالدین" (یجروید ۱۵/۱۹)

"ہم لوگ جس ڈشٹ سے دویش کریں۔ یا جو ہم سے دویش کرے اسکو ہم لوگ خونخوار جانوروں کے منھ مین ڈالدین" (یجروید ۱۹/۱۵)

"جسسے ہم لوگ نفرت کرتے ہین۔ یا جو ہمکو ناراض کرتے ہین یا جو ہم کو دکھ دیتے ہین ان کو ہم ان ہواؤن کے منھ مین ڈال کر اس طرح دکھ دین جسطرح یمی کے منھ مین جوہا" (یجروید ۶۵-۶۶/۱۶)

ان تین منترون مین متواتر اس بات کا ذکر آیا ہی کہ جن لوگون سے تم نفرت کرتے ہو۔ یا جن لوگون سے تم ناراض ہو یا جو لوگ تمھارے تکلیف کا موجب ہین ان کو اسطرح تڑپا کر مارو جسطرح یمی چوہے کو مارتی ہی اگرچہ پیچھے دکھایا جاچکا ہی کہ ویدمین اُن کو الٹا کر کے زندہ آگ مین جلا ڈالنے کی سزا بھی تجویز کی گئی ہی مگر چوہے کی طرح تڑپا کر مارنا بے رحمی اور سنگدلی کی انتہا ہی جس کتاب مین اس قسم کی تعلیم ہو۔ وہ کتاب بقول سوامی دیانند انسان کی روح مثل حیوان کے بنا۔ امن مین خلل ڈال فساد مچا۔ انسانون مین نا اتفاقی پھیلا ہمکو تکلیف بڑھانے والی ثابت ہوتی ہی۔ اور بقول سوامی دیانند ایسی کتاب نہ خدا کی بنائی ہوئی ہوسکتی ہے نہ کسی عالم کی۔

(۶) دشمنون کے ساتھ جس بیرحمی کا سلوک کرنے کی ویدمین تعلیم دی گئی ہی وہ اپنی نظیر آپ ہی ہی علاوہ ازین دشمنون کے گاؤن کو جلا کر خاک سیاہ کر دینے کی ویدمین جا بجا تعلیم دی گئی ہی چنانچہ خود سوامی دیانند ایک منتر کا بدین الفاظ ترجمہ کرتے ہے۔

"اے طاقتور اور روشنضمیر عالم انسان! جس طرح ہم لوگ کھوٹے سوبھاؤ والون کے گاؤن کو آگ کی مانند مارنے والے تجھ خوب صورت و دوان کو سب طرح سے دھارن کرین۔ اسی طرح تو ہمکو دھارن کر" (یجروید ۲۶/۱۱)

"اے راجہ جس طرح حفاظت کرنیوالے عالم کا پڑھا شاگرد سکھ دینے والی آگ وغیرہ پدارتھون کو جانکر ویدون کے علم کو جاننے والا ہوکر دشمنون کو مارنیوالا اور دشمنون کے گاؤن کو تباہ کرکے آپ کے جاہ و حشمت کو دوبالا کرتا ہی۔ اسی طرح دیگر دوان لوگ بھی آپ کو دریا اور رہنے سے ترقی دین" (یجروید ۳۳/۱)

مذکورۂ بالا ویدمنترون سے صاف ظاہر ہی کہ کس طرح دشمنون کے گاؤن کو آگ لگانے اور ان کے تباہ کرنے کے کام کو روشنضمیر انسان اور ویدون کے عالمون کا فرض منصبی قرار دیا گیا ہی سوامی دیانند نے قرآن اور بائبل پر نکتہ چینی کرتے ہوئے جا بجا اپنے بھول کا بدین الفاظ اظہار کیا ہی کہ جس کتاب مین اس قسم

کی تعلیم ہو۔ وہ عالمون کی کتاب نہین ہوسکتی بلکہ اسکو وحشیون کی کتاب کہنی چاہیئے سوامی دیانند کی اس کسوٹی پر پرکھنے سے اس بات کا افسوس سے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ وید بھی عالمونکی کتاب ثابت نہین ہوسے بلکہ وہ وحشیون کے ہی گیت ثابت ہوتے ہین۔

(۷) سوامی دیانند نے ظاہر کیا ہے کہ جو کتاب یہ تعلیم دیتی ہو کہ بدکردارون یا کافرون کی گردن کاٹو۔ انکی تجہیز کرو۔ اور اس کام مین ان کا خدا انکی مدد کرتا ہو۔ نہ تو وہ کتاب خدا کی ہوسکتی ہو۔ نہ ایسا خدا ہوسکتا ہے بلکہ یہ سب اس کتاب کے مصنف کا فریب سمجھنا چاہیئے۔ صفحہ ۵۹۱ مگر دیکھنا چاہیئے کہ آیا وید اس اصول کے مطابق خدا کی کتاب ہوسکتا ہے یا نہین۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"اے انسان! جسطرح مین بدکردارون کی گردن کاٹتا ہون ویسے تو بھی کاٹ (یجروید ۲۲)

سوامی دیانند کے خودساختہ معیار کے مطابق جس وید مین اس قسم کی تعلیم ہو کہ جس کو وید دن کو ماننے والے بدکردار ہونے کا فتوی دینا اسکی ہی گردن کاٹے دیجائے خواہ درحقیقت وہ بدکردار نہ بھی ہو وہ کتاب کسی صورت مین بھی خدا کی کتاب نہین ہوسکتی۔ پس بقول سوامی دیانند وید خدا کی کتاب نہین ہے بلکہ یہ انکے مصنفون کا ہی فریب معلوم ہوتا ہے۔

(۸) ایسے لوگون کو جو ہماری کسی ناجائز حرکت سے ہم سے ناراض ہوجاتے ہون کیا سزا ملنی چاہیئے۔ اسکے متعلق وید مین لکھا ہے۔ جو دشٹ ہم لوگون سے مخالفت کرتا ہے۔ یا جس دشٹ سے ہم لوگ مخالفت کرتے ہین۔ اسے بدکردار دشمن کو مختلف زنجیرون سے جکڑدو اور اسکو ان زنجیرون سے کبھی مت چھوڑو (یجروید ۱۳-۲۵)

گو اسکو ہمیشہ کے لئے قید مین مرنے دیا جائے خواہ وہ ہم سے دشمنی نہ بھی کرتا ہو اور ہمارا بڑا خیرخواہ ہو مگر چونکہ ہم اس سے دشمنی کرتے ہین اسلئے اسکو قید کردو۔ یہ محض انصاف کا خون کرنا ہے۔

(۹) اور پھر ایسے قیدیون کے ساتھ قیدخانہ کی کوٹھری مین کیا سلوک کرنا چاہیئے اسکا ذکر ہے ان الفاظ کیا گیا ہے

اے دشٹ انسان! تو کبھی بھی ہدایت کی روشنی حاصل نہ کرسکے تیرا آنند دینے والا علم کا رہن مجھے کبھی بھی آنند نہ دے" (یجروید ۱۶)

موجودہ گورنمنٹ کا قاعدہ ہے کہ وہ قیدیون کی تعلیم و تربیت کا بھی انتظام کرتی ہے اور اذکر سدھارنے کی کوشش کرتی ہے۔ مگر وید کہتا ہے کہ ایسے قیدیون کو جنکو ہمنے اس لئے عمر قید کی سزا دی ہے کیونکہ ہم ان سے ناراض ہوگئے ہین کبھی ہدایت کی روشنی نصیب نہ ہو۔ اور وہ ہمیشہ علم سے محروم رہین۔ بلکہ اپنا پہلا کھا پڑھا بھی بھول جائین

ایسی خوفناک تعلیم کو بقول سوامی دیانند خدا کی طرف منسوب کرنا سخت جہالت ہی:-

(۱) اپنے مخالفون کو ہلاک کرنے مین جائز و ناجائز وسائل کی پروا نہین کرنی چاہیئے چنانچہ وید مین لکھا ہی

"اے انسان جس طرح بھی دشمنون کو ہلاک کیا جاسکے اسی قسم کے کامون کو کرکے سدا ہی راحت سے زندگی بسر کرے" (یجروید ۱۰/۲۸)

اس سے معلوم ہوتا ہی کہ دشمنون کو ہلاک کرنے کے لئے خواہ تم کو ناپاک سے ناپاک اور شرمناک سے شرمناک کام بھی کرنا پڑے تو بھی کرڈالو۔ دھرم ادھرم کی متعلق پروا نہ کرو ایسی تعلیم کو خدا کی طرف منسوب کرنا سخت ظلم ہی مگر بقول سوامی دیانند اس قسم کی باتین مصنفون کے اپنے ہی فاسد خیالات ہوتے ہین خدا کون سے کیا تعلق ہی۔

(۲) سوامی دیانند لکھتا ہی کہ:- اس قسم کی پرارتھنا (دعا) کبھی نہ کرنی چاہیئے اور نہ پرمیشور اسکو قبول کرتا ہی جیسا کہ یہ ہی کہ "اے پرمیشور آپ میرے دشمنون کو فنا کردو۔ مجھکو سب سے بڑا بناؤ۔ میری ہی نیکنامی ہو اور سب میرے ماتحت ہو جائین۔ وغیرہ وغیرہ کیونکہ اگر دونون دشمن ایکدوسرے کے فنا ہونے کے واسطے پرارتھنا کرین تو کیا پرمیشور دونون کو فنا کردیگا۔ اگر کوئی کہے کہ جسکی زیادہ محبت ہوگی اسکی پرارتھنا سپھل ہو جائیگی تو ہم کہسکتے ہین کہ جسکی محبت کم ہو اسکا دشمن بھی کم درجہ فنا ہونا چاہیئے۔ ایسی جہالت کی پرارتھنا کرنے کرنے کوئی ایسی پرارتھنا بھی کرنے لگ جائیگا" (ستیارتھ، ص ۲۱۲)

"مگر وید مین لکھا ہی کہ:- (۱) اے پرماتمن! ... مین بدکردار دشمنون کی ہلاکت کے لئے آپکو اپنے دل مین قائم کرتا ہون" (یجروید ۱۱/۱) (۲) اے پرمیشور! مین دشمنون کی ہلاکت کے لئے آپکو اپنے دل مین قائم کرتا ہون۔ اے سب کے دھارن کرنیوالے پرمیشور! مین دشمنون کی ہلاکت کیلئے آپکو اپنے دل مین قائم کرتا ہون" (یجروید ۱۱/۱)

"اے پرماتمن! آپکی کرپا سے ہم لوگون کے لئے پانی اور اناج وغیرہ نباتات سب (دوست) مانند ہون اور جو ہم لوگون سے دشمنی رکھتا ہی یا جس سے ہم لوگ دشمنی کرتے ہین اسکے لئے جل اور اناج وغیرہ سب کے سب کھاری دینے والی دشمن کی مانند ہون" (یجروید ۶/۲۲)

سوامی دیانند نے اس قسم کی پرارتھناؤن کو ستیارتھ پرکاش مین محض جہالت کی پرارتھنا مین لکھا ہی چونکہ یہ دعائیہ مین موجود ہی جسکا سوامی دیانند نے خود ترجمہ کیا ہی بنا برین وید خدا کا کلام نہین جس کتاب مین اس قسم کی تعلیم ہو اسکے متعلق سوامی دیانند فتویٰ دیتا ہی کہ "ایسی کتاب نہ تو خدا کی بنائی ہوئی ہوسکتی ہی نہ کسی عالم کی بلکہ وہ جاہلون کی کتاب ہی۔ اسکی لاعلمی اور توہمات کی باتین انسان کی روح کو مثل حیوان کے

بنا امن کے خلل ڈالکر۔ فساد مچانا۔ اسا فون مین نا اتفاقی پھیلانا۔ باہم تکلیف کر پہنچانا۔ لا مضمون ہی۔"

سوامی دیانند کی مذکورہ بالا رائے نہایت معقول ہی۔ واقعی جبسے آریہ دوستون نے ویدون کی تعلیم کا پرچار شروع کیا ہی تب ہی سے اس ملک مین نا اتفاقی اور باہمی تکلیف بڑھگئی ہی۔ پس جس صورت مین کہ سوامی دیانند کے بنی مقرر کردہ معیار پر رکھکر پرکھنے سے وید حرف بھی نہین کہ خدا کا کلام ثابت نہ ہوتا ہو۔ بلکہ بقول سوامی دیانندہ وحشیون اور جاہلون کی کتاب ہو تو اس صورت مین آج آریہ یا ہندوؤن کا ہمارے آباؤ اجداد پر یہ الزام لگانا کہ انھون نے ویدون سے بے خبر رہنے کی وجہ سے یا تلوار کے ڈر سے یا دنیوی لالچ سے ہندو یا ویدک دھرم کو ترک کر دیا تھا بیسقدر شرمناک مغالطہ ہی۔

گیارھوین فصل

یونی چکر

ہمارے آباؤ اجداد کے ننگ و ناموس پر جو یہ الزام لگایا گیا ہی کہ انھون نے ہندو یا ویدک دھرم سے بیخبری کی وجہ سے یا تلوار سے ڈر کر۔ یا زن۔ زر۔ زمین کے لالچ سے ہندو دھرم کو ترک کر دیا تھا۔ اس کا کسی قدر جواب ہم پچھلے مضمون مین دے چکے ہین۔ اب ہم ایک ایسے مسئلہ پر بحث کرینگے جو ہندو یا ویدک دھرم کی بنیاد ہی۔ مگر ہمارے نزدیک وہ ایک ایسا مسئلہ ہی کہ جس سے پڑھکر دنیا کے اندر کوئی نوعیت اور بیہودگی نہین ہو سکتی۔ اس مسئلہ کا نام یونی چکر ہی۔ چنانچہ منو مہاراج فرماتے ہین:۔

یان۔ یان۔ یونی۔ تو جیو دایم۔ مین۔ مین۔ کرسنا۔ کرمشو۔ یاتی۔ لوکے اسمن۔ تت۔ تت۔ سرم نیو دھنا۔ (منو ۱۲)

"جس جس یونی مین یہ جیو جو جو کرم کرکے اس دنیا مین جنم لیتا ہی۔ اب اس کا حال سنو۔"

اسکے بعد منو مہاراج نے مختلف یونیون کا بیان کیا ہی سوامی دیانند نے بھی ستیارتھ پرکاش مین منو مہاراج کے ان حوالجات کو نقل کرتے ہوئے اس بات کو تسلیم کیا ہی کہ جو شخص بذریعہ جسم کے چوری اور دوسرے کی عورت سے زنا وغیرہ بدکام کرتا ہی۔ وہ درخت وغیرہ نہ چلنے والی یونیون مین جاتا ہی۔ زبان سے کئے ہوئے پاپون کی سزا مین پرند اور چرند وغیرہ جنگلی جانور اور من سے کئے گئے گناہون کے بدلے چنڈال وغیرہ کا جسم ملتا ہی (منو ۱۲) اسی طرح دوسری جگہ منو کا حوالہ دیتے ہوئے سوامی دیانند نے پھر اس بات کو دہرایا ہی کہ جو نہایت درجہ کے موٹی ہوتے ہین۔ وہ نہ چلنے والے

درخت وغیرہ یا کیڑے مکوڑون کی یونی مین جاتے ہین جسکو ۲۹ مطلب یہ ہی کہ ہندو یا ویدک دھرم کی رو سے روح انسانی اپنے اعمال کی سزا و جزا بھگتنے کے لئے درختون حیوانون اور انسانون کی یونی مین چکر لگاتی رہتی ہی ہندو یا ویدک دھرم کے اس یونی چکر کو عام طور پر جون یا اوگون یا تناسخ یا پنر جنم کے نام سے پکارا جاتا ہی۔ مگر اصل یونی چکر کے معنی "سلسلہ التفریق" ہین جب روح جسم سے الگ ہوتی ہی تو وہ دوسرا جنم اختیار کرنے سے پہلی دوسری یونی مین کیونکر داخل ہوتی ہی۔ اس کے متعلق سوامی دیانند اکھر ویدیہ کے ایک منتر کا ترجمہ کرتے ہوئے رگویدآدی بھاش بھومکا صفحہ ۲۱۵ پر تحریر فرماتے ہین۔

"جو جیو پچھلے جنم مین جس قسم کے دھرم کے کام کرتا ہوتا ہی اون ہی کے مطابق اگلے جنمون مین بہتر یا اعلیٰ اعلیٰ جسم حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح جو پاپ کے کام کرتا ہی وہ اگلے جنم مین انسان کا جسم نہین پاتا بلکہ حیوان وغیرہ کا جسم پاکر دکھ بھوگتا ہی پچھلے جنم مین کئے ہوئے پاپ اور پن کے مطابق سزا و جزا پانے والا جیو پچھلے جسم کو چھوڑ کر ہوا کے ساتھ رہتا ہی پھر پانی ہو اور نباتات کے ساتھ داخل ہو کر منی مین داخل ہوتا ہی اسکے بعد یونی (بھگ) اگنی گربھاشیہ یا رحم مین قائم ہو کر دوبارہ جنم لیتا ہی۔ جو جیو ایشور کے کلام یعنی ویدون کو خوبی جان کر اور سمجھ کر اسپر عمل کرتا ہی وہ مثل سابق پھر عالمون کا جسم پاکر سکھ بھوگتا ہی۔ اور بد بینی کرنے سے مختلف قسم کے نیچے جسمون مین یعنی کیڑے مکوڑے حیوان وغیرہ کے جسم کو اختیار کر کے مختلف قسم دکھ بھوگتا ہی۔ (اکھر ویدکانڈ ۵۔ انوک ۵ ورگ ۱ منتر ۲)

اسی مضمون کو سوامی دیانند ستیارتھ پرکاش مین یون بیان فرماتے ہین:۔

"جیو ہوا۔ اناج۔ پانی۔ غرض جسم کے سامون کے ذریعہ دوسرے کے جسم مین ایشور کی تحریک سے داخل ہوتا ہی۔ بعد داخل ہونے کے سلسلہ وار منی مین جاکر رحم مین قائم ہو کر جسم اختیار کر کے باہر آتا ہی" ستیارتھ صفحہ ۳۸۶

اسی مضمون کو نروکت کے مصنف نے اپنے تجربہ کی بنا پر یون ادا کیا ہی۔

"مین مرا ہون۔ پیدا ہوا ہون۔ پھر مرا ہون۔ پھر پیدا ہوا ہون مین نے مختلف قسم کی ہزارون یونیون کی سیر کی ہی مختلف قسم کے کھانے کھائے ہین مختلف پستانون کا دودھ پیا ہی مختلف ماؤن کو دیکھا ہی مختلف باپون اور دوستون سے واسطہ پڑا ہی۔ مین اندھے مونہ بڑی تکلیف مین رحم کے اندر رہا ہون" (دیکھو سکا صفحہ ۲۱۵)

سوامی دیانند چند ایک ویدک منترون کا ترجمہ یہ ین الفاظ کرتے ہین۔

۱۔ اے خبر رکھنے والے جیو۔ تو اناج مین بھی رہتا ہی۔ بڑے بڑے درختون مین بھی موجود ہی۔ تو اس تمام منسارین موجود ہی۔ تو رحم مین پران کو حاصل کرتا ہی تو نباتات خود اپنا ہے (یجروید ۱۲/۴۴)

۲۔ اے جیو! تو اس خاکی جسم کو اختیار کرتا ہے۔ اور ماں کے رحم مین تو اس کرکے از سر نو پیدا ہوتا ہے یجروید ۱۲/۳۰

۳۔ اے جیو! تو بار بار ماں کے رحم سے پیدا ہوتا ہے جس ماں کی گود مین تو بچہ کی شکل مین سوتا ہے اسکے لئے منگل کاری ہو۔ یجروید ۱۲/۳۹

غرضیکہ یونی چکر کا یہ مسئلہ شرتی اور سمرتی کے علاوہ ہندوؤن کے تقریباً تمام شاستروں مین دیکھا جاتا ہے۔ اس چکر سے نجات پانے کے لئے مختلف شاستروں اور ہندوؤن کے مختلف فرقون نے مختلف قسم کے علاج بتائے ہین ہین اس چکر سے بچ نکلنا ہی ہندو یا ویدک دھرم کے نزدیک نجات یا مکتی ہا ناہی اس خطرناک چکر سے بچنے کے مختلف طریقون مین سے دام مارگیون نے تو یہ جنگلی طریقہ اختیار کر لیا کہ خطرہ سے بچاؤ بطریقہ خطرہ سے ڈرنا نہین بلکہ خطرہ کا رد در رد مقابلہ کرنے مین ہے۔ چنانچہ انھون نے سہر بھگ ورشان کمتی" کا پرچار شروع کر دیا گران مین سے ایک فرقہ نے اتنی رعایت کو مدنظر رکھا کہ۔

ماترمی۔ یونی۔ پری۔ تیاجیہ۔ دیہ۔ سرو۔ یونی۔ شو"

یعنی صرف ماں کی "یونی" کو چھوڑ کر باقی تمام عورتون سے نڈر ہو کر بدفعلی کرو۔ مگر دوسرے نے اسکی تردید کر دی۔ کہ اگر ایسا کرو گے۔ تو نجات نہین ہو گی۔ اسلئے۔ "ماترم۔ اپی۔ نہ۔ پنجیت"

ماں کو بھی مت چھوڑو۔ دوسرے فرقون نے رد در رد مقابلہ کرنے کی بجائے عاجزی! فروتنی کا طریقہ اختیار کیا۔ یعنی جو چیز ہمین بار بار اس دنیا مین کھینچتی رہتی ہے۔ آؤ ہم سب مل کر عاجزی سے اسکی عبادت کرین۔ چنانچہ ان لوگون نے یونی اور لنگ کی کھلم کھلا پرستش شروع کر دی کہ شاید ہماری عاجزی۔ فروتنی اور انکساری ہمین آجائے اور ہم اس یونی چکر سے چھوٹ جائین۔ بعض فرقے ہین یونی چکر سے بچنے کے لئے لوہے وغیرہ کو گرم کر کے لنگ کا ٹیکا اپنے جسم پر لگانے لگے بعض لنگ کا ٹیکا ماتھے پر لگانے لگے۔ بعض لنگ کو گلے مین لٹکا کر پھرنے لگے غرضیکہ اس یونی چکر یا سلسلہ الفروج مین بار بار آنے جانے سے بچنے کے لئے ہندوؤن مین سے جسکی سمجھ مین بھی جو علاج آیا وہی کرنے لگ پڑا۔ اس چکر کے حلقے کچھ ایسے پیچ در پیچ واقع ہوئے ہین کہ وہ اپنے افتادہ شکار کو کسی طرح بھی نکلنے کی اجازت نہین دیتے چنانچہ منو مہاراج فرماتے ہین۔

"گورو کی عورت سے زنا کرنے والا شخص۔ گھاس۔ پات۔ کچے زار درخت پھولون کی بیل اور کچا گوشت کھانے اور برے کرم کرنیوالون کی یونی مین سو مرتبہ جاتا ہے۔ منو ۱۲/۵۸

اگر اس تعلیم کو درست تسلیم کر لیا جاوے تو ماننا پڑیگا کہ گھاس پات۔ اناج اور درختون کا وار و مار

محض زناکاری پر ہی اسلئے کہ ہندو یا دیدک دھرم مین روح اور مادہ دونون غیر مخلوق اور ازلی ہین۔ اگر زناکاری نہ ہو تو نباتات معدوم ہو جائے نباتات کے معدوم ہو جانے پر حیوانون اور انسانون کا بھی خاتمہ ہو جائیگا۔ کیا ایسی تعلیم کو ماننے والا پرماتما سے دعا کر سکتا ہی کہ اپنے پرماتمن یا وقت پر مینہ برسا تاکہ گھاس چارہ خوب ہو اناج سستا ہو۔ قحط دور ہو۔ ہم کہتے ہین۔ کہ گروہ ایسی دعا مانگیگا۔ تو پرماتما سکو یہی جواب دینگے کہ میرے بھگتون مجھے تم کیون دق کرتے ہو۔ مین گھاس پات کا تنکا تک بھی اپنی مرضی سے پیدا نہین کر سکتا۔ اسلئے کہ مادہ اور روح دونون غیر مخلوق ہین۔ اگر تم چاہتے ہو کہ گھاس چارہ زیادہ پیدا ہو۔ اناج کثرت سے ہو۔ تو یہ تمھارے اپنے اختیار کی بات ہی۔ تم خوب زناکاری کرو جس کثرت سے زناکار روحین میرے پاس آئینگی۔ مین اسی کثرت سے گھاس پات اور اناج پیدا کرونگا لیکن اگر تم زنا نہین کروگے۔ تو مین کچھ نہین کر سکونگا۔ بلکہ مین تو خود تمھارا دست نگر ہون کہ کب تم زنا کرو۔ اور مجھے تمھاری روحون کو گھاس پات اناج درخت وغیرہ کی یونی مین بھیجنے کا موقع ملے" غالباً یہی وجہ ہی کہ رام مارگیون نے زنا کاری کو ہی ذریعہ نجات مانتے ہوئے آلات زنا کو ہی معبود بنا لیا کیونکہ جب انکے نزدیک دنیا کا قیام ہی زناکاری پر ٹھہرا۔ تو پھر انکو خدا کی پرستش کی کیا ضرورت تھی۔ دوسری جگہ سوامہاراج فرماتے ہین:۔

"جو لوگ برہم ہتیا کرتے ہین وہ مرنے کے بعد کتے۔ سور۔ گدھے۔ اونٹ گائے۔ بیل۔ بکری۔ بھیڑ۔ ہرن وغیرہ حیوانون اور چنڈال وغیرہ کی یونی مین جاتے ہین۔ منو ۱۱/۵۵

برہم ہتیا کے معنی کئی ایک ہین۔ ان مین سے ایک معنی برہمن کا قتل بھی ہی۔ گویا برہمن کا قاتل مرنے کے بعد گائے بیل کی یونی مین جاتا ہی۔ حیرت کی بات ہی کہ ہندو لوگ اپنے دھرم شاستروں کی اس تعلیم کو جانتے ہوئے بھی۔ برہمن کے قاتلون کی اسقدر عزت بلکہ پوجا کرتے ہین۔ اور اس جانور کی خاطر آئے دن مسلمانون کے ساتھ الجھتے رہتے ہین۔ قانون تو یہ کہتا ہی کہ قاتل کی سزا قتل ہی۔ مگر ہندو دوست اپنے طرز عمل سے ظاہر کرتے ہین کہ قاتل کی سزا قتل نہین بلکہ اسکی پرستش کرنا ہی وہ مسلمانون پر الزام لگاتے ہین کہ چونکہ وہ گائے کی قربانی کرتے ہین اسلئے گائے کی نسل گھٹتی جاتی ہی۔ مگر ہم کہتے ہین کہ گائے کی کمی کا باعث اس کی قربانی نہین۔ بلکہ اگر تھی۔ دھرم صحیح ہو تو اسکی وجہ ایسے قاتلون کی کمی ہی جو گائے کی یونی مین جاتے ہین۔ اسلئے کہ اگر پرماتما کے پاس کسی برہمن دیوتا کی روح نہین ہوگی تو وہ گائے بیل کہان سے پیدا کریگا۔ نتیجہ صاف ہی ہمارے ہندو بھائی خواہ ہزار نیچر پوجا۔ اور گھر گھٹنی بنائین۔ مگر وہ گائے کی نسل مین ایک سنگھڑی بھر کا بھی اضافہ نہین کر سکتے۔ وقتیکہ وہ برہم ہتیارون کی تعداد مین اضافہ کرین وہ کہتے ہین کہ جب اس ملک مین عیسائی اور مسلمان نہین آئے تھے اس زمانہ مین یہان گائے بیل کی بہت

کثرت ہوتی تھی اگر یہ درست ہو تو اسکے ساتھ ہمین یہ بھی تسلیم کرنا پڑیگا کہ اس زمانہ مین حوالئہ الملوکی کی وجہ سے اس ملک مین برہم ہتیا بھی خوب ہوتی ہوگی۔ چونکہ مسلمانون اور انگریزون کے آنے سے اب برہم ہتیا بند ہوگئی اسلئے اسکا لازمی نتیجہ یہی ہونا چاہیئے تھا کہ گائے کی یونی مین جانیوالی روحین پرماتما کے پاس نہ پہنچین جب پرماتما کو برہما ہتیا روحین ہاتھ نہ لگین تو وہ گائے بیل وغیرہ بنانے سے رہ گیا۔ اگر انگریزی راج اسی طرح امن و امان سے کچھ عرصہ تک ہندوستان مین قائم رہا۔ اور برہم ہتیا یعنی برہمنون کا قتل معدوم ہوگیا۔ تو گائے کی نسل تک اس ملک سے معدوم ہوجائیگی دوسری جگہ منو مہاراج فرماتے ہین۔

شراب پینے والا برہمن کیڑے۔ مکوڑے۔ غلاظت خور جانورون درندون اور پتنگون کی یونی مین جاتا ہے منو ۵ سوامی دیانند نے بھی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۰۶ پر برہمنون کو مخاطب کرکے لکھا ہے کہ تم کیڑے اور پتنگے وغیرہ ہو اگر اس بات کو درست تعلیم کرلیا جاوے تو ہمین یہی کہنا پڑیگا۔ کہ ہمارے اردگرد یہ جسقدر بھی کیڑے مکوڑے غلاظت کی نالیون یا بدروون مین رینگتے پھرتے ہین۔ کیا یہ وہی برہمن ہین جو کل مسلمانون کو چھونا تک پسند نہین کرتے تھے اور آج یہان بروڑ بروڑ منڈلا رہے ہین۔ مگر حیرت کی بات ہے کہ برہمنون کی آبادی تو ہندوستان بھر مین دن دگنی رات چوگنی نہ ہوئی اور یہان ایک ذرا سی جگہ مین کروڑون کیڑے رینگ رہے ہون۔ آخر کیا یہ سب ہی برہمن تھے۔ لیکن یہ کسقدر تعجب کی بات ہے کہ برہمن کا قاتل گائے کی یونی مین جائے۔ تو اسکی پرستش ہو۔ اگر ایک برہمن غلاظت خور کیڑے کی یونی مین جائے تو اسکو کوئی پوچھتا تک بھی نہین بلکہ فینائل ڈالکر اس غریب کو وہان بھی مارنے کی ہی کوشش کیجاتی ہے۔ کیا برہمن درحقیقت ایسے بُرے ہین۔ دوسری جگہ منو مہاراج فرماتے ہین۔

"نکیت۔ ہستو تیھا۔ نیلایم۔ پرانم۔ ہنتی مانوہ۔ سارپ پشو۔ نام ہاتی سمجھو آنے۔ ایک وشہتم۔ منو ۵ جو شخص ٹھیک طریقہ سے ذبح یا تیار کیا گیا۔ گوشت کو نہین کھانا وہ مرنے کے بعد ۲۱ مرتبہ حیوانون یعنی بھیڑ بکری وغیرہ کی یونی مین جاتا ہے"

آریہ اور ہندو کہتے ہین کہ جبتک گوشت خور مسلمان اور عیسائی اس ملک مین نہین آئے تھے تب تک اس ملک مین حیوانون کی بڑی کثرت ہوتی تھی۔ مگر ان بیچارون نے گوشت کھا کھا کر انکی تعداد کو گھٹا دیا ان صاحب! آپ کیا فرماتے ہین۔ جب مسلمان اس ملک مین نہین آئے تھے تب واقعی اس ملک مین حیوان کثرت سے ہوتے تھے اسلئے کہ اسوقت آپ لوگ گوشت نہین کھاتے تھے۔ بنابرین منو دھرم شاستر کے مطابق مرنے کے بعد ۲۱-۲۱ مرتبہ بھیڑ بکری۔ گائے۔ بیل کی یونی مین جاکر حیوانون کی تعداد مین اضافہ کرتے رہتے تھے۔ مگر جب مسلمانون کی دیکھا دیکھی ہندوؤن

نے بھی گوشت کھانا شروع کر دیا تو وہ ۲۱-۲۱- مرتبہ۔ بھیڑ۔ بکری۔ وغیرہ کی یونی مین جانے سے بچ گئے بنابرین جانورون کی تعداد خود بخود ہی گھٹ گئی۔ اگر ۲۴ کروڑ ہندو آج ہر ایک قسم کا گوشت کھانے سے توبہ کرلین تو دیکھئے پھر کتنی جلدی اس ملک مین بھیڑ بکری کے ریوڑ ہو جاتے ہین۔ اور گوشت بھی کتنا ہی سستا ہو جاتا ہے ہم کہتے ہین کہ بھیڑ بکری کے تھوڑے سے ریوڑ جو ہم کو نظر آتے ہین یہ بھی غالباً اس لئے ہین کہ ابھی اس ملک مین آریہ سماج کے لاکھون ممبر گوشت سے پرہیز کرتے ہین۔ اور لاکھون ہندو بھی ایسے ہونگے جو گوشت نہین کھاتے اگر کسی دن ان لوگون نے بھی گوشت پر دانت چلا دیا۔ تو پھر اس ملک مین ریوڑ تو ایک طرف بھیڑ کا ایسا بچہ بھی دیکھنے مین نہین آئیگا۔ اسلئے کہ جب پرماتما کے پاس گوشت کھانے سے انکار کرنیوالی کوئی روح ہی نہین جائیگی تو وہ بھیڑ بکری کہان سے پیدا کریگا۔ کیونکہ وہ اور روح دونون غیر متفق اور اناوتی ہین:۔

منو مہاراج اپنے دھرم شاستر کے تیسرے ادھیائے مین آباؤ اجداد کا شردھ کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہین کہ

جو برہمن شرادھ کا بھوجن کرنے کے بعد اسدن دوسری بار بھوجن کرتا ہے وہ مرنے کے بعد سور اور کیڑے کی یونی مین جاتا ہے۔ منو ۲۵۹/۳

مطلب اسکا یہ ہے کہ برہمنون کو اس قدر لذیذ کھانے کھلائے جائین کہ وہ شرادھ کا بھوجن پانے کے بعد کسی دوسرے جگہ پھر بھوجن نہ پاسکین۔ اب یہ لذیذ کھانے جو آباؤ اجداد کی روحون کو خوش کرنے کے لئے شرادھ کے دونون مین تیار کرنے چاہئین کس قسم کے ہون منو مہاراج فرماتے ہین۔

۱۔ تل دھان۔ جو۔ اڑد۔ جل مول۔ یعنی ہوئی شلغم گاجر وغیرہ۔ اور پھل وغیرہ دینے سے بزرگون کی روحین ایک ماہ تک سیر رہتی ہین۔ منو ۲۶۸/۲

۲۔ مچھلی کے گوشت سے دو مہینے تک ہرن کے گوشت سے ۳ ماہ تک مینڈھے کے گوشت سے چار ماہ تک مرغ کے گوشت سے ۵ ماہ تک انکی سیری رہتی ہے منو ۲۶۹/۳

۳۔ بکرے کے گوشت سے ۶ ماہ تک واغدار ہرن کے گوشت سے ۷ ماہ تک چیل کے گوشت سے ۸ ماہ تک بارہے کے گوشت سے ۹ ماہ تک متوفی بزرگون کو سیری رہتی ہے منو ۲۶۷/۳

۴۔ سور اور بھینسے کے گوشت سے دس ماہ تک خرگوش اور کچھوے کے گوشت سے گیارہ ماہ تک بزرگون کی ارواح سیر رہتی ہین منو ۲۶۷/۳

۵۔ گائے کے دودھ یا اسکی کھیر سے ۱۲ ماہ تک لمبے کان والے بکرے کے گوشت سے بارہ برس تک ارواح کو سیری رہتی ہے

۶- رو ہو اور بلی مچھلیون کے گوشت سے گینڈے۔ لال بکرے۔ شہد اور مینون کی نیچ جیسی میری ہوتی ہے ہوتے ہیں
بعض ہندو دھرم گرنتھون مین گائے کا گوشت کھلانے سے متوفی بزرگون کی ارواح کی اماۃ تک میری کا
ذکر ہے۔ مگر ہم گائے کے مسئلہ کو فی الحال نہین چھیڑنا چاہتے۔ مگر یہ بالاختصار ان سے صاف ظاہر ہے کہ آبا و اجداد کی روحون
کو خوش کرنے کے لئے کس قسم کی لذیذ گوشت برہمنون کو کھلانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ مگر اس مین ایک یہ مشکل ضرور
پیدا ہو گی کہ ادھر تو ایک لالہ صاحب اپنے باپ دادا وغیرہ کا شرادھ کرنے کے لئے برہمنون کو کھلانے کے واسطے
لال بکرے۔ گینڈے بھینسے یا سور۔ کچھوے کی گردن پر چھری رکھتے ہین۔ ادھر حسن اتفاق سے لالہ جی کی اسی پتر
کی روح اپنے سابقہ جنم کے اعمال بھگتنے کے لئے اسی سور یا کچھوے کی یونی مین آکر مزے سے کیچڑ مین لوٹ رہی تھی۔ اب
لالہ جی تو یہ سمجھ رہے ہین کہ وہ اسکو ذبح کر کے اسکا گوشت برہمنون کو کھلا کر اپنے باپ دادا کی روح کو خوش کرینگے۔
ادھر باپ دادا کی روح جو اسی سور یا کچھوے یا بکرے کے قالب مین موجود ہے۔ اپنے فرزند ارجمند کے ہاتھ سے ذبح
ہوتے ہوئے یہ بد دعا دے رہی ہے کہ اے نالائق۔ مین اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے لئے سور یا کچھوے کے قالب مین
آکر مزے سے کیچڑ مین لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔ مگر تو نے مجھے یہان بھی آرام نہ لینے دیا۔ یاد ہو گا کہ تو آج میرے گلے پر
چھری چلا رہا ہے۔ نہین معلوم ہمارے لالہ جی اسکا کیا جواب دینگے۔ ممکن ہے کہ وہ یہ کہین کہ ہم گوشت کی خاطر کسی
جانور کو ذبح کرنے کی بجائے برہمن دیوتا کو فقط آلو کچالو۔ شلغم۔ گوبھی۔ مولی۔ گاجر بھی کھلا کر خوش کرینگے لیکن اگر
آلو کچالو۔ شلغم۔ گوبھی وغیرہ مین بھی باپ دادا کی وہی روح اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے لئے آئی ہو گی۔ تو پھر
مشکل وہان پیش آئیگی۔ یعنی ایک طرف تو لالہ جی برہمن کو کھلانے کے لئے آلو کچالو تیار ہے ہونگے۔ ادھر باپ
دادا کی روح اپنے فرزند ارجمند کو یہ بد دعا دے رہی ہو گی کہ اے احمق! مین اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے لئے اسی آلو
کچالو۔ یا مولی شلغم کی جون مین آکر زمین مین چھپا بیٹھا تھا۔ مگر تو نے مجھے یہان بھی چین نہ لینے دیا۔ بلکہ گھی یا تیل
کی کڑاہی مین ڈالکر میرے کپڑے تل ڈالے اور پھر تو سمجھتا ہے کہ اس شرادھ سے میری روح کو خوشی اور تسکین ہو گی
اب تو لالہ جی شرادھ کرنا چھوڑ دینگے یا دادا گون کے مسئلہ کو خیرباد کہدینگے۔

مگر اس کے بھی عجیب عجیب ترکیب تعلیم جو منو مہاراج دیتے ہین۔ وہ یہ ہے کہ برہمن کا کام ہے وید پڑھنا اور کھشتری کا
دھرم ہے تلوار چلانا۔ لیکن اگر برہمن اور کھشتری اجیوت اپنے کام سے روٹی پیدا نہ کر سکین تو وہ مفصلہ ذیل اشیاء کی
تجارت کو چھوڑ کر کسی دوسرے کام سے اپنا پیٹ پال سکتے ہین۔

اول۔ وہ ہر ایک قسم کے رس۔ اناج نمک پتھر۔ پالتو جانورون کی تجارت نہ کرین منو ۱۰/۹۶

دوم - رنگدار کپڑون مین ریشم - اور اون کے کپڑون بھی ترکاری اور ادویات کی تجارت نکرین منو ۱۰/۸۸
سوم - پانی ہتھیار - زہر گرشت - سوم - ہر ایک قسم کی خوشبو - دودھ شہد گھی تیل چربی گڑ اور کپاس کی
تجارت نکرین منو ۱۰/۸۸

چہارم جنگل کے حیوانون - جانورون - شراب تیل - ناگھ اور گھوڑون کی تجارت نکرین منو ۹۹/۸

اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی برہمن کھشتری یعنی کھتری یا راجپوت مذکورہ بالا اشیا مین سے کوئی ایک بھی تجارت
کرتا ہے تو اُسکا کیا حشر ہوگا - منو مہاراج فرماتے ہین کہ ایسا برہمن کھشتری یا ویشیہ کی کھتری اور راجپوت ایسا مذکورہ بالا
ممنوع اشیا مین سے کسی ایک کی بھی تجارت کرتا ہے تو مرنے کے بعد - کرمی - بھوتا شو ا دشتایم تچھ بھی سے منجملہ
کیڑا - بنگر - کتے کے پاخانہ مین - آباؤ اجداد کے ساتھ - ڈوبتا ہے - منو ۱۱/۸

اب میدان صاف ہوگیا - اور ہمین پتہ لگ گیا کہ ہمارے وہ منہ وسا ہوکار جو برہمن کھتری یا راجپوت ہون
مذکورہ بالا اشیا مین سے کسی ایک کی تجارت کرتے ہین - وہ مرنے کے بعد کیا کہان ہونگے اگر منو دھرم شاستر کی
تعلیم درست ہے اور تناسخ کا مسئلہ بھی ٹھیک ہے تو اس مین مطلق شک نہین کہ بڑے بڑے برہمن ساہوکار کھتری -
سیٹھ اور راجپوت دوکاندار مرنے کے بعد یقینا بقول منو مہاراج پاخانے کے کیڑے کی یونی مین گیدڑ وغیرہ کی
ہوتا ہوگا - جبکہ ادھر کسی قسم کا کوئی برہمن - کھتری - راجپوت سیٹھ ساہوکار حالت نزع مین دم توڑ رہا ہوگا
ادھر برہم راج کے دوست اسکے آباؤ اجداد کے پاس جو شاید کسی بیکنٹھ مین مزے سے زندگی بسر کر رہے ہونگے یہ خبر
پہنچتے ہونگے - کہ چونکہ تمہارا فلان بر خوردار دھرم شاستر کی خلاف ورزی کرکے حلوائی - بزازی عطاری بقالی
سبزی فروشی یا دودھ دہی لوہا تیل - اناج وغیرہ کی تجارت کرتا تھا - آج وہ مرنے کے بعد منو دھرم شاستر کے مطابق
خلاف ورزائی مین ڈالا جائے گا پس فوراً تیار ہوجاؤ ورنہ ابھی ڈنڈا پڑا - یہ خبر سنکر اس مرے ہوئے بیوپاری
لالہ سیٹھ وساہوکار کے وہ تمام بزرگ روتے دھوتے چیختے چلاتے ہائے وا ویلا کرتے اور اپنے ایسے ناخلف بیٹے کو کوستے
منو دھرم شاستر کی خلاف ورزی کرکے دودھ دہی نمک - آٹا - دال گھی سبزی کپڑے - لوہے - تیل - دوا بوٹی وغیرہ
خطریات وغیرہ کی تجارت کی تھی - ہزارون گالیان دیتے ہوئے قہر و لعنت برجان درون بیوپاری کے دلون ڈنڈے
کھاتے ہوئے غلاظت کے کیڑے بنکر کتے کے پاخانہ مین ڈیرہ ڈالنے کے لئے مجبور ہوتے ہونگے - وہان بھی انکو جین
نہین ملتا ہوگا - بلکہ کسی بھنگی یا چمگن کی بچی مین پڑکر مندا - صوم غلاظت کے کسی دھیر مین جنم لیتے ہونگے - یہ نظارہ
درحقیقت عبرت آموز ہونا چاہیئے مگر کن کے لئے ؟ انکے لئے جو پونرجنم کے قائل ہین - آج پتہ لگ گیا کہ ہمارے

اور ہندو وچہڑے چاروں کے ساتھ چھوت چھات ترک کر رہے ہین غالباً وہ جانتے ہین کہ اشیاء ممنوعہ کی تجارت کرنے کی پاداش مین مرنیکے بعد انکا ماسطان ہی چوہڑے چماروں سے پڑیگا۔ اسلئے اگر ہم جیتے جی ان سے کچھ چھا سلوک کر جائینگے۔ تو کل مرنے کے بعد یہی ذرا جھاڑو مارتے وقت ہمارے ساتھ کچھ رعایت سے کام لینگے۔ کیونکہ جب یہ ہندو بنکر منو دھرم شاستر سے واقف ہو جائینگے تو انکو پتہ لگ جائیگا کہ کتے کے پاخانہ مین جو کیڑے رینگ رہے ہین۔ کہین یہ ہمارے وہی سیٹھ۔ ساہوکار۔ یا لالہ ماجن نہون جنھون نے ہمین شودہ کیا تھا۔ اور جو آج اشیاء ممنوعہ کی تجارت کرنیکی پاداش مین اس یونی مین آگئے ہین۔ اسلئے ذرا نگہ نرمی اور احتیاط کے ساتھ جھاڑو دیکر اٹھا کر ٹوکرے مین ڈالنا چاہیئے۔ آریہ اور ہندو دوستون کو چوہڑے چمارون کو شودہ کرکے ہندو بنانے مین سوجھی تو بڑی دور کی۔ مگر اتنی دور جانے کی بجائے ہمارے آریہ اور ہندو دوست جو برہمن یا کھتری راجپوت ہوکر اشیاء ممنوعہ کی تجارت کر رہے ہین وہ اس تجارت ہی کو کیون نہین چھوڑ دیتے۔ واہ صاحب اگر وہ نمک تیل دودھ۔ دہی۔ کھانڈ گڑ۔ آٹا چاول۔ کپڑا۔ لوہا۔ ادویات۔ عرقیات عطریات۔ اور گئے بیل بھینس۔ بھیڑ۔ بکری۔ گھوڑون وغیرہ کی تجارت چھوڑ دین تو وہ روٹی کمان سے کھائین یا بہت اچھا۔ تو معلوم ہو گیا ہمارے آریہ اور ہندو دوست دال روٹی پر اپنے دھرم کو قربان کئے بیٹھے ہین۔ افسوس! یہی لوگ ہین جو آج ہمارے آباؤ اجداد پر الزام لگا رہے ہین۔ کہ انھون نے کسی دنیوی لالچ کی وجہ سے ہندو دھرم ترک کر دیا تھا۔ ہمارے آباؤ اجداد کی ذات پاک پر تو یہ الزام لگ نہین سکتا۔ مگر ہان یہ امر واقعہ ہے کہ ہمارے آریہ اور ہندو دوست اپنے دھرم شاستروں کو پس پشت پھینک کر اشیاء ممنوعہ کی تجارت کرتے ہوئے ہماری آنکھون کے سامنے محض دال روٹی کی خاطر اپنے ہندو دھرم کو ترک کئے بیٹھے ہین حالانکہ وہ جانتے ہین کہ اس بیدینی کی سزا مین انکو کل منو دھرم شاستر کے فرمان کے مطابق مع اپنے آباؤ اجداد کے مرنے کے بعد کس جون مین جا پڑیگا۔ ہم پوچھتے ہین کہ کیا یہی وہ دھرم ہے کہ جسکی طرف وہ آج مسلمانون کو بلا رہے ہین کیا یہی وہ دھرم ہے جسکے متعلق وہ آج ہمارے بزرگون پر یہ الزام لگا رہے ہین کہ انھون نے دنیوی لالچ سے اسکو ترک کر دیا تھا۔ امر واقعہ تو یہ ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد نے جب یہ دیکھا کہ جس ہندو دھرم کو وہ مان رہے ہین اس سے انکے ضمیر کی تسلی نہین ہو سکتی وہ فوراً اسکو چھوڑ کر مسلمان ہو گئے حالانکہ انکو دال روٹی کی ہی فکر ہوتی تو وہ ہندو بنے رہکر دوسرے لاکھون ہندوؤن کی طرح اشیاء ممنوعہ کی تجارت کرکے پیٹ پال سکتے تھے۔ مگر انھون نے دال روٹی کی مطلق پرواہ نہ کرتے ہوئے ترک کر دیا۔ ہمارے ایسے حق پسند بزرگون پر آج آریہ یا ہندو دوست کا یہ الزام لگانا کہ ہمارے بزرگون نے تلوار کے ڈر سے یا دنیوی لالچ سے ہندو دھرم ترک کر دیا تھا محض جھوٹ ہے۔

بارھوین فصل

نجات

اپنے آباؤ اجداد کے ننگ و ناموس پر لگائے گئے الزامات کا جواب ہم کسی قدر پیچھے دے چکے ہین ۔ اب ہم اس بات پر بحث کرینگے کہ مذہب کا مدعا کیا ہی۔ اور کیا ہندو یا ویدک دھرم کو مان کر ہم اپنے اس مدعا مین کامیاب ہوسکتے ہین یا نہین؟ ہم جانتے ہین کہ مذہب کا مدعا سوائے اسکے کچھ نہین کہ انسان جبتک زندہ رہے۔ وہ صراط مستقیم پر چلتا ہوا اور نیکی و راستی کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہوا دنیا مین سرخروئی حاصل کرے ۔ اور جب وہ اس دنیا سے قطع تعلق کرکے موت کی گھاٹی کو عبور کرے۔ تو وہ اس الٰہی نور اور ابدی سرور کو حاصل کرے جسکو مکتی نجات کے نام سے پکارا جاتا ہی۔ ہندو یا ویدک دھرم کو مان کر ہم دنیا کے مانند اپنی روزمرہ کی زندگی مین جس قسم کی الجھنون اور پریشانیون مین مبتلا ہوسکتے ہین ۔ اسکا تھوڑا سا ذکر ہم اپنے پچھلے مضامین مین کرآئے ہین۔ اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہین کہ کیا ہندو یا ویدک دھرم کو رکھتے ہوئے مرنے کے بعد کسی کی نجات ممکن ہی ویدک دھرم کے مطابق انسان کو چار ورنون مین تقسیم کیا گیا ہی۔ اول ۔ برہمن ۔ دوم کھشتری ۔ سوم ویش ۔ چہارم شودر منو مہاراج انمین سے ہر ایک کے دھرم کو الگ الگ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہین۔

"برہمن کا دھرم یہ ہی کہ وہ وید پڑھے ۔ وید پڑھائے ۔ یگیہ کرے اور یگیہ کرائے دان دے اور دان لے" منو ۱۰/۱ ہم پوچھتے ہین کہ آج برہمنون مین سے ہندوستان مین کتنے برہمن ہین جو اپنے دھرم کا پالن کر رہے ہون ۔ ممکن ہے ۔ کوئی ایک آدھ ہو ورنہ تمام برہمن اپنے دھرم کو چھوڑ بیٹھے ہین جب برہمن اپنے دھرم پر قائم نہین ہین تو پھر مرنے کے بعد انکا حشر کیا ہوگا منو مہاراج فرماتے ہین۔

جو اپنے دھرم کو چھوڑ بیٹھتا ہی وہ مرنے کے بعد ۲۱ اکھانیوالے حوالا کھ نامی بھوت کی یونی مین جاتا ہی۔ منو ۱۲/۶۱

برہمن تو چلئے اب رہ گئے کھشتری کھشتریون مین آجکل کے کھتری اور راجپوت دونون ہی شامل ہین انکا دھرم منو مہاراج نے یہ فرمایا ہی کہ "رعایا کی حفاظت کرنا۔ دان دینا۔ یگیہ کرنا۔ وید پڑھنا ۔ اور دنیوی لذتون مین نہ پھنسنا یہ کھشتری کا دھرم ہی" منو ۱/۸۹۔

کیا آجکل کے کھشتریون یعنی کھتریون اور راجپوتون مین سے کوئی ایک بھی ہمین ایسا نظر آسکتا ہی۔ جو اپنے اس

دھرم پر قائم ہو۔ ممکن ہر کوئی ہو۔ ورنہ عام طور پر کشتری اپنے دھرم کو چھوڑے ہوئے ہیں۔ منو مہاراج فرماتے ہیں کہ

"جو کھشتری اپنے دھرم کو چھوڑ بیٹھتا ہے۔ وہ مرنے کے بعد پاخانہ کھانے والے کیڑے کی یونی میں جاتا ہے"

کھشتریوں یعنی کھتریوں اور راجپوتوں کا ٹائیوں مٹ گیا۔ اب گویش ویش کا دھرم منو مہاراج فرماتے ہیں کہ

پشوؤں کا پالن۔ دان دینا۔ یگیہ کرنا۔ وید پڑھنا۔ تجارت کرنا۔ سود لینا اور کھیتی کرنا ویش کا دھرم ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ویشیوں میں زیادہ تر بنیے لوگ ہیں۔ جو تجارت خوب کرتے ہیں۔ سود بھی لیتے ہیں۔ مگر اپنے دھرم کے باقی حصوں کو بھی چھوڑے بیٹھے ہیں۔ منو مہاراج فرماتے ہیں۔

"جو ویش اپنے دھرم کو چھوڑ بیٹھتا ہے وہ مرنے کے بعد مردار کھانے والا تیز کش جونی میں جاتا ہے"۔

ممکن ہے۔ ان بنیوں میں سے کوئی وید وغیرہ بھی پڑھا لکھا ہو۔ مگر مشکل یہ ہے کہ بنیے لوگ گوشت نہیں کھاتے منو مہاراج فرماتے ہیں:۔

جو شخص ٹھیک طریقہ سے ذبح کئے گئے یا تیار کئے گئے گوشت کو نہیں کھاتا وہ مرنے کے بعد ۲۱ بار جانوروں کی یونی میں جاتا ہے

اب بنیے بھی پرتے چکے ہے۔ اسکا حساب یوں میاق ہو گیا۔ اب رہے شودر۔ شودر دھرم کے متعلق منو مہاراج فرماتے ہیں

"پرماتما نے شودروں کا ایک ہی کرم بتایا ہے یعنی مذکورہ بالا تینوں ورنوں کی خدمت عاجزی سے کرنا"

مگر آفت یہ ہے کہ آریہ لوگ اور ہندوؤں نے اب ان چوتھے چاروں کو بھی شدھ کر کے ویدہ غیرہ پڑھا لکھا کر دیا ہے

پھر جب شودر لوگ پڑھ لکھ جائینگے تو وہ پاخانہ پیشاب کیوں اٹھائینگے پانی کیوں بھرنے لگے چوتھے چاروں کام کیوں کرینگے

پس وہ بھی اس پہلے دھرم کو جو پرماتما نے ان کا بنایا تھا ترک کر بیٹھینگے۔ منو مہاراج فرماتے ہیں۔ جو شودر اپنے اصلی کام کو چھوڑ دیتا ہے۔ وہ مرنے کے بعد کیڑے کی جون میں جاتا ہے ۱۴ شودروں کا بھی ستھراؤ ہو گیا۔ اب رہا ان چند ایک برہمن کھشتریوں ویشوں اور شودروں کا معاملہ جو ممکن ہے۔ فی زمانہ اپنے اپنے دھرم کو منو مہاراج کے فرمان کے مطابق پورا کر رہے ہوں۔ کیا انکی نجات ہو جائیگی ان انکی نجات ہو سکتی ہے بشرطیکہ انھوں نے عمر بھر میں بھی چھوٹے سے چھوٹا گناہ جسم زبان یا خیال کے ذریعہ بھی نہ کیا ہو۔ مگر کیا ایسا ممکن ہے نہیں ایسا ممکن نہیں۔ جب ایسا ممکن نہیں ہے۔ تو منو مہاراج حکم دیتے ہیں:۔

"جسم کے ذریعہ کئے گئے گناہ کی سزا میں درند۔ پرند۔ چرند کی یونی میں خیال ہی خیال میں کئے گئے گناہ کی سزا میں چنڈال کی یونی میں جاتا ہے" منو ۱۲/۱۰ ۔ ایسے نکمے برہمن رہا۔ نہ کشتری۔ نہ ویش۔ نہ شودر۔ بلکہ سب چرتے چگتے اور رڑتے رینگتے بنے۔ اے کاش ہندو یا ویک دھرم میں توبہ کے ذریعہ ہی گناہوں کی معافی کا اصول ہوتا۔ مگر یہاں وہ بھی نہیں بلکہ سوامی دیانند فرماتے ہیں

"ایشور اپنے بھگتوں کے گناہ بھی معاف نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر وہ گناہ معاف کر دے تو اسکا انصاف جاتا رہے گا"

انسان سخت بدنی ہوجائین بیستا رتھ یہ کاش ص۲۲۰

ب برہمن کھشتری۔ ویش شودر تو یکطرف ب یہان کسی ریشور بھگت کی بھی نجات ہوتی نظر نہین آتی کیونکہ ایسا کون نشر ہی جس کی کبھی جسم زبان یا خیال کے ذریعہ کوئی کبیرہ یا صغیرہ گناہ سرزد نہ ہوا ہو سوامی دیانند باقی رہگئے کیا انکی مکتی ہوگئی ہوگی ممکن ہی۔ کیونکہ وہ تو وید ون کے بڑے پنڈت اور آچاریج تھے اور برہمن بھی تھے مگر سوامی دیانند ہی خود نوشت سوانحعمری مین لکھتے ہین کہ۔ جب مین چنڈال گڑھ پہنچا تو مجھ ایک بڑا عیب لگ گیا یعنی مجھ بھنگ پینے کی عادت ہوگئی چنانچہ بعض اوقات بھنگ کے نشے مین مین بالکل مدہوش ہوجایا کرتا تھا بیستا رتھ ص۲۰۰ اب من بھنگ و شراب۔ گانجہ۔ بھنگ وغیرہ ناپاک چیزین ہین انکا استعمال نہین کرنا چاہیئے بیستا رتھ ص۲۰۴

لیکن اگر کوئی شخص برہمن ہوکر ان چیزون مین سے کسی کا استعمال کرتا ہی تو منوجہ راج فرماتے ہین:۔

یہ شخص مرنیکے بعد غلاظت خور کیڑے کی یونی مین جاتا ہی منو ۱۲/۶۴

تعزیرات منو کی دفعہ موجود ہی سوامی دیانند خود بھی ایسی چیزون کو ناپاک مانتے ہین جرم ثابت ہی۔ مجرم قبال کرتا ہے ہمارے آریہ اور ہندو دوست خود ہی بتلائین کہ اسوقت سوامی دیانند کہان ہونگے؟ صرف یہی نہین بلکہ سوامی دیانند اپنی سوانحعمری مین لکھتے ہین۔ کہ جب مین بچہ تھا دیو کے درشن پانے۔ اور جنم مرن کے جھگڑون سے چھٹکارہ و تحصیل علم کی خاطر باپ کے گھر سے چوری سے بھاگ نکلا تو کھون نے مع چار سپاہیون کے میدپور کے میلے مین مجھے جا پکڑا مجھ پر سخت خفا ہوئے۔ مین نے پرتھنا کی کہ مین پھر ایسا نہ کرونگا بہکانے مین آکر اس طرح نکل آیا تھا مین نے دکھایا۔ آپ اطمینان فرمائین مین تو خود ہی یہان سے گھر واپس آنیکو تھا۔ اچھا ہوا آپ آگئے مین بھی آپکے ساتھ چلنے مین خوش ہون۔ مگر یہان آنے مین تھا اور اسی گھات مین تھا کہ کوئی موقع بھاگنے کا ہاتھ لگے حسن اتفاق سے رات کے تین بجے پہرہ والا سوگیا مین موقعہ دیکھ کر پیشاب کے بہانے سے بھاگ نکلا سوانحعمری صفحہ۱۰

سوامی دیانند کی اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ انھون نے اپنے باپ کو جھوٹ بولکر دھوکہ دیا۔ انکا یہ بیان کہ وہ بدمعاشون کے بہکانے مین آکر گھر سے بھاگے تھے اگر درست تسلیم کرلیا جاوے تو معاملہ نہایت سنگین ہوجاتا ہی اس سے نکلنیکا بیان بھی غلط ٹھہرتا ہی منو مہاراج فرماتے ہین کہ جو شخص جھوٹ بولتا ہی وہ کیڑے مکوڑے کی یونی مین جاتا ہی ۱۲ علاوہ ازین سوامی دیانند نے اپنے بیان مین اس بات کو بھی تسلیم کیا ہی کہ وہ گھر سے چوری سے بھاگے وقت کچھ روپیہ اور سونے کی تین انگوٹھیان بھی نکال لئے تھے صاف ظاہر ہی کہ یہ روپیہ انکا نہین تھا۔ بلکہ اس مسروقہ تھا منوجہ راج فرماتے ہین کہ چوری کرنیوالا برہمن مکڑی سانپ چھپکلی وغیرہ کی یونی مین جاتا ہی۔ منو ۱۲/۵۴

تعزیرات منو کی دفعہ موجود ہی جرم ثابت ہی بلکہ مجرم خود اقبال کرتا ہی ہمارے آریہ اور ہندو دوست خود ہی بتائین کہ

اسوقت سوامی دیانند کہان ہونگے اگر سوامی دیانند توبہ کے ذریعہ گناہونکی معافی کے قائل ہوتے تو بھی ہم خیال کرسکتے تھے کہ شاید مرتے وقت انھونے اپنے تمام گناہون سے توبہ کرلی ہوگی اور وہ نجات پاگئے ہونگے مگر گناہون کی معافی کے متعلق تو وہ خود لکھتے ہین ایشور اپنے بھگتونکا گناہ بھی معاف نہین کرتا کیونکہ اگر وہ گناہ معاف کردے تو اسکا انصاف جاتا رہتا اور تمام انصاف سخت باپی ہوجائین ستیارتھ پرکاش ۱۲ باب صفحہ ۱۲۱ بالکل صاف ہوگیا اسلیے کہ جب سوامی دیانند کے نزدیک ایشور اپنے بھگتون کے بھی گناہ معاف نہین کرتا تو پھر ایشور کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ وہ سوامی دیانند کی توبہ کئے بغیر ہی گناہ معاف کرکے انکو نجات دیدیتا ایشور نے بھی یہی کہا ہوگا کہ اچھا اگر مین اپنے بھگتون کے بھی بھلے سے خیال مین گناہ معاف نہین کرتا تو پہلے تو تم چوری بھنگ نشہ ورد غگوئی کی باداش مین ذرا چرتے چلتے اٹھتے بیٹھتے نظر آؤ جب یہ تمہارا بھگت چکوگی تو پھر تم کو کسی بھی یونی مین ڈالا جائیگا اسلیے کہ تم گوشت بھی نہین کھاتے تھے اور گوشت نہ کھانیکی باداش مین ۱۲ مرتبہ کسی حیوان مثلاً بھیڑ بکرے ہاتھی گھوڑے وغیرہ کی یونی مین جانا پڑتا ہے اور بڑی مشکل سے یہ یونی سوامی دیانند ۱۸۸۲ء مین ختم ہوئے تھے گویا انکو مرے آج بہ سال ہوتے ہین اگر انھونے اپنے مذکورہ بالا گناہونکی سزا چھوٹی چھوٹی عمر والے کیڑے مکوڑونکی یونی مین جاکر بھگتنی پڑی ہوگی تو ممکن ہے وہ سوتنت تک یہ یونی چکر ختم کرکے نہادھو کر مکتی خانہ مین پہنچ چکے ہون لیکن اگر انکو گوشت نہ کھانیکی باداش مین ۱۲ مرتبہ کسی بڑی عمر والے حیوان مثلاً ہاتھی کی یونی مین جانا پڑا ہوگا تو ممکن ہے ابتک ٹرا ہوا ہوگا اسلیے کہ اگر ہاتھی کی عمر کم سے کم ۱۰۰ سال کی بھی مانی جاوے تو سوامی دیانند کو اس حساب سے ۱۲ × ۱۰۰ = ۱۲۰۰ ابتک ۱۲۰۰ سال تک سنتی ایش بنکر بھگتان کرنا ہی پڑیگا اسکے بعد جو ہو سو ہو بتو سیدن ہی صاف چٹ ہوگیا برہمن کھشتری ویش شودر تو ایک طرف رہے یہان کسی ایشور بھگت یہانتک کہ سوامی دیانند کی بھی مکتی ہوتی نظر نہین آتی اچھا صاحب اگر جانے دیجیے کیا ہندو ویدک دھرم کی مطابق برہما وشنو مہادیو اندر اگنی برہسپتی وشوکرما پارشرد یاس رام کرشن بیاس وغیرہ بڑے بڑے دیوتا دیون رشیون منیون اور اوتارون کی مکتی ہوئی ہوگی یا نہین؟ نہ صاحب ایک کی بھی نہین اسلیے کہ ہندو دھرم گرنتھون سے ثابت ہوتا ہے کہ انمین سے کسی پر زناکاری کا الزام ہے کسی پر دروغگوئی کا کسی پر اغوا کا کسی پر شراب نوشی کا کسی پر چوری کا کسی پر کنوارپن کی کسی پر عصمت دری کا کسی پر دھوکہ بازی کا کسی پر قمار بازی کا کسی پر قتل کا جیسا کہ ہم پچھلے مضامین مین لکھ آئے ہین ایسی صورت مین مہاراج کے دھرم شاستر کے مطابق ان دیوتا دیون رشیون منیون اور اوتارون وغیرہ مین سے کسی ایک کی بھی مکتی نہین ہوئی ہوگی اچھا صاحب اگر مکتی جانے دیجیے یہ بتائیے کہ کیا ہندو دھرم کے مطابق خود ایشور پرماتما بھی اس یونی چکر سے بچکر مکتی پاچکے ہونگے یا نہین؟ نہ صاحب یہان تو ایشور پرماتما بھی ہندو دھرم گرنتھون کے مطابق مکتی سے محروم ہوکر اسی چکر مین پھنسا ہوا نظر آتا ہے اسلیے کہ پرماتما کی تعلیم کے

مطابق وہ کبھی تو مچھلی کی یونی مین آکر کیشپ اوتار بنا کبھی مچھلی کی یونی مین آکر متسیہ اوتار کہلایا کبھی سور کی یونی مین آکر ورہ اوتار بنا کبھی مہا بھارت کی تعلیم کے مطابق وہ جمدگنی برہمن کے نطفے سے پیدا ہوکر رینوکا ہی ماں کا سر کاٹ ڈالنے والا۔ اور ہندوستان کی اندر ۲۱ مرتبہ کھشتریون کا خاتمہ مٹا کر انکی بیویون کو بیوہ کرکے برہمنون کو دلا دینے کیلئے مجبور کردینے والا پرسرام بنا کبھی وہ رامائن کی تعلیم کے مطابق کھشتری مہاراجہ دشرتھ کے نطفہ سے پیدا ہوکر رام کی شکل مین ظاہر ہوکر ایسا کردار ثابت ہوا کہ ایک بدمعاش اسکی بیوی کو چرا لے گیا اور اسکو ایک مدت تک اس بات کا پتہ نہ لگا کہ اسکی بیوی کہان گئی اور وہ مدتہا مدت تک جنگلون بیابانون مین گھومتا آنسو بہاتا اور جنگل کے ہرنون۔ درختون اور پہاڑون سے یہ پوچھتا پھرا کہ ہائے سیتا کہان گئی ہائے سیتا تجھے کون لیگیا؟ میرے دلمین بسنے والی۔ تو کہان ہی؟ کیا تم مین سے کسی نے اسکو دیکھا ہی؟ گوسائین تلسی داس جی تو رام بھگوان کی اس بے چینی کو ان بھدے الفاظ مین ذکر کرتے ہین: ایہی بدھی وچیت کھوجت سوئی من مہن مہ بھی تی کامی (تلسی رامائن آرنیہ کانڈ ۳۰)

یعنی رام بھگوان سیتا جی کی جدائی مین اسطرح آہ و بکا کرتے اور کھوجتے پھرتے تھے جسطرح کوئی بڑا ہی مطلب لشہوت عاشق زار ہو۔ آخر جب اسکو پتہ لگتا ہی کہ لنکا کا بدمعاش راون اسکو بٹھا لیگیا تو اپنی بیوی کو چھڑانے کیلئے بندرون اور ریچھونکی مدد کا محتاج ہوتا ہی جب وہ بہ ہزار دقت اسکو واپس لیتا ہی اور اجودھیا مین آتا ہی۔ تو وہ یکمان یہ سنتا ہی کہ ایک غیر تمند دھوبی اپنی دھوبن کو اسکی کسی بری حرکت پر ڈانٹ بتا رہا ہی کہ مین اسچند رنہین ہون کہ جسطرح انھون نے اپنے گھر مین ہی ہوئی جانکی کو رکھ لیا۔ اسیطرح مین بھی تجھے اپنے گھر مین رکھ لونگا پس تو میرے گھر سے نکل جا (تلسی رامائن رکشن کانڈ ۴۰)

دھوبی کی اس بات کو سنکر وہ بیچاری سیتا کہ جو حاملہ تھی اسی حمل کی حالت مین گھر سے نکال شیرون اور بھیڑیون کے درمیان جنگل مین پھینکوا دیتا ہی۔ جہان وہ بیچاری مصیبت کی ماری دو بچون کو جنم دیکر آخر کار زمین مین سما جاتی ہی اور دھرم رامائن کے بھی سرچشمہ ہی یا دریا کھا گرامین کود کر غائب ہوجاتے ہین کبھی ایشور پرماتما جیلخانہ کے اندر ایک عورت کے شکم سے پیدا ہوکر کرشن دھارن کرتے ہین کبھی مکھن کی چوری کرتے بیگانی عورتون کے ساتھ رنگ رلیان مناتے۔ کروکھیتر کے اندر لاکھون انسانون کا خون بہاتے اور ایک شکاری کے تیر کا نشانہ بنکر انسانی قالب سے نجات پاتے ہین غرضکہ ہندو دھرم گرنتھون کے مطابق خود ایشور پرماتما بھی مکتی سے محروم ہوکر یونی چکر مین پھنسی ہوئی مچھلی کچھوے سور وغیرہ کی یونیون اور انسانون کے قالبون مین گھومتے جاتے نظر آرہے ہین جس ہندو دھرم مین ایشور پرماتما بھی نجات سے محروم ہو وہ کسی انسان کی مکتی کا ذریعہ کیونکر بن سکتا ہی۔ یہی وجہ تھی کہ ہمارے بزرگون نے جو حق و حقانیت کے شیدائی اور سچائی و صداقت کے فدائی تھے۔ ہندو دھرم کو ترک کردیا ہی اسی محقق دقت پسند بزرگون مین سے کسی آریہ یا ہندو کا یہ الزام لگانا کہ انھون نے تلوار کے ڈر سے یا دنیوی لالچ سے ہندو دھرم کو ترک کیا تھا محض جھوٹ ہی:۔

فیصلہ

[illegible] ہمارے باوا اجداد کے ننگے ناموس پر لگائے گئے الزامات کی تردید میں ہم کافی سے زیادہ شہادت قلمبند کر چکے ہیں اب ہمارے کئی بھی منصف پسند حقیقت شناس اور غیر متعصب قارئین کیلئے اس تمام شہادت کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچنا بالکل آسان ہو جاتا ہے کہ آریہ یا ہندوؤں کی طرف سے ہندوستان کے راجا راسلاؤں کے باوا اجداد کی ذات پر لگائے گئے یہ الزامات کہ انہوں نے تلوار کے زور سے یا زن، زر، زمین کے لالچ سے ہندو دھرم کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا تھا سراسر بے بنیاد بے تکے اور بے ہودہ الزام ہیں بلکہ یہ الزامات بالکل بیہودہ اور جھوٹے ہیں ہم نے اپنے باپ دادوں کی پوزیشن کو آریوں یا ہندوؤں کی ہی اندرونی شہادتوں کے ذریعہ نہایت خوبی اور خوبصورتی کے ساتھ واضح کر دیا ہے اب میں اس مضمون کو زیادہ طول دینے کی ضرورت نہیں سمجھتا ان ہم پر مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دینے کے لئے چھوڑتا ہوں کہ تمہارے اجداد نے تمہارے سادھوؤں سنیاسیوں پروہتوں اور لکھے پڑھوں نے نہایت بیدردی سے تمہارے باپ دادا کی عزت پر حملہ کیا مگر تمہارے ہی بھائی بندوں تمہارے ہی پنڈتوں سادھوؤں سنیاسیوں اور تمہارے ہی برہمن گرنتھوں دھرم شاستروں پورانوں رامائن مہابھارت اور گیتا کے گرنتھوں غیرہ کو بکثرت تمہارے سامنے رکھ کر ان الزامات کی تردید کی ہے تو کیا تمہارے باپ دادوں پر یہ الزام لگانا یا ان کو ان الزامات کی بنا پر ہندو دھرم کو ترک کر کے اسلام قبول کرنا کہاں تک صحیح ہے؟ ہندو بھائیو اپنے باپ دادوں کی بریت کیلئے جو شہادت تمہارے سامنے پیش کی ہے وہ خارجی نہیں بلکہ تمہاری اپنی ہی اندرونی شہادت ہے اب تم اس شہادت کا بغور مطالعہ کرو اور گرنتھ دیکھ کر اپنے دماغ کو برابر ٹٹولو اور اپنے ضمیر کی آواز سنو تم خود ہی اس شہادت کی بنا پر ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر سکتے ہو کہ معاملہ بالکل صاف ہو چکا ہے اب تمہارے لئے کسی اور کی ضرورت نہیں کہ وہ تم سے کہے کہ یہ شہادت جو ہم نے پیش کی ہے سراسر جھوٹی ہے یا تم سے کہے کہ یہ شہادت سچی ہے تم دونوں باتوں میں سے جو چاہو اپنے لئے پسند کر لو دونوں صورتوں میں سلام اور پیار ہے تمہارے باپ دادا کی پوزیشن صاف ہو جاتی ہے اگر تمہارا ایمان یہ ہے کہ ہندو دھرم کی یہ تعلیم جو ہمنی طور شہادت تمہارے سامنے پیش کی ہے جھوٹی ہے تو تم خود ہی انصاف کرو کہ پھر ایسے جھوٹے دھرم کے ماننے والوں پر کیا فرد جرم عائد ہو سکتی ہے اگر تمہارا ضمیر یہ کہے کہ تمہاری یہ اندرونی شہادت سچی ہے تو تم ایمانداری سے فیصلہ کرو جب تمہارے اپنے ہی بھائی بند برہمن پنڈت وید سنیاسی آچاریہ ان تعلیم کو کھلے الفاظ میں بے شرمی بھیانک غیرتی اور حیوانیت قرار دیتے ہیں تو اس صورت میں تمہارا ضمیر اور رحمانیت آپ کو اجداد کی بے شرمی بھیانک غیرتی اور حیوانیت کے سامنے کیونکر سر جھکا سکتے ہیں ہندو دھرم شاستروں کی جو آیات ہم نے کہ باپ دادا ہندو دھرم کو ترک کر کے مسلمان ہو گئے وہ خود تیار کر رخصت ہو گئے مگر ان کی اولاد کے لئے اسلام جیسی بہترین نعمت و فضل چھوڑ گئے ہم اور ہمارے باپ دادوں کی ارواح کو غریق رحمت کریں اس بے اصل اشتعال پر مشتعل ہو کر ہمارے ہندو بھائیوں کی بھی کھڑکی کی تنگ سی نکر اسلام کے نور سے بہرہ اندوز ہونے

تیرھویں فصل

ضمیمۃ الفرس

کتاب ہذا کے پہلے ایڈیشن میں حاشیہ "والا مضمون پڑھکر بعض احباب نے تعجب کا اظہار کیا تھا کہ کیا درحقیقت زمانۂ قدیم میں اس ملک میں وطی الفرس پر عمل ہوتا تھا۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ ہمیں ان تمام شہادتوں پر جو کہ ہمیں پرانی کتابوں سے مل سکتی ہوں ایک نظر ڈالنی چاہیئے اور پھر اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ یہ معاملہ کیا ہے؟ دیدوں سے ہیدھر کے بیان کے مطابق جو شہادت ہمارے سامنے رکھی گئی ہے۔ ہم معائنہ کر چکے ہیں۔ مگر کھجوہو کے راجہ کی رانی کی کہانی جو سوامی دیانند کی زبانی ہم تک پہونچتی ہے اسکو بھی ہم سن چکے ہیں۔ اب ہم زمانۂ قدیم کی نہایت مستند طب کی کتاب یعنے چرک شاستر پر ایک نظر ڈالینگے۔ اور دیکھینگے کہ اسکی کیا رائے ہے چرک شاستر بہت اعلیٰ پایہ کی رشیو نکی کتاب ہے اور فن طب کا ایک لاثانی خزانہ ہے چرک شاستر کے چکتسا ستھان کے دوسرے ادھیائی سرجی "لاجی کرن ہے" سنسکرت زبان میں واجی کے معنی گھوڑا اور کرن کے معنی کرنیوالا ہیں پس بزبان سنسکرت واجی کرن بکر الفرس رہیگا۔ چونکہ زمانۂ قدیم کے رشیو نے گھوڑے کی قوت جماع کا معیار رکھا۔ اسلئے وہ ایسی تمام ادویات یا نسخہ جات کو جنکا استعمال سے انسان میں گھوڑے کی سی قوت جماع پیدا ہوتی ہے واجی کرن کے نام سے پکارتے تھے مثال کے طور پر اس چرک شاستر کے واجی کرن ادھیائے کے چند نسخہ جات کو یہاں نقل کیا جاتا ہے چرک شاستر کا مصنف لکھتا ہے (۱) واجی کرن کی وجہ تسمیہ جس سے مرد میں جماع کی طاقت گھوڑے کی مانند پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کثرت جماع کرتا ہے اسے واجی کرن کہتے ہیں صفحہ ۷۷ (۲) واجی کرن نسخہ یہ دوائی نہایت ہی قریبی فرحا اور طاقت بڑھانے والی ہے اسکے استعمال سے گھوڑے کی سی طاقت جماع حاصل ہوتی ہے (۳) واجی کرن پنچمدس یہ پنچدرس نہایت ہی طاقت افزا اور نازگی بخش ہوتا ہے اسکے استعمال کرنے سے گھوڑے کی طرح جماع کرنیکی طاقت پیدا ہوتی ہے صفحہ ۷۸ (۴) بل کارک کارس بھی آمد اور بکرے کے خصیے بکرا کو بھینسے کی گوشت کے شوربہ میں پکا کر شوربہ کو الگ کر لینا یہ شوربہ بھی طاقت افزا اور نوجوانی بڑھانیوالا ہے صفحہ ۷۹ (۵) چڑے کی گوشت کو تیتر کے شوربہ میں تیتر کے گوشت کو مرغ کے شوربہ میں اور مور کے گوشت کو ہنس کے شوربہ میں پکا کر کھانے سے قوت جماع بڑھ جاتی ہے صفحہ ۸۰ (۶) چڑے کا گوشت کھا کر اوپر سے دودھ پی لینا تو رات بھر میں۔۔ صفحہ ۸۱ (۷) ہینگ کے ساتھ گھی ملا بھات کھا کر اوپر سے دودھ پینے سے ایسی تیزی آجاتی ہے کہ۔۔ (۸) مگر مچھ کے دماغ میں مرغ کا گوشت

بھونکر شکم شیر کے نوش کرین تو عضو ، صہ ۵۰۸ اِن نسخون کے استعمال کرنے سے آدمی کا جسم مرغن خوبصورت طاقتور اور پر از سرد رہو جاتا ہے اور ساٹھ سال تک قوت باہ گھوڑے کے مانند قائم رہتی ہے صہ ۲۶۲)

چرک شاستر کے مذکورۂ بالا نسخہ جات یا حوالہ جات واجی کرن ادھیا مین سے محض اسلئے نقل کئے گئے ہین تاکہ ہمین پتہ لگ سکے کہ زمانۂ قدیم مین گھوڑا ہی قوت جماع کا معیار سمجھا جاتا تھا یہانتک کہ چرک شاستر کے رشیون نے اپنی نہایت بیش قیمت طب کی کتاب مین واجی کرن کی تعریف مین تمام کا تمام ادھیائے لکھ مارا صرف اسی پر بس نہین بلکہ اس شاستر کے "شریر استھان" کے آٹھوین ادھیائے مین اچھی اولاد پیدا کرنے کی جو تراکیب اور نسخہ جات لکھے ہین ان مین بھی گھوڑے کو خاص طور پر مدخلت کا حق دیا گیا ہے چنانچہ چرک کا مصنف لکھتا ہے کہ :

"اگر حاملہ عورت ایسی خواہش کرے کہ میرا بیٹا قد آور گورے رنگ والا شیر جیسا کا سا جری عالی حوصلہ پاک وصاف اور صاحب کمال ہو تو اسے چاہیئے کہ غسل حیض کے دن سے جو کی آٹے مین گھی اور شہد اور ایسی گائے کا دودھ ملا کے جسکا رنگ سفید اور اسکے بچھڑے کا رنگ بھی سفید ہو چاندی یا کانسی کے برتن مین ڈال کر وقت مقررہ پر سات روز تک پیئے اور صبح کے وقت خالی پیٹ کے کوان (بھوسی) گھی شہد یا دودھ کا ساتھ کھایا کرے اُسے شام کے وقت خوبصورت مکان مین خوشنما پلنگ یا آسن پر (پنگورے) پر اچھے کپڑے اور زیور پہن کر بیٹھنے کی بھی ہدایت کر دینی چاہیئے اس عورت کو صبح و شام سفید رنگ کا بڑا (نندھ رسانڈ) یا اعلیٰ نسل کا گھوڑا بھی دکھاتے رہنا چاہیئے اور شانتی دینے والی دل پسند کہانیان بھی سناتے رہین علی ہذا القیاس سے خوبصورت رسیلی اور میٹھی آواز والی خوب سیرت اور نیک خو عورتین اور مرد نیز اچھی چیزین بھی دکھاتے رہین اسکی سہیلیان ہمیشہ مفید تدابیر سے اسکی خدمت کرتی رہین لیکن خاوند اس سے اس عرصہ مین ملنے نہ پائے اس طرح سات روز گذار کر آٹھوین دن اُبٹنے وغیرہ کا لیپ کر کے عورت اور مرد دونون کو سمیت غسل کرین اور خوشنما اجلے کپڑے پہنین نیز خوبصورت اور خوشبودار پھولون کی مالا مین گلے مین ڈالین اور زیورات بھی پہنائین چرک شاستر چرک شاستر کی مذکورہ بالا ہدایات مین جس عبارت کو جلی کر دیا گیا ہے اس مین مفصلۂ ذیل امور قابل غور ہین :-

اول عورت کو ایسی اغذیہ کھلانے کی ہدایت کی گئی ہے جو نہایت شہوت افزا ہین۔

دوم۔ اس عورت کو صبح اور شام مرغا تر و اعلیٰ نسل کا سانڈ یا نسل کشی کا گھوڑا دکھاتے رہنے کی

بھی ہدایت ہے۔ یہ کیون؟

سوم یہ بھی ہدایت ہے کہ ایسی عورتون کو خوبصورت مرد بھی دکھائے جائین جو اسکے خاوند کے علاوہ ہون آخر یہ کیون:

چہارم۔ اسکی سہلیان اس عورت کو شانتی دینے والی کہانیان سناتی رہین۔ کس لئے۔

پنجم۔ اس سات آٹھ روز کے عرصہ مین جبکہ عورت شہوت افزا خوراکین کھا رہی ہو دونون وقت نسل کشی کے گھوڑے یا سانڈ کو بھی دیکھتی رہتی ہو۔ خوبصورت غیر مردون کا بھی اسکو درشن کرنے کی اجازت ہو۔ مگر خاوند کو اس عرصہ مین اپنی ایسی بیوی سے جو اس طرح ایک شیر ببر سا لڑکے کی پیدائش کے لئے تیار ہو رہی ہو ملنے تک کی بھی اجازت نہین ہے یہ تمام حالات ایک ایسا قرینہ پیدا کرنے مین مددگار ہو سکتے ہین۔ جو مہیدھر کے دملی الفرس کے مضمون کی صداقت کا پتہ لگانے مین رہنمائی کر سکتا ہے کیونکہ جس صورت مین کہ عورت خاوند سے الگ کر دیگئی ہے اور اسکو سخت سے سخت شہوت افزا خوراک دی جا رہی ہے اُسکو نرم نرم گدیلون اور خوبصورت مکانون اور دیگر شہوت افزا لوازمات سے محصور کر دیا ہو اور سفید رنگ کا سانڈ یا نسل کشی کا گھوڑا اسکے سامنے صبح و شام موجود رہتا ہو تو ایسے حالات مین محصور و مجبور ہاشمی اگر کسیوقت لغزش کھا جائے اور گورکھپور کے رانی کی تقلید کر بیٹھے تو کوئی تعجب کی بات نہین خاصکر جبکہ چرک شاستر کے رشیون کے فرمان کے بموجب ان تمام ترکیبون کے ذریعہ اسکو یہ یقین دلایا گیا ہو کہ اس کے جو لڑکا پیدا ہوگا وہ بڑا قد آور سفید رنگ والا اور شیر ببر کا سا بہادر ہوگا۔ صرف یہی نہین بلکہ اسی چرک شاستر مین آگے چلکر یہ ہدایت کی گئی ہے کہ:-

اچھے لڑکے کی طلب مین مندرجہ ذیل کامون کے بعد گھر کے شمال مشرق یا مشرق کی طرف یا تالاب کے قریب ایک پاک صاف مقام پر چبوترا سا بنا کر گوبر سے لپوا کر پانی کے چھینٹے دیکر ایک ویدی بنوائین۔ اگر یہ ہون برہمن کے گھر مین کرنا ہو تو مغرب کی طرف ایک سفید کپڑا بچھا کے اوپر سفید رشبھ یا مرگ چھال بچھوا کر بیٹھین اگر کھشتری کے گھر مین آتا ہو تو ببر شیر یا رشبھ (سانڈ) کے چمڑے پر بیٹھنا چاہیئے اگر ویش کے گھر مین کرنا ہو تو ورو (چیتل) یا بکری کے چمڑے پر بیٹھنا مناسب ہے۔ پھر ڈاک گوبر نی۔ گور یا مادھو کی لکڑی مین آگ لگائین اس ویدی کے چارون طرف کشا بچھوا دینی چاہیئے اور چارون طرف لکیر کھینچ دین پھر چمیلین اور سفید خوشبودار پھول ڈالدین پھر۔ پانی

کا ایک برتن بھی رکھدین پھر ہون کے لئے لکڑی لائین اور پہلے بیان کئے ہوئے رنگ کے گھوڑے چاروں طرف باندھ دین۔ پھر لڑکے کی خواہشمند عورت اگنی کے مغرب کی طرف اور برہمن کے داہنے ہاتھ اپنے خاوند کے ساتھ بیٹھ جائے اور لڑکا پیدا ہونے کی خواہش کرے صفحہ (۶۳)

چرک شاستر کے مذکورۂ بالا فرمان مین بھی استقرار حمل کے عمل مین گھوڑون کی مداخلت لازمی قرار دیگئی ہے یہ چرک شاستر بھید بھر کی تصنیف نہین ہے۔ بلکہ نہایت پرانی طب کی کتاب ہے بھید بھر نے ویدمنتر ون کا ترجمہ کرتے وقت جن الفاظ کا استعمال کیا ہے جب ہم ان الفاظ کا چرک شاستر کی روشنی مین مطالعہ کرتے ہین تو بھید بھر کے برخلاف سوامی دیانند کا غم و غصہ کا اظہار بہت کچھ بیجا معلوم ہوتا ہے اور ہم یہ کہنے کے بغیر نہین رہ سکتے کہ زمانۂ قدیم مین اس ملک کے باشندون کو گھوڑے کے جس سائنٹیفک استعمال کا علم تھا وہ زمانۂ بعد کے ہندوؤن مین سے یا تو معدوم ہوگیا یا گورکھپور کی رانی کی طرح اسکے غلط استعمال کے نتائج کو دیکھکر انھون نے اس کو خطرناک سمجھکر خود ہی ترک کردیا۔ مگر اسمین کچھ شک نہین کہ ہندو شاستروں مین گھوڑے کی اگاڑی پچھاڑی کے کھونٹے ابتک بھی کہیں کہیں موجود ہین اور چرک شاستر کے مصنف نے تو واجی کرن کی تعریف و توصیف اور تشریح و توضیح مین اور بھی کا اچھا خاصا وقت کردیا ہے۔

ہدایات

کفر توڑ کا مطالعہ کرنے سے پیشتر مفصلۂ ذیل ہدایات کا پڑھ لینا ضروری ہے۔

اول۔ یہ کہ یہ کتاب مدافعت یا ڈیفنس مین لکھی گئی ہے اسمین فریق ثانی پر کسی قسم کا حملہ نہین ہے۔ بلکہ اس بات کا پتہ لگانا ہے کہ آیا ہندوستان کے ۱۰ کروڑ مسلمون کے لوگون نے تلوار کے ڈر سے یا زن زمین زر کی لالچ سے ہندو دھرم کو ترک کیا تھا یا اوس کے وجوہات کچھ اور تھے۔

دوم کتاب ہذا مین اردو یا ہندی کتب کے بعض اقتباسات کی عربی کو فارسی مین پوشیدہ کیا گیا ہے بعض دیدمنتر ون کی تراکت کو دقیق فارسی کا جامہ پہنایا ہے جو ویدمنتر قطعاً برہنہ نظر آئے اون کی عریانی مین ستر پوشی کی گئی ہے اسلئے ہمارا مدعا ستر کھولنا نہین ہے بلکہ پبلک خلاف کی نگہداشت کرتے ہوئے صرف اپنا ڈیفنس پیش کرنا ہے۔

چہارم کتاب ہذا مین مخصوص جراح انسانی کا ذکر عام فہم اور مروجہ الفاظ کے بجائے اکثر مقامات پر کم معروف اور غیر مانوس الفاظ مین کیا گیا ہے تاکہ عبارت مین کسی قسم کی شوخیت نہ آنے پائے بلکہ تقاہت قایم رہے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی دمہ کی دوا

جسکا درد وہی جانتا ہی! دوسرا کیونکر جان سکتا ہی؟

یون تو کوئی بھی ایسا مرض نہیں، جس کی تکلیف سے مریض نالان و پریشان نہ ہو لیکن بدقسمتی سے دمہ کے مریض خاصکر ناقابل برداشت تکلیف دمہ سے بہت ہی پریشان ہوتے ہین، اور رات دن سانس پھولنے کی وجہ سے دم نکلے جاتے ہین اور نیند تک حرام ہو جاتی ہے دیکھئے آج ان کو کس قدر تکلیف ہی لیکن افسوس اس لاعلاج مرض کی بازاری دوا جو زیادہ تر نشیلی اشیاء دھتورہ، بھنگ، بھلا ڈونا، پوتاس اور ڈاٹد دیکر بنتی ہی، اس سے فائدہ ہونا تو درکنار، مریض بے موت مارا جاتا ہی، ڈاکٹر ایس کے برمن کی کیمیائی اصول سے بنی ہوئی دمہ کی دوا ایک انمول جوہر ہے، یہ صرف ہماری ہی بات نہین بلکہ ہزارون مریض اس سے شفا پاکر اس کے مداح ہین۔ آپنے بہت کچھ خرچ کیا ہوگا، لیکن ایک مرتبہ اسے بھی آزما کر دیکھئے، اسمین کسی قسم کا نقصان نہین ہی۔ قیمت فی شیشی عہ محصول ڈاک آ۔ اس دوا کے دو خاص فوائد ہین (۱) ایک ہی خوراک مین دمہ بتاہی (۲) کچھ روز کے استعمال سے بڑھے جاتا رہتا ہی اور جب تک استعمال مین ہی دورہ نہین ہوتا۔

روگ کا گھر کھانسی

یہ مثل بالکل درست ہی کیونکہ ایک کھانسی کی وجہ سے حلق سے لے کر سینہ تک مختلف مرض کے ہونے کا خوف رہتا ہی، سردی سے کھانسی کا آغاز ہوتا ہی اور فوراً ہی اگر معقول علاج نہ کیا گیا تو سانس کی نلیون مین سردی جمع ہوجاتی ہی، اور اس سے گذر کر آکسیجن مین رکاوٹ پسلیون مین درد بخار وغیرہ شروع ہوجاتے ہین، اس لئے کھانسی کے شروع ہوتے ہی مناسب دوا ضرور کرنا چاہئے۔ اور اسکی ترکیب بہت ہی آسان ہی۔ اور وہ یہ کہ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کف اور کھانسی کی دوا نہایت درجہ مفید ثابت ہوئی ہی اسکی ایک شیشی خرید کر گھر مین ڈال رکھین قیمت فی شیشی کلان عہ خورد دس آنہ محصول ڈاک ۸ ردے

لال شربت

ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا۔ اسکے ایک ہی شیشی کے پلانے سے بچے لال و لال ہوجاتے ہین، قیمت فی شیشی ایک روپیہ (۱/۰) محصول ڈاک ۸ ر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ، جگن ناتھ گپت، مقام بجنور

اخبار نجات

ہندوستان کے جملہ اخبارات مین سب سے زیادہ پُرجوش، آزادی کا مبلغ عالمگیر اتحاد اسلام کا حامی اگر آپ دیکھنا چاہتے ہین تو نجات طلب مایۂ جسمین مجاہدین اسلام کے کارنامے، ترکی، عربی، افغانی، ایرانی، اور ولایتی اخبارات کے تراجم کے علاوہ آپ اسلامی ممالک کی تازہ خبریں پائین گے، جنکا امکان ترکی اخبارات سے بہترین انتظام کیا گیا ہے۔ نجات ہفتہ مین دو بار ۲۴ کی بڑی تقطیع پر شائع ہوتا ہے۔ نمونہ مفت۔

منیجر اخبار "نجات" بجنور (یوپی)

غازی محمود دھرمپال کی تصانیف جو بلامبالغہ کئی لاکھ کی تعداد مین اب تک فروخت ہوچکی ہین

سمرتوڑ: اس کے مطالعہ سے چوٹی کا کٹر ہندو (زنار) توڑنے اور کلمہ توحید پڑھ کر بے اختیار حلقہ بگوش اسلام ہونیکا شوق ہوجاتا ہے قیمت ۸ر

وید اور سوامی دیانند: جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے کے مصداق دیانندی افلاطون ہی ویدون کا بدترین کتب ثابت ہوچکی ہے قیمت ۸ر

ریشنلزم اور اسلام غازی صاحب کی تو اسلام اور شکوک رفع ہونے کے ساتھ ہی پاکر اسلام قبول کرلینا بلکہ سوال ہی سراسر فرد بلکہ نوٹ علمی نوٹ، قیمت ۸ر

کفر توڑ: اسکے نام ہی سے آریہ بپھر اٹھتے ہین بغیر جھانکنے لگتے ہین اور بول ہی دیتے ہین کاش زمین شق ہوجاتی تو ہم سمیٹ لیے جاتے جنھین ضلالت ہدایت سے بدل کر فوراً مسلمان ہوجاتے ہین قیمت ۸ر

بت شکن غازی صاحب کے پیکر جلی کی بناء پر ہزار کی ضمانت داخل کرکے لیکر سے بچالیا گیا تھا اندیان بند کی حکم ہوگیا، کیونکہ انھون نے آریہ مذہب کی قلعی کھولنے کا جرم کیا تھا قیمت ۸ر

تناسخ چکر: آواگون کا مسئلہ کس طرح ممکن ہے اسکو پڑھ کر کوئی سعید روح، اور سلامت پسند طبیعت والا سلیم المزاج انسان تناسخ کا قائل رہ سکے قیمت قیمت (آٹھ آنے)

فتح البرہان آواگون کی بطلان پر تیخ دبن سی اڑا کر روحی آئندہ زندگی کے بارے مین نیز یہ کہ روح ایک لطیف جسم کے ساتھ قائم رہتی ہے قابل مطالعہ حالات ہین قیمت ۹ر

تحفۃ الہند: مؤلفہ کتھاسلوی مصنفہ عبید اللہ صاحب مرحوم، یہ کتاب پچاس مرتبہ چھپکر فروخت ہوچکی ہے، ہندو ارتداد اور آواگون کے منہ پر لگانے کا ایسا تفل ہے جسکی چاٹ ہندو کبھی نہین بھول سکتے

جرثار: کفر توڑ کے جواب مین آریون نے جو ملیکش توڑ لکھا تھا اسکا مختصر جواب اس نام سے کہ ملک مین بکثرت تقسیم کیا جائے، قیمت ۲ر

"اپنشدون کی تعلیم" صرف مسلمانون اور مناظرین کے لئے دوسو صفحات کی کتاب، قیمت عہ۔

المشتہر

منیجر نجات بک ایجنسی بجنور (روہلکھنڈ) یوپی